بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد تبین الرشد من الغی (القرآن)

بے شک خوب جدا ہو گئی نیک راہ گمراہی سے (کنزالایمان)

رشد الایمان

فی دورۃ الحدیث و القرآن

سرمایۂ اہلسنت حضرت علامہ ابو محمد

محمد عبدالرشید قادری مدظلہ العالی

مکتبہ رضویہ

سمندری فیصل آباد

کتاب و سُنّت کی روشنی میں سیدھی راہ کی پہچان

رُشدُ الایمان

فی دورۃ الحدیث والقرآن

○

از افادات

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر نائبِ محدّثِ اعظم،

مولانا الحاج ابو محمّد محمّد عبد الرّشید حنفی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیش کش: محمّد ظفر قادری، رضوی،

مکتبہ رضویہ

سمندری، فیصل آباد۔

marfat.com

جُملہ حُقوق محفُوظ ھیں

نام کتاب ــــــــ رُشدُ الایمان

از افادات ــــــــ علّامہ اَبُو محمّد مُحمّد عبدالرّشید قادری رضوی مدظلہ العالی

ترتیب و تصحیح ــــــــ محمّد ظفر قادری رضوی عفی عنہ

تاریخِ اشاعت ــــــــ شوّال المکرّم ۱۴۲۰ھ / جنوری ۲۰۰۰ء

مطبع ــــــــ احمد سجاد آرٹ پریس، موہنی روڈ، لاہور۔

کتابت ــــــــ احمد علی بُھٹّہ

تعداد ــــــــ ۱۱۰۰

قیمت ــــــــ ۹۰/ روپے

ملنے کا پتہ

مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہرِ اسلام۔ سمندری، فون ۴۲۱۰۱۱

مکتبہ رضائے مصطفٰے۔ چوک دار السّلام گوجرانوالہ۔

ضیاءُ القرآن پبلیکیشنز، اسلام بک ڈپو گنج بخش روڈ لاہور

مکتبۃُ المدینہ۔ امین پور بازار فیصل آباد، سبزی منڈی کراچی۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّهم

هو الحبیب الّذی ترجیٰ شفاعتهٗ
لکلّ هولٍ من الاهوال مقتحم

محمدٌ سیّد الکونین والثّقلین
والفریقین من عربٍ ومن عجم

فانّ من جودک الدّنیا وضرّتها
ومن علومک علم اللّوح والقلم

marfat.com

کروروں درود

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام
نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروروں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

باب ۱

علمِ دین کی فضیلت

آیاتِ مبارکہ

۱۔ کُوۡنُوۡا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡکِتٰبَ وَبِمَا کُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ۝ (پ ۳۔ع ۱۶)

اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

تفاسیر میں ہے کہ رَبّٰنِیّٖنَ (اللہ والوں) سے مُراد علماء، فقہاء، مدرّسین ہیں۔

۲۔ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ ۲۲۔ع ۱۶)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ)

marfat.com

پتہ چلا خوفِ خدا جیسی عظیم دولت اہلِ علم کو نصیب ہوتی ہے۔

۳- یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (پ ۲۸-ع ۲)

اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (کنزالایمان)

۴- وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ (پ ۱۶- ع ۱۵)

اور عرض کرو اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

مجالس الابرار میں ہے علم کے شرف، فضیلت اور اہمیت پر اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمانِ مبارک (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا) دلالت کرتا ہے۔

اَحادیثِ مُبارکہ

۱- طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر علیہ الصلوٰۃ والسلام ازعلامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، (بلکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کا انحصار بھی علمِ دین پر ہے)

۲- اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ طَلَبُ الْعِلْمِ۔

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق علیہ الصلوٰۃ والسلام ازعلامہ عبدالرؤف المناوی قدس سرہٗ)

تمام عبادتوں میں سے افضل عبادت علمِ دین حاصل کرنا ہے، (کیوں کہ علمِ دین کے بغیر عبادت کما حقہٗ، نہیں ہو سکتی)

marfat.com

۳- اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔ (تفسیر در منثور از علامہ سیوطی قدس سرہٗ)

تمام صدقوں میں سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مُسلمان شخص علمِ دین سیکھے پھر وُہ علم اپنے مُسلمان بھائی کو سکھائے۔

۴- مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مَشٰى فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ (کنوز الحقائق)

جس نے علمِ دین طلب کیا (پڑھنا شروع کر دیا) وُہ جنّت کے باغات میں چل پڑا۔

۵- مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقِهٖ۔ (کنوز الحقائق)

جو شخص علمِ دین حاصل کرے اللّٰہ تعالیٰ (دونوں جہان میں) اس کے (ظاہری و باطنی) رزق کا ذمّہ دار ہے۔

۶- طَالِبُ الْعِلْمِ تَبْسُطُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَطْلُبُ۔ (الجامع الصغیر)

(سُنّی) طالب علمِ دین جو شے طلب کرتا ہے اس سے راضی ہو کر فرشتے[1] اس طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

۷- طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْاَمْوَاتِ۔ (الجامع الصغیر)

علمِ دین حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسے ہوتا جیسے زندہ مُردوں کے درمیان ہوتا ہے۔

۸- مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (الجامع الصغیر)

[1] علیہم الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

جو شخص علم دین سیکھنے کے لیے نکلے وُہ واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔

۹- اِذَا جَآءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (الجامع الصغیر)

جب طالبِ علم کو علمِ دین طلب کرنے کی حالت میں موت آئے تو وُہ شہید ہوتا ہے۔

۱۰- مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عُتَقَآءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بِيَدِهٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ يَخْتَلِفُ اَىْ يَذْهَبُ وَيَجِىْءُ اِلٰى بَابِ الْعَالِمِ اِلَّا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَ يَبْنِىْ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِيْنَةً فِى الْجَنَّةِ وَيَمْشِىْ عَلَى الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيُمْسِىْ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

(تفسیر رُوح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی قدس سرہٗ)

جس شخص کا ارادہ ہو کہ ان لوگوں کو دیکھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے تو اسے چاہیے کہ علمِ دین سیکھنے والوں کو دیکھ لے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں (حضرت) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے جو کوئی طالب علم (سُنّی) عالمِ دین کے دروازے پر بار بار جاتا ہے یعنی جاتا اور آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے اس کے لیے جنّت میں ایک شہر

marfat.com

بناتا ہے اور وُہ طالب علم زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کی بخشش کی دُعا کرتی ہے اور وُہ اس حال میں شام کرتا ہے کہ بخشا ہُوا ہوتا ہے۔

۱۱- اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْوَالِدِ عِبَادَۃٌ وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ الْمُکَرَّمَۃِ عِبَادَۃٌ وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ وَالنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا صَافَحَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَجْلَسَہُ اللّٰہُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (رُوح البیان)

والد کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے، کعبہ مکرّمہ کو دیکھنا عبادت ہے قرآن پاک کو دیکھنا عبادت ہے اور (سُنّی) عالمِ دین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (فیضانِ سُنّت میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے، اور عالم کے چہرے پر نگاہ کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے)، جس نے سُنّی عالم کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری زیارت کی، جس نے (سُنّی) عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، اور جو سُنّی عالم کے پاس بیٹھا تو گویا وُہ میرے پاس بیٹھا اور جو دُنیا میں میرے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن میرے پاس بٹھائے گا۔

۱۲- مَنْ زَارَ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ مُحْتَسِبًا اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ اَلْفِ شَہِیْدٍ وَحَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ وَمَنْ زَارَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا زَارَ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ۔ (رُوح البیان)

جس نے ثواب کی نیّت سے بیت المقدّس کی زیارت کی اللہ تعالیٰ اسے

marfat.com

ہزار شہیدوں کا درجہ عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا جسم دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا، اور جس نے (سُنّی) عالم کی زیارت کی تو گویا اس نے بیت المقدس کی زیارت کی۔

۱۳- جُلُوسُ سَاعَةٍ عِنْدَ الْعَالِمِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ۔ (دُرۃ الناصحین)

(سُنّی) عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۴- اِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَی الصِّرَاطِ قِيْلَ لِلْعَابِدِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا فَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شُفِّعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) (الجامع الصغیر)۔

جب (سُنّی) عالم اور (سُنّی) عابد پُل صراط پر اکٹھے ہوں گے، عابد سے کہا جائے گا جنّت میں داخل ہو جا اور جو عبادت تُو کرتا تھا اس کے بدلے ناز و نعمت کی زندگی بسر کر اور عالم سے کہا جائے گا اس جگہ ٹھہر جا جس سے تجھے محبّت تھی اس کی شفاعت کر یقیناً تُو جس کسی کی بھی سفارش کریگا اس کے حق میں تیری سفارش قبول کی جائے گی، پھر وُہ عالم دین نبیوں رسُولوں (علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام) کے مقام پر کھڑا ہو گا۔

۱۵- مَنْ وَقَّرَ عَالِمًا فَقَدْ وَقَّرَ رَبَّهٗ۔ (کنوز الحقائق)

جس نے (سُنّی) عالم کی عزّت کی اُس نے اپنے رب تعالیٰ کی عزّت کی

marfat.com

۱۶- اَلْعَالِمُ سُلْطَانُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِیْہِ فَقَدْ ہَلَکَ ۔ (الجامع الصغیر)

(سُنّی) عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کی حُجّت (دلیل) ہوتا ہے۔ تو جو اس کی توہین کرے یقیناً ہلاک ہو گا۔

۱۷- مَنِ ابْتَغَی الْعِلْمَ لِیُبَاہِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ یُمَارِیَ بِہِ السُّفَہَآءَ اَوْ تُقْبِلَ اَفْئِدَۃُ النَّاسِ اِلَیْہِ فَاِلَی النَّارِ (الجامع الصغیر)

جو شخص اس لیے علم طلب کرے کہ علماء سے مقابلہ اور فخر کرے یا اس علم کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑے یا اس لیے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوں تو ایسا شخص دوزخی ہے۔

۱۸- سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَالْفُقَہَآءِ فَیَبْتَلِیْہِمُ اللّٰہُ بِثَلَاثِ بَلِیَّاتٍ اُوْلٰہَا یَرْفَعُ الْبَرَکَۃَ مِنْ کَسْبِہِمْ وَالثَّانِیَۃُ یُسَلِّطُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ سُلْطَانًا ظَالِمًا وَالثَّالِثَۃُ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدُّنْیَا بِغَیْرِ اِیْمَانٍ۔ (درۃ الناصحین)

نبیِ غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب میری اُمّت پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ علماء و فقہاء سے بھاگیں گے (کہیں گے وہ پابندیاں لگاتے ہیں ان کے پاس نہ جاؤ) تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تین بلاؤں میں گرفتار فرما دے گا، پہلی بلا یہ کہ ان کی کمائی سے برکت اُٹھا دی جائے گی، دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظالم حاکم مُسلّط کر دے گا، اور تیسری بلا یہ کہ دُنیا سے بے ایمان ہو کر مریں گے۔ (اَلعیاذُ بِاللہِ تعالیٰ)

marfat.com

بعض حکماء کا قول ہے علم تین حرف ہیں، عینؔ ، لامؔ اور میمؔ علیّین سے عین نکالی گئی ہے، لطف سے لام، مُلک سے میم، تو عین صاحب علم کو علیّین تک پہنچا دیتا ہے اور لام اسے لطیف بنا دیتا ہے اور میم اسے مخلوق پر بادشاہ بنا دیتا ہے۔

marfat.com

باب ۲

داڑھی کی اہمیّت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱ ع ۱۹)

بیشک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی بہتر ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث مُبارکہ

۱- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا وَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَطْيَبَ النَّاسِ رِيْحًا وَ اَلْيَنَ النَّاسِ كَفًّا وَ كَانَتْ لَهٗ جُمَّةٌ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَكَانَتْ لِحْيَتُهٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ - (ابن عساکر)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ مُبارک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر، چہرۂ انور تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانہ سے خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک، (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مُبارک (داڑھی) یہاں سے یہاں تک بھری ہُوئی تھی۔

marfat.com

۲- خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْیَۃَ - (بخاری و مسلم)

حضور پُر نور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں، مشرکوں کا خلاف کرو، مونچھیں خوب پست (ابرو کی مثل) اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو۔ (ایک مٹھی برابر)

۳- جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ۔ (احمد، طبرانی)

مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۴- جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہدایتِ اسلام کا فرمان، سگِ ایران خسرو پرویز (قَتَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی) کے پاس بھیجا تو اس نے فرمانِ اقدس چاک کر دیا (العیاذ باللّٰہِ تعالیٰ) اور باذان صوبہ یمن کو لکھا "دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بُلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ روانہ کیا، یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے، سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا، وَیْلَکُمَا مَنْ اَمَرَکُمَا بِھٰذَا، خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا؟ وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز (خبیث) نے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، لٰکِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَاَعْفِیَ لِحْیَتِیْ، مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔ (ابن سعد فی الطبقات)

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ وہ دونوں شخص اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے نہ احکامِ اسلام سے آگاہ تھے، ان کی یہ وضع دیکھ کر

maarfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان احکامِ حضور جان بوجھ کر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا، مسلمان کی پناہ، امان، نجات، رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظرِ رحمت میں ہے، اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ (ماخوذ از لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از اعلیحضرت قدس سرہٗ)

۵- حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے، "بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے":

سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَ زَيَّنَ النِّسَآءَ بِالذَّوَآئِبِ۔

پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں (لمبے بالوں) سے [۱]

۶- لَا تُمَثِّلُوْا بِاٰدَمِيٍّ وَّلَا بِبَهِيْمَةٍ۔ (بیہقی)

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو (یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ کاٹو)

ہدایہ میں ہے: حَلْقُ الشَّعْرِ فِیْ حَقِّهَا مُثْلَةٌ كَحَلْقِ اللِّحْيَةِ فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ

عورت کے سر کے بال مونڈنا اسکے حق میں مثلہ ہے جیسے مردوں کے حق میں داڑھی مونڈنا مثلہ ہے۔

کم از کم ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اس سے چھوٹی کسی کے نزدیک حلال نہیں

حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی چاروں مذاہب میں داڑھی ایک مشت رکھنا لازمی ہے۔ درمختار، فتح القدیر، بحرالرائق وغیرہا معتبر کتب فقہ میں لکھا ہے:

وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِیَ دُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

[۱] (کیمیائے سعادت)۔

marfat.com

جب تک داڑھی ایک مٹھی سے کم ہے اس میں سے کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغربی اور مخنث آدمی کرتے ہیں اسے کسی نے حلال نہیں کیا، اور سب لے لینا (یعنی بالکل ہی منڈا دینا) آتش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ (ابوداؤد۔طبرانی)

یعنی جو شخص کسی قوم کی شکل بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (اُس کا حشر اُنہیں کے ساتھ ہوگا)۔

ایک مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنی چاہیے

كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا ۔ (ترمذی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی داڑھی مبارک چوڑائی اور لمبائی میں چھانٹ لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اَنَّهٗ كَانَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔

محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں فرمایا کہ ہمیں امام ابوحنیفہ نے حضرت ہیثم

marfat.com

سے خبر دی، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ بیشک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پھر جو داڑھی مٹھی سے نیچے ہوتی اسے کاٹ دیتے تھے۔ اور اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

مسئلہ

داڑھی منڈانے والا یا خشخاشی رکھنے والا یا کترواکر حدِ شرع سے کم کرنیوالا فاسق معلن ہے، ایسے شخص کی امامت، اذان اور اقامت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (صرح فی اکثر کتب الفقہ)

عمامہ (پگڑی) کی فضیلت

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ ۳-ع ۱۲)

اے محبوب تم فرمادو (عَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (کنزالایمان)

احادیثِ مبارکہ

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱- اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَالْعَمَآئِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ۔ (ابن عدی، بیہقی)

marfat.com

عمامہ باندھو تمہارا حلم (یعنی حوصلہ اور صبر) زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۲- اَلْعَمَآئِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَعِزُّ الْعَرَبِ فَإِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَآئِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔ (دیلمی)

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اُتار دیں اپنی عزت اُتار دیں گے۔

۳- فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ (ابوداؤد ترمذی)

ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

فَالْمُسْلِمُوْنَ يَلْبَسُوْنَ الْقَلَنْسُوَةَ وَفَوْقَهَا الْعِمَامَةَ أَمَّا لُبْسُ الْقَلَنْسُوَةِ وَحْدَهَا فَزِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ فَالْعِمَامَةُ سُنَّةٌ

مسلمان ٹوپیاں پہن کر اُوپر سے عمامہ باندھتے ہیں، تنہا ٹوپی کافروں کی وضع ہے، تو عمامہ سنت ہے۔

صرف پگڑی باندھنا کہ نیچے ٹوپی نہ ہو یہ بھی اسلامی طریقہ نہیں ہے۔

۴- لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ (دیلمی)

میری اُمت ہمیشہ دینِ حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے پہنیں۔

۵- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلٰٓئِكَةِ (ابن شاذان)

فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

۶- عَلَيْكُمْ بِالْعَمَآئِمِ فَإِنَّهَا سِيمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَارْخُوْا لَهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ۔ (طبرانی کبیر، بیہقی)

عمامے اختیار کرو کہ وُہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے پس پشت چھوڑو۔

۷- إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (معجم کبیر، طبرانی)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جُمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر درُود بھیجتے ہیں۔

۸- اَلصَّلٰوةُ فِي الْعِمَامَةِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ اٰلَافِ حَسَنَةٍ (دیلمی)

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

۹- رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِلَاعِمَامَةٍ (مسند الفردوس)

عمامہ کے ساتھ دُو رکعتیں بے عمامہ کی سَتّر رکعتوں سے افضل ہیں۔

۱۰- اَلْعِمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُعْطٰى بِكُلِّ كَوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَأْسِهٖ نُوْرًا۔ (باوردی)

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ کہ مُسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روزِ قیامت ایک نُور عطا کیا جائے گا۔

۱۱- حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں، میں اپنے والد ماجد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہُوا، اور وُہ عمامہ باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے میری طرف التفات کرکے فرمایا اَتُحِبُّ الْعِمَامَةَ تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی، کیوں نہیں! فرمایا اَحِبَّهَا تُكْرَمْ

marfat.com

وَلَا یَرَاکَ الشَّیْطَانُ اِلَّا وَلّٰی ، اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیرلے گا،

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِیْضَۃٍ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ صَلَاۃً بِلَاعِمَامَۃٍ وَجُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلَاعِمَامَۃٍ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس ۲۵ نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعہ کے برابر ہے،

اَیْ بُنَیَّ اِعْتَمَّ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یَشْھَدُوْنَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مُعْتَمِّیْنَ فَیُسَلِّمُوْنَ عَلٰی اَھْلِ الْعَمَائِمِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ۔

پھر ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جُمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سُورج ڈُوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ (ابنِ عساکر، دیلمی)

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۳ از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرّہٗ)

عمامہ کے آداب

عمامہ حضور پُر نُور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتِ متواترہ ہے جس کا تواتر یقیناً سرحدِ ضروریاتِ دین تک پہنچتا ہے ولہٰذا علماءِ کرام نے عمامہ تو عمامہ ارسال عذبہ یعنی شملہ چھوڑنا اس کی فرع اور سُنّتِ غیر مؤکدہ ہے اس

marfat.com

کے ساتھ استہزا کو کفر ٹھہرایا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳)

عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھا جائے، پیچ سیدھی جانب ہوں، سات ہاتھ سے چھوٹا اور بارہ ہاتھ سے بڑا نہ ہو۔ (فیضانِ سُنّت)

نماز میں ننگے سر کی مُمانعت

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں: (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِسَتْرِ الرَّأْسِ بِالْعِمَامَةِ اَوِ الْقَلَنْسُوَةِ وَيَنْهٰى عَنْ كَشْفِ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ (کشف الغمہ ج)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور نماز میں ننگا سر کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

رومال کے ساتھ نماز کا حکم

(ٹوپی کے اوپر) رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپا لیں (کم از کم تین) تو وُہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف ایک دو پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے، اور بغیر ٹوپی کے عمامہ بھی نہ چاہیے نہ کہ رومال، حدیث میں ہے:

فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَآئِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

ہم میں اور مشرکوں میں ایک فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ج۳)

نماز پڑھتے ہُوئے چادر سر پر اوڑھنی چاہیے

اَبُو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی:

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :

لَا يَنظُرُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَجْعَلُوْنَ عَمَائِمَهُمْ تَحْتَ رِدَائِهِمْ يَعْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ -

اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے - (فتاویٰ رضویہ ج ۳)

سر کے بالوں کے متعلّق مسئلہ

بالوں کی نسبت شرع مطہر میں صرف دو طریقے آئے ہیں ایک یہ کہ سارے سر پر رکھیں اور مانگ نکالیں یہ خاص سُنّت حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ سارا سر منڈائیں یہ حضرت سیّدنا مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی عادت تھی۔ ان کے علاوہ جتنے طریقے ہیں سب خلافِ سُنّت ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ بحوالہ ردّ المحتار)

درمیان سر سے مانگ نکالنا سُنّت ہے اور گیسو آدھے کان کے برابر، پورے کان کے برابر اور شانوں تک رکھنا سُنّت ہے اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص اور مرد کو حرام ہے۔ (احکام شریعت)

گوش تک سُنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

محبوب تر سفید لباس

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا :

اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

سفید کپڑے پہنو کہ وُہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔ (احمد - فتاویٰ رضویہ ج ۱۰)

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وُہ پُتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نُور کا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

marfat.com

باب ۳

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں

ہمارے پیارے نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اصل اور تخلیق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جنہیں اُن کے خالق و معبود عزّ و عَلا نے سب مخلوق سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا، اور انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے لباسِ بشریت میں تمام نبیوں، رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے بعد اس دُنیا میں آپ کا ظہور فرمایا، اس لحاظ سے آپ نوری بشر، بے مثل بشر، اور سیّد البشر ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم۔ ؎

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہُوا

نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱- قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِينٌ ۙ (پ ۶- ع ۷)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

قَدْ جَآءَ بے شک تشریف لایا، کلمہ قَدْ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کو مؤکّد کیا تاکہ شک نہ رہے، تشریف لانا بتاتا ہے کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پہلے تھے پھر تشریف لائے، کُمْ ضمیر مخاطب

marfat.com

یعنی تمہارے ہر ایک کے پاس تشریف لایا ۔ نُورٌ مصدر ہے ۔ مصدر کا معنیٰ جائے صدور یعنی نکلنے کی جگہ ۔ نُورٌ پر تنوین ہے اور اَلتَّنوِیْنُ لِلتَّعْظِیْم تنوین تعظیم کے لیے بھی آتی ہے ۔ یعنی آپ تمام نوروں کا منبع اور ساری خدائی کے سلطان ہیں ۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔

وضع واضع میں تیری صورت ہے معنیٰ نور کا

یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

تفاسیر کے مطابق اس آیت میں نُورٌ سے مُراد ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور کِتَابٌ مُّبِیْنٌ (روشن کتاب) سے مُراد قرآن مجید ہے ۔

تفسیر جلالین میں ہے ، نُورٌ هُوَ النَّبِیُّ ۔ نور وہ نبی پاک ہیں ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

تفسیر ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میں ہے :

نُورٌ رَسُوْلٌ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا ۔

نُور رسُولِ پاک یعنی حضرت مُحَمَّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں ۔

تفسیر صاوی میں ہے :

سُمِّیَ نُوْرًا ...... لِاَنَّہٗ اَصْلُ کُلِّ نُوْرٍ حِسِّیٍّ وَّمَعْنَوِیٍّ ۔

نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا نام مُبارک نُور رکھا گیا کیونکہ آپ ہر حِسّی اور معنوی نُور کی اصل ہیں ۔

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نُور کا

بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نُور کا

وہابیہ کی طرف سے اعتراض ہوتا ہے کہ نُورٌ اور کِتَابٌ مُّبِیْنٌ

marfat.com

سے مُراد ایک چیز ہے نُور اور کتاب کے درمیان عطف تفسیری ہے۔

الجواب

اگر یہاں عطف تفسیری مانا جائے تو تفسیر جلالین، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر تفاسیر معتبرہ کا انکار لازم آئے گا۔ جب صحابیِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نُورٌ سے مُراد **مُحَمَّدٌ** رَسُوْلُ اللہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) لے رہے ہیں تو تم اس نُور سے مُراد کتاب کیسے لے سکتے ہو، کیا صحابہ کرام (علیہم الرضوان) قرآن کو زیادہ سمجھتے تھے جنہوں نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن سیکھا یا تم نجدی وہابی زیادہ سمجھتے ہو؟ یہاں نُورٌ اور کِتَابٌ کے درمیان واؤ ہے جو معطوف الیہ اور معطوف کی مغائرت چاہتی ہے لیکن اگر دونوں کو تم ایک ہی کہتے ہو تو یوں کہا کرو زمین و آسمان، مرد و عورت، حق و باطل، کُفر و اسلام ایک ہی ہیں۔ اگر ان مقامات پر واؤ یعنی عطف کی وجہ سے ایک نہیں بلکہ دو چیزیں مُراد لیتے ہو تو نُورٌ وَّکِتَابٌ سے مُراد دو چیزیں کیوں نہیں لیتے، اور حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نُور ہونے کا انکار کیوں کرتے ہو؟

نُورِ الٰہ کیا ہے محبّت حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

جس دل میں یہ نہ ہو وُہ جگہ خوک و خر کی ہے

۲- وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (پ ۲۲- ع ۳)

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سراج منیر

marfat.com

فرمایا یعنی ساری خدائی کو روشن ومنوّر کرنے اور چمکانے والے۔

مخالفین بھی مانتے ہیں کہ نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے قدمِ انور کی برکت سے مکّہ مکرّمہ میں ایک عام پہاڑ جبل نور بنا، حضور علیہ الصلوۃ والسّلام کی تشریف آوری سے یثرب "مدینہ منوّرہ" بنا۔ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو شہزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں آنے کی وجہ سے ان کا لقب ذُوالنُّورَیْن (دو نوروں والا) ہُوا۔ ؎

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا

ہو مُبارک تم کو ذوالنوّرین جوڑا نُور کا

یہ سب کچھ ماننے کے باوجود نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نُور ہونے کے مُنکر ہیں، یہ رسُول پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سے عداوت ہے۔ ؎

ظالمو محبُوبؐ کا حق تھا یہی

عشق کے بدلے عداوت کیجیے

۳- یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ○ (پ ۲۸ - ع ۹)

(کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ کا نُور اپنے مُونھوں سے بجھا دیں، اور اللہ کو اپنا نُور پُورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو نُورُ اللہ (اللہ کا نُور) فرمایا، اس آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس نُور کے دُشمن اسے

لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

بجھانے کا ارادہ کرنے والے اس نور کے منکر کافر ہیں۔ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

احادیثِ مبارکہ

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دربارِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے خبر دیجیے کہ تمام اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس شے کو پیدا فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ۔ (ابنِ ہمام، انوارِ محمدیہ)

اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

اس حدیثِ پاک کو مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی نے اپنی کتاب "نشر الطیب" میں نقل کیا ہے۔

۲۔ شیخ محقق حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲)

یعنی حدیث صحیح میں آیا ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا۔

۳۔ کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ

marfat.com

اَلِفْ عَامٍ ۔ (انوار محمدیہ من مواہب اللدنیہ)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ؛ مَیں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رَب کے حضور میں ایک نُور تھا۔

۴ - بخاری نے ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جبریل علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سے فرمایا ، اے جبریل آپ کی عُمر کتنے سال ہے ؟ جبریل علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے عرض کیا یا رسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اس کے سوا میں نہیں جانتا کہ ایک ستارہ ستّر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا میں نے اسے بہتّر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

يَا جِبْرِيْلُ وَعِزَّةِ رَبِّيْ جَلَّ جَلَالُهٗ اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ ۔

اے جبریل مجھے اپنے رب جل جلالہ کی عزّت کی قسم وُہ ستارہ (نُور) میں ہُوں ۔ (جواہر البحار ، تفسیر رُوح البیان ج ۳)

۵ - حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کو نبوّت کب عطا ہوئی ، فرمایا :

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ۔

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام رُوح اور جسم کے درمیان تھے ۔ (ترمذی ، مشکوٰۃ) ے

ظاہر میں میرے پھُول حقیقت میں میرے نخل

اس گُل کی یاد میں یہ صدا اَبُو البشر کی ہے

ے علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم

marfat.com

وہابی دیوبندی میلاد نہیں مناتے

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نبی پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی ولادت بیان کی تو حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے آپ کی تخلیق اور نبوّت ثابت ہوگی۔ انسانوں کا سلسلہ تو حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے شروع ہُوا، اُس وقت نبی پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو محض نُور ماننا پڑے گا اور اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو نُور مان لیا پھر تو وہابی عقیدہ کی جڑ اکھڑ جائے گی۔ وہابی اس لیے میلاد مناتے ہی نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو نُور نہ ماننا پڑے۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نُور کا
تیری صُورت کے لیے آیا ہے سُورہ نُور کا

۶ - اَخْرَجَ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ذَكْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لَمْ يَكُنْ يُرٰى لَهٗ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ۔
(الخصائص الکبریٰ ج ۱)

حکیم ترمذی نے حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حُضور نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا سایہ نہ سُورج کی روشنی میں نظر آتا تھا اور نہ چاند کی روشنی میں۔ ؎

تُو ہے سایہ نُور کا ہر عضو ٹکڑا نُور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نُور کا

مُصطفےٰ کریم عَلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالتّسلیم کی نُورانیت کے مُنکروں کا اعتراض

حُضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کا کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا،

marfat.com

نکاح کرنا اور بعض عوارض سے متاثر ہونا یہ نُور ہونے کے منافی ہے، لہٰذا آپ نُور نہیں ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسّلام)

الجواب

جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ حُضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقتاً اور اصلاً نُور ہیں۔ انسانوں کی رہنمائی اور لوگوں کے سامنے قابلِ اتّباع نمونہ پیش کرنے کے لیے آپ کے نُور کی صُورتِ بشری میں جلوہ گری ہُوئی نُور جب لباسِ بشریت میں جلوہ گر ہوتا ہے تو بشری عوارض سے متاثر ہونے کے باوجود نُور ہی ہوتا ہے اور اس کی حقیقت اور اصلیّت کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ قرآن وحدیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں مروی ہے:

جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام.... فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا۔

ملک الموت حضرت موسٰی (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کے پاس حاضر ہوئے توحضرت موسٰی نے ملک الموت علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو آنکھ نکال دی[1]۔

جبریلِ امین نُور ہیں (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) مگر سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیٹا عطا کرنے کے لیے لباسِ بشری میں تشریف لائے تو اس کے باوجود نُور ہی رہے۔ قرآن پاک میں ہے:

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ (پ ۱۶-ع ۵)

پس وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے رُوپ میں ظاہر ہُوا۔

[1] بخاری شریف و مُسلم شریف۔

marfat.com

پتہ چلا بشر انسان کے بشرہ اور ظاہری شکل کو کہتے ہیں۔

نیز حضرت جبریل علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام ہمارے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں کئی بار انسانی شکل وصورت میں حاضر ہوئے، تب بھی ان کی حقیقت یعنی نور ہونے میں کوئی فرق نہ آیا، توحبیبِ خُدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا نُور، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے اپنے نُورِ مُبارک سے پیدا فرمایا اگر لباسِ بشری میں دُنیا میں جلوہ گر ہو تو اُس کی نورانیت میں کیسے فرق آسکتا ہے!

ک گیسُو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص

کھٰیٰعٰصٓ ان کا ہے چہرہ نُور کا

صلّی اللّٰہُ تعالٰے عَلَیہِ وَآلہٖ وَسلّم۔

باب ۴

حضور نورِ مجسّم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کی بے مثل بشریت

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سَرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم

اعتراض

قرآن فرماتا ہے :

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (یعنی اے محبوب فرما دو کہ میں تم جیسا بشر ہُوں) اس آیتِ مُبارکہ سے معلوم ہُوا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم بھی ہماری طرح بشر ہیں ——— (وہابیوں ، دیوبندیوں کا اعتراض) ۔

الجواب

(از فیضان قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا مُحمّد سردار احمد قدّس سرّہٗ)

اس آیتِ پاک کے چند پہلوؤں پر غور کرنا لازم ہے ۔ ایک یہ کہ فرمایا گیا ہے قُلْ ، اے پیارے حبیب (علیک الصّلوٰۃُ والسّلام) آپ فرما دیجیے ۔ تو یہ کلمہ فرمانے کی صرف حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو اجازت ہے ، کہ آپ بطور انکسار و تواضع فرما دیں ۔

یہ نہیں فرمایا گیا کہ قُوْلُوْٓا اِنَّمَا هُوَ بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۔ (یعنی اے لوگو

تم کہا کرو کہ حضور علیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام ہم جیسے بشر ہیں) - بلکہ قُل میں اس جانب اشارہ ہے کہ بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو، نہ ہم کہیں گے اور نہ ہی کسی دُوسرے کو کہنے کی اجازت دیں گے - ہم تو جب بھی آپ کا تذکرہ کریں گے تو فرمائیں گے:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

بے شک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک عالیشان نُور آیا -

شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سُنانے والا اور اللّٰہ کی طرف اس کے حُکم سے بُلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب -

ہم تو فرمائیں گے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ (اے غیب کی خبریں بتانے والے نبیؐ) يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ (اے بھیجے ہُوئے رسُولؐ) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ (اے چادر اوڑھنے والے)، يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ (اے بالاپوش اوڑھنے والے) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ (اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا) ہم تو ہمیشہ آپ کی شان بڑھائیں گے - وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ (اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے) - وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ (اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے) -

خیال رہے کہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے کو ظالم، ضال، خطاوار وغیرہ فرمایا ہے، اگر ہم یہ الفاظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں -

ؐ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

اس آیت کی تفسیر میں

اہلِ شریعت فرماتے ہیں کہ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ محض تواضعاً فرمایا گیا ہے جیسے ایک اُستاد (بلاتشبیہ) اپنے شاگرد کو سندِ فراغت دستارِ فضیلت مرحمت فرما کر حکم فرمائے کہ دیکھو اپنے عالم وفاضل ہونے کا دعویٰ نہ کرنا۔ اب وُہ شاگرد وعظ کرنے کھڑا ہو، اور کہے مَیں کوئی عالم وفاضل تو نہیں ہُوں محض ایک طالب علم ہُوں، تو کیا ایسا تواضعاً کہنے سے وُہ فہرستِ علماء سے خارج کر دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔

اہلِ طریقت

فرماتے ہیں کہ مِثْلُکُمْ کی ضمیر تمام جہان والوں کی طرف ہے جو ہو چکے اور جو ہونے والے ہیں۔ تو مِثْلُکُمْ میں یہ اشارہ فرمایا کہ تم سب کی بشریت ایک طرف اور مجھ اکیلے کی بشریت ایک طرف اور یہ بھی محض تواضعاً ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک اُمّتی مرد کے برابر تولا گیا تو آپ بھاری نکلے، پھر فرشتے نے دسؔ مردوں کے برابر تولا تو بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان سب پر بھاری نکلے، اسی طرح سَوؔ اور ہزارؔ کے مقابلے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وزن زیادہ ہُوا۔ دُوسرے فرشتے نے وزن کرنے والے فرشتے سے کہا چھوڑیئے، اگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ساری اُمّت سے وزن کیا جائے جب بھی آپ سب پر بھاری ہوں گے۔ اور آپ کا پلہ بھاری ہی رہے گا، (صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہ وَآلہٖ وسلّم)۔

(مشکوٰۃ شریف)

marfat.com

اہلِ معرفت

اہلِ معرفت اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر فرماتے ہیں، بشریت کا معنیٰ ظاہری جسم ہے۔ یعنی میرا ظاہری جسم اطہر تمہاری رُوحانیت کی طرح ہے۔

اہلِ حقیقت

اہلِ حقیقت تو پھر اہلِ حقیقت ہیں فرماتے ہیں، قُلْ اِنَّمَآ اَنَا، بس جملہ ختم ہوگیا، (ارے میں ہی ہوں) میرے سوا کیا ہے؟ میری ہی خوبی ہے ساری کائنات میں اِنَّمَآ اَنَا، بات اَنَا پر ختم ہو جاتی ہے۔ بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ علیحدہ جملہ ہے۔

ع

جز محمدؐ نیست در ارض و سما

(حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا زمین و آسمان میں کچھ بھی نہیں)

اہلِ نکات

اہلِ نکات نے تو دشمنانِ عظمتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مُنہ توڑ جواب دیئے ہیں۔ فرماتے ہیں، یہاں اِنَّمَا سے پہلے ہمزہ استفہامِ انکاری محذوف ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی فرما دیجیے کہ کیا میں تمہاری مثل بشر ہوں؟ (ہرگز نہیں) جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ستارے کو دیکھا تو قوم سے مناظرانہ انداز میں فرمایا، ھٰذَا رَبِّیْ، کیا یہ میرا رب ہے؟ (ہرگز نہیں) یہاں بھی ہمزہ استفہامِ انکاری محذوف ہے جو کہ نکالنا ضروری ہے، اگر نہ نکالا جائے تو معنیٰ الٹ ہو جائے۔ اسی طرح یہاں بھی معنیٰ ہوگا، کہہ دو پیارے مصطفیٰ، ارے پیارے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

marfat.com

کہ کیا میں تمہاری مثل بشر ہوں، یُوحٰیٓ اِلَیَّ، ارے مجھ پر تو وحی نازل ہوتی ہے

دُوسرا نکتہ

ہو سکتا تھا کہ اُمّتِ مُحمّدیہ اس آن بان والے محبُوبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمتیں، شانیں اور رفعتیں دیکھ کر نعوذ باللہ آپ کو خُدا کہہ کر کافر ہو جائے لہٰذا ارشاد ہُوا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ -

تم فرما دو میں بھی تمہاری مثل ایک بشر ہُوں لیکن مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، میں خدا نہیں بلکہ محبُوب خُدا ہُوں۔

تیسرا نکتہ

اللہ تعالیٰ محب ہے اور حضور حبیبِ خاص (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) مُحب تو کبھی محبُوب کی شان گھٹا نہیں سکتا، لہٰذا ارشاد ہوتا ہے، ارے پیارے حبیب (علیک الصّلوٰۃُ والسّلام) میں تمہاری شان کیونکر گھٹا سکتا ہُوں، میں تو محب ہُوں، مگر تمہاری اُمّت والے تمہاری آن بان تمہارے کمالات دیکھ کر تمہیں خدا کہہ کر مشرک نہ ہو جائیں تو تم اپنی زبان مُبارک سے ہی ارشاد فرما دو، تمہارا یہ کہنا تمہارے اوصاف میں داخل ہے، کہ سَرورِ عالم (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) ہو کر کہے، اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (اے لوگو میں تمہاری مثل ایک بشر ہُوں)۔

اے پیارے حبیب (علیک الصّلوٰۃُ والسّلام) اہلِ شریعت، اہلِ طریقت اہلِ معرفت، اہلِ حقیقت اور اہلِ نکات تو ان امور کو سمجھ جائیں گے، تیرے

marfat.com

عشّاق، تیرے غلام، تیری عظمت و شان دیکھ کر خوش ہوں گے ناز کرینگے اپنے محبوب و آقا پر، مگر اس وقت کے مُلّاں جی نجدی وہابی دیوبندی اس رمز کو کیا سمجھیں گے۔ لہٰذا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے ساتھ یُوْحٰی اِلَیَّ کی قید اور بڑھا دو کہ مجھ پر تو وحی آتی ہے تم پر بھی کبھی آئی؟

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایمان، عبادات، معاملات غرضیکہ کسی شے میں ہم جیسے نہیں ہیں

ایمان

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تمام غیوب کو دیکھنے کا مقام و مرتبہ پایا، یعنی جنّت و دوزخ کو، فرشتوں کو اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ، کو اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا۔

ہمارا ایمان سُنا ہُوا ہے کہ ہم سُن کر غیب پر ایمان لائے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کلمہ

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا کلمہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (بیشک میں اللہ کا رسُول ہُوں)۔ اگر ہم یہ کہیں تو کافر ہو جائیں۔

ارکانِ اسلام

ہمارے لیے ارکانِ اسلام پانچ ہیں لیکن حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کیلئے

marfat.com

چار، یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زکوٰۃ فرض نہیں (شامی) ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھ یعنی تہجد بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فرض ہے۔

وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ۞

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔

ازواج

ہم کو چار بیویوں کی اجازت مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کوئی پابندی نہیں۔ ہماری بیویاں ہمارے مرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہیں مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواجِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہن سب مسلمانوں کی مائیں ہیں

وَاَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ (اور اسکی بیبیاں ان کی مائیں ہیں)۔ اور کسی کے نکاح میں کبھی نہیں آ سکتیں۔

وَلَاۤ اَنۡ تَنۡکِحُوۡۤا اَزۡوَاجَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖۤ اَبَدًا ؕ

اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

میراث

ہمارے بعد ہماری میراث بٹے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث تقسیم نہ ہو۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا نُوۡرَثُ مَا تَرَکۡنَا صَدَقَۃٌ ۔

ہماری (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی) وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم چھوڑیں وہ

(اُمّت کے لیے) صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

طہارتِ فضلات

ہمارا پاخانہ پیشاب ناپاک مگر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے فضلاتِ شریفہ اُمّت کے لیے پاک ہیں۔ (شامی)

وَمِنْ ثَمَّ اخْتَارَ كَثِيْرٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا طَهَارَةَ فُضْلَاتِهٖ (مرقاۃ)

اور اسی وجہ سے ہمارے بہت زیادہ اصحاب نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فضلاتِ شریفہ کو پاک فرمایا۔

اور مرقاۃ باب التر میں ہے: وَلِذَا احْجَمَهٗ اَبُوْطَيِّبٍ فَشَرِبَ دَمَهٗ۔

اور اسی لیے اَبُو طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پچھنے لگائے تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خُون شریف پی لیا۔

یہ تو شرعی احکام میں فرق بتائے گئے ورنہ لاکھوں اُمور میں فرقِ عظیم ہے، ہمیں اس ذاتِ کریم سے کبھی کسی صُورت برابری نہیں ہو سکتی یوں سمجھو کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بے مثل خالق کے بے مثل بندے ہیں۔

سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:

لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا الدُّنْيَا مِنِّيْ۔ (صاوی شریف)

(میں دُنیا سے نہیں ہُوں نہ دُنیا مجھ سے ہے) نیز فرمایا لَسْتُ مِثْلَكُمْ اے دُنیا والو میں تمہاری مثل نہیں ہُوں۔

روزہ وصال کے بارے میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے صحابہ کرام[1] سے فرمایا:

[1] علیہم الرضوان۔

marfat.com

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں کون میری مثل ہے؟ یعنی تم میں سے کوئی بھی میری مثل نہیں ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاۃِ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ۔ (مسلم، ابوداؤد)

آدمی بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھنے کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔ لیکن اے جہان والو میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔ (میں بیٹھ کر بھی پڑھوں تو مجھے پورا ہی ثواب ہوتا ہے)۔

اللہ[1] کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

دیکھنے والے بے مثل بتاتے ہیں

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (ترمذی شریف)

میں نے نہ تو آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی آپکی مثل دیکھا۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ[2] کو بے مثل فرماتے ہیں اور آج کے نجدی مُلّاں جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

[1] جلّ جلالہٗ [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

کو دیکھا بھی نہیں، یہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اپنی مثل کہتے ہیں۔ اِن کا قول مردود، صحابہ کرام کا ارشاد مقبول! رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چاند اور سورج سے زیادہ حسین

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ كَانَ اَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ دارمی وبیہقی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک چاندنی رات میں نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سُرخ (دھاری دار) لباس تھا۔ پس میں حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف دیکھنے لگا، تو بے شک میری نگاہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِي وَجْهِهٖ

(ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا میں نے اللہ تعالےٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی شے نہیں دیکھی، گویا کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ انور میں سورج جاری ہے۔ ؎

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

باب ۵

کفّار نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گُل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں

۱- مخلوق میں سب سے پہلے نبی کو بشر شیطان نے کہا

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعین نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا کہ تُو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ (پ ۱۴ - ع ۳)

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں - (کنز الایمان)

ابلیس نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض بشر کہا تو شیطان کہلایا تو جو سب نبیوں کے مقتدا (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو اپنی مثل بشر کہے اس کا کیا حال ہوگا۔

۲- کافر قوم نے حضرت نُوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

جب حضرت نُوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو راہِ ہدایت بتائی

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا (پ ۱۲ - ع ۳)

ے علیہ الصلوٰۃ والسلام

تو اس قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی (اپنی مثل بشر) دیکھتے ہیں۔ (کنزالایمان)

انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہہ کر بہت سی اُمتیں اسلام سے محروم رہیں۔ قرآن پاک میں جا بجا ان کے تذکرے ہیں۔ اس اُمت میں بھی کچھ بدنصیب لوگ ایسے ہیں جو سرورِ انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

۳۔ کفار قوم عاد نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۙ (پ ۱۸ - ع ۲)

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی (بشر) جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اُسی میں سے پیتا ہے۔ (کنزالایمان)

۴۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کافر قوم ثمود نے انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ (پ ۲۷ - ع ۹)

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی (بشر) کی تابعداری کریں جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں۔ (کنزالایمان)

۵۔ عاد و ثمود پر عذاب کی یہی وجہ تھی انہوں نے نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ

marfat.com

غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ٥
(پ ۲۸ - ع ۱۵)

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسُول روشن دلیلیں (معجزات) لائے تو، بولے کیا آدمی (بشر) ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے، اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سَراہا۔

(کنزالایمان)

۶ - حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کافر قوم نے آپ کو اپنی مثل بشر کہا

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
(پ ۱۹ - ع ۱۴)

تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (ہماری مثل بشر)۔

۷ - فرعونیوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ٥
(پ ۱۸ - ع ۳)

تو (فرعونی) بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر (اپنی مثل دو بشروں پر) اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے۔ (کنزالایمان)

کافر کی عقل ماری جاتی ہے، اُنھوں نے اپنے جیسے بشر فرعون کو تو خُدا مان لیا مگر موسیٰ اور ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کو باوجود معجزے دیکھنے کے نبی نہ مانا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمسری کا دعویٰ ایمان سے روک دیتا ہے۔ دل میں پہلے نبی[1] کی عظمت آتی ہے پھر رب[2] کی ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

کافراں دیدند احمد[1] را بشر آں نہ دانستند کہ آں شق القمر

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [2] جل جلالہٗ۔

کافروں نے حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر جانا وہ یہ نہ سمجھے کہ آپ چاند کو ٹکڑے کرنے والے ہیں۔

۸۔ مشرکینِ مکہ نے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہا

هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ج (پ ۱۷۔ ع ۱)

یہ کون ہیں ایک تمہیں جیسے آدمی (بشر) تو ہیں۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ دعویٰ برابری کرنے کے لیے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفر ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کو چراغ کہنا، اور یہ آیت پڑھنا:

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط (پ ۱۸۔ ع ۱۱)

اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔

(کنز الایمان)

نیز عام محاورہ میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا حرام اور طریقہ کفار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط

(پ ۱۸۔ ع ۱۵)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (کنز الایمان)

نبی کو بشر یا تو رب تعالیٰ نے فرمایا یا خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، یا کفار نے۔ اب جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی، لہٰذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔

marfat.com

باب ۶

تعارف، امام اہلسنت مجددِ دین و ملت علیہ الرحمۃ

گُل ہزاروں کھلے گلشنِ دہر میں
پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ (ابُوداؤد، رُوح البیان ج ۴)۔

یعنی بے شک ہر صدی کے آخر پر اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے لیے ایک مجدّد بھیجے گا جو اُمّت کے لیے اس کا دین تازہ کر دے۔

مجدّد کی نشانی

امام جلال الدّین سیوطی قدّس سرّہٗ اپنی مرقاۃ السعود شرح ابُوداؤد میں اس مقام پر مجدّد کی سب سے بڑی علامت یہ بتاتے ہیں کہ گذشتہ صدی کے آخر میں اس کی شہرت ہو چکی ہو اور موجودہ صدی میں بھی وُہ مرکزِ علوم سمجھا جاتا ہو، یعنی علماء کے درمیان اس کے احیاءِ سُنّت اور ازالۂ بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو۔ اس لحاظ سے علماءِ عرب و عجم کے فیصلے کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی[۱] ہیں۔

[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

نام مُبارک

آپ کا نام محمدؐ ہے، تاریخی نام المختار۔ آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پُکارا اور اسی نام سے مشہور ہُوئے۔ بعد میں اعلیٰ حضرت نے اس نام کے ساتھ عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمالیا۔

مقامِ ولادت

ہندوستان کے شہر بریلی محلّہ جسولی میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی

تاریخ پیدائش

۱۰ر شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ وقت ظُہر۔ اعلیٰ حضرت قدّس سرّہٗ نے اپنا سالِ پیدائش اس آیت سے نکالا۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔

(۱۲۷۲ سنہ ہجری)

یہ ہیں وُہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی رُوح سے ان کی مدد فرمائی۔

والدِ محترم

آپ کے والدِ محترم کا نام مولانا نقی علی خاں ہے جو کہ بلند پایہ عالم اور ولیِ کامل تھے۔

دادا جان

آپ کے دادا جان مولانا رضا علی خاں بہت بڑے عالم، زاہد، متّقی اور صوفی بزرگ تھے۔

marfat.com

خاندان

امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ پٹھانوں کے بھڑا یچ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ۔ ان کا اصل وطن قندھار تھا۔آپ کے بزرگوں میں سب سے پہلے شجاعت جنگ بہادر سعید اللہ خان، نادر شاہ کے ہمراہ قندھار سے ہندوستان آئے اور شش ہزاری منصب پر فائز ہوئے ۔ لاہور کا شیش محل انہی کی جاگیر تھا۔

خُداداد علمیت

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک ختم کر لیا اور چھ سال کی ننھی سی عمر میں ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۸ھ میں ایک بڑے مجمع کو میلادِ مصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے موضوع پر تقریبًا دو۲ گھنٹے خطاب فرمایا۔

آپ نے صرف تیرہ۱۳ سال دس۱۰ مہینے چار۴ دن کی چھوٹی سی عُمر میں ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو تمام مروّجہ علوم کی تکمیل کر کے سند حاصل کر لی۔آپ نے اکثر علوم اپنے والد محترم سے سیکھے۔ جس دن آپ نے مروّجہ علوم سے فراغت حاصل کی اسی روز آپ پر نماز فرض ہوئی اور اسی دن پہلا فتوٰی تحریر فرمایا، فتوٰی صحیح پاکر والد محترم نے مسندِ افتاء آپ کے سپرد کر دی آپ کو پچاس۵۰ سے زائد علوم پر عبور حاصل تھا جن میں قرآن وحدیث فقہ کے علاوہ سائنسی علوم بھی شامل ہیں۔آپ نے تقریبًا ایک ہزار تصانیف تحریر فرمائیں ۔

۱۲۹۵ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ زیارتِ حرمین سے مشرف ہوئے

marfat.com

بیت اللہ شریف کے پاس امام شافعیہ حسین بن صالح قدس سرہٗ بغیر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے، دیر تک ان کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا:

اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ۔

بیشک میں اس پیشانی سے اللہ تعالیٰ کا نور پاتا ہوں۔

اس کے بعد صحاح ستّہ کی سند اور قادریہ سلسلہ کی اجازت اپنے دستخطِ خاص سے مرحمت فرمائی اور فرمایا تمہارا نام ضیاالدّین احمد ہے۔ سندِ مذکورہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک صرف گیارہ واسطے ہیں۔

۱۳۲۳ھ کو مکہ معظمہ میں عدمِ فرصت اور شدید بخار کے باوجود صرف آٹھ گھنٹے میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم مبارک کے متعلق سوالات کے جوابوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب اَلدَّولۃ المکیّہ بِالْمَادَۃِ الْغَیْبِیَّہ ۱۳۲۳ھ۔ عربی زبان میں تحریر فرمائی۔

حفظ قرآن

حافظے کا یہ عالم تھا کہ صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور وُہ بھی اس شان سے کہ نماز مغرب سے عشاء تک یاد فرماتے۔

جاگتے ہوئے دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

دُوسرے حج کے دوران (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) مدینہ شریف میں روضہ رسولؐ[1] کے سامنے وُہ عاشقِ صادق اور فنا فی الرّسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) چشمِ سر سے حالتِ بیداری میں زیارتِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوئے۔

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

نعت گوئی

اعلیٰ حضرت بریلوی قدّس سرّہٗ ایک بلند پایہ عالمِ باعمل ہونے کے ساتھ عظیم مرتبہ شاعر بھی تھے۔ ان کا کلام قرآن وحدیث کا ترجمان اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خزانہ ہے۔ خود فرماتے ہیں:

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ۔

آپ کے نعتیہ مجموعے کا نام "حدائقِ بخشش" ۱۳۲۵ھ ہے۔

ترجمہ قرآن

اعلیٰ حضرت قدّس سرّہٗ کے ترجمۂ قرآن کا نام "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" ۱۳۳۰ھ ہے۔ اُردو تراجم میں یہی ترجمہ سب سے اعلیٰ اور صحیح ہے۔

وصال باکمال

اعلیٰ حضرت نے اپنی وفات سے چار ماہ بائیس دن پہلے خود اپنے وصال کی خبر دے کر اس آیۂ قرآنی سے سالِ وفات نکالا:

وَ یُطَافُ عَلَیۡھِمۡ بِاٰنِیَۃٍ مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّ اَکۡوَابٍ۔ (۱۳۴۰ھ)

اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق نومبر ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک ہندوستان کے وقت کے مطابق دو بجکر اڑتیس ۳۸ منٹ پر عین اذان کے وقت ادھر مؤذّن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا ادھر رُوحِ پر فتوح نے داعیِ اجل کو لبّیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

مزارِ مبارک آپ کا مزارِ پُر انوار بریلی شریف محلہ سوداگران

marfat.com

میں دارالعلوم منظرِ اسلام کے شمالی جانب زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

۲۵ر صفر المظفرؔ کو بیت المقدّس میں ایک شامی بزرگ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابہ کرام اور اَولیاءِ عظام علیہم الرضوان دربارِ اقدس میں حاضر تھے لیکن مجلس میں سکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے، شامی بزرگ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی حضُور (علیکَ الصّلٰوۃُ والسّلام) میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کا انتظار ہے، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔

شامی بزرگ نے عرض کیا، حضُورا (علیکَ الصّلٰوۃُ والسّلام) احمد رضا کون ہیں، ارشاد ہُوا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وُہ شامی بزرگ مولانا احمد رضا قدّس سرّہٗ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وُہ بریلی آئے تو انہیں معلوم ہُوا کہ اس عاشقِ رسُولؐ کا اسی روز (۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سُنا تھا کہ:

"ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔"

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰؐ کا ساتھ ہو

ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

اعلیٰحضرت کے ترجمۂ قرآن اور دیگر اُردو تراجم کا تقابلی جائزہ

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بہت بڑا علمی کارنامہ قرآن پاک کا اُردو زبان میں بامحاورہ، سلیس اور الہامی ترجمہ بنام:

"کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" ۱۳۳۰ھ ہے۔

جبکہ عام مترجمین نے کلماتِ قرآنی کی رُوح اور مستند تفاسیر سے ہٹ کر لفظ بلفظ تراجم کیے جس سے بعض مقام پر کلام بے ربط اور بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ نیز ایسے تراجم میں اکثر مقامات پر شانِ الوہیت اور عصمتِ انبیاء و مُرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ نے جملہ معتبر و مروّج تفاسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے لائق ترجمہ کر کے مُسلمانوں کو گمراہی سے بچا لیا ___ لہٰذا کنز الایمان اپنے نام کی مناسبت سے واقعی ایمان کا خزانہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہ شریف کا ترجمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

عام مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا:

شروع کرتا ہُوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

ترجمہ سے ہی ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہیں کیا گیا بلکہ شروع کرتا ہُوں، مَیں، ساتھ، نام، چھ الفاظ پہلے آئے ہیں اور ساتویں جگہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

کا نام آیا ہے۔ چھ غلطیاں یہ ہوئیں۔ قانون یہ ہے کہ عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا جائے تو مضاف الیہ پہلے، اور مضاف بعد میں آتا ہے، جیسے بِقَلَمِ زَیْدٍ (زید کے قلم سے) بِاسْمِ زَیْدٍ (زید کے نام سے) فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کی کتاب میں) اسی طرح بِسْمِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے نام سے) ساتویں غلطی یہ کہ شروع کرتا ہوں، مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ آٹھویں غلطی یہ کہ نہایت رحم والا ہے۔ جملہ خبریہ بنایا، خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)، اگر زید کھڑا ہے تو جملہ درست اور اگر بیٹھا ہے تو جملہ غلط ہوگا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترجمہ کیا:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

یہ ترجمہ لفظی، معنوی اور حقیقی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہوا۔ مرد و عورت دونوں کے لیے درست ہے اور جملہ لفظاً خبریہ معناً انشائیہ بنایا یعنی بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھنے والا اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ازلی و ابدی ہے

وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْکُمْ ۔ (پ ۴ - ع ۵)

● حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔

(فتح محمد جالندھری دیوبندی وہابی)

marfat.com

● حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی، وہابی)

● اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔

(محمود الحسن دیوبندی وہابی)

❁ اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔

(کنز الایمان از اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ)

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ (پ ۲۰ - ع ۱۲)

● اور اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو معلوم کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

● خدا ان کو ضرور معلوم کرے گا جو مومن ہیں اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی وہابی)

وہابی ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ پہلے معلوم اور نہ فی الحال معلوم، آئندہ اللہ تعالیٰ مومنوں اور منافقوں کو معلوم کرے گا حالانکہ اللہ تعالےٰ کو ہر شے کا ہمیشہ علم ہے۔ اب شانِ الوہیت کا محافظ سنّی ترجمہ کنز الایمان ملاحظہ ہو:

❁ اور ضرور اللہ ظاہر کر دے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر کر دیگا منافقوں کو۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ)

صفت مکر (اردو میں) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (پ ۹ - ع ۱۸)

marfat.com

●۔ وُہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی، وحید الزمان غیر مقلد وہابی)

●۔ اور وُہ اپنی چال چل رہے ہیں اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے۔ (مودودی وہابی)

●۔ اور مکر کرتے تھے وُہ اور مکر کرتا تھا اللہ۔ (ترجمہ مطبوعہ صحیفہ اہلحدیث کراچی)

✵ اور وُہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (کنز الایمان)

دغا بازی اور ہنسی مذاق شانِ خداوندی کے لائق نہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج (پ ۵۔ ع ۱۸)

●۔ البتہ منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دیگا۔ (محمود الحسن دیوبندی وہابی)

●۔ وُہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے (وحید الزمان وہابی)

✵ بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ (کنز الایمان)

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ (پ ۱۔ ع ۲)

●۔ اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔ (مودودی وہابی)

●۔ اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود الحسن دیوبندی وہابی)

●۔ اللہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔ (وحید الزمان غیر مقلد وہابی)

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کی شان میں کس قدر بے ادبی کے الفاظ

marfat.com

استعمال کیے گئے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح ترجمہ کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ کی بے ادبی سے بچایا۔

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔

(کنز الایمان، از اعلیحضرت قدس سرہٗ)

شانِ رسالت

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰىؕ (پ ۳۰ - ع ۱۸)

- اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی۔ (محمود الحسن دیوبندی وہابی)
- اور تم کو دیکھا کہ راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)
- اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو تمہیں ہدایت کی۔ (مرزا حیرت غیر مقلد)

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (کنز الایمان)

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (پ ۲۶ - ع ۹)

- معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

(محمود الحسن دیوبندی وہابی - وحید الزمان وہابی)

- تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔

(اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

وہابیوں، دیوبندیوں کے ان تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبیِ[1] پاک پہلے بھی گناہگار تھے اور آئندہ بھی گناہ کریں گے (العیاذ باللہ) جب کہ حضرات

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہوتے ہیں، انہیں خطا کار و گناہگار جاننا بے ایمانی اور کفر ہے۔ اب ناموسِ رسالت اور عصمتِ نبوت کا پاسبان سُنی بریلوی ترجمہ کنزالایمان دیکھیے:

(لَكَ میں ل سبب کے معنیٰ میں ہے، جیسے جِئْتُ لَكَ میں تیرے سبب سے آیا)۔

✽ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنزالایمان)

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

(پ ۲۷ - ع ۱۱)

● رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو گویائی سکھائی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی/فتح محمد جالندھری)

● جنوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا اُسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد وہابی دیوبندی)

ان وہابی تراجم سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ رحمٰن نے کسے قرآن سکھایا۔ عَلَّمَ متعدی بدو مفعول ہے۔ کس انسان کو پیدا فرمایا اور کونسا بیان سکھایا۔

اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ نے ان آیات کا ترجمہ کیا:

✽ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد[1] کو پیدا کیا۔

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن کا بیان انہیں سکھایا۔

(کنز الایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ، مطابق تفسیر خازن)

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ (پ ۲۷ - ع ۵)

● - قسم ہے ستارہ کی جب وُہ غروب ہونے لگے۔

(اشرف علی تھانوی دیوبندی، وہابی)

● - قسم ہے تارے کی جب کہ وُہ غروب ہُوا۔ (مودودی وہابی)

✱ - اس پیارے چمکتے تارے محمدؐ کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح ترجمہ کیا)

؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

باب ۷

دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخیاں

دیوبندیوں ، وہابیوں کے اکابرین نے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخانہ کفریہ عبارات لکھیں جن کی وجہ سے عرب و عجم کے کثیر علماء و مشائخ نے متّفقہ طور پر ان پر کفر کا فتویٰ لگایا "حسّام الحرمین" میں حرمین شریفین کے ۳۴ علماء و فضلاء کی مُہری تصدیقات و تقاریظ موجود ہیں جو کہ انہوں نے اس تکفیر کے فتویٰ پر تحریر فرمائیں یہاں تک کہ ناظم دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن اور اس کے ساتھیوں نے "اشد العذاب" میں اپنے دیوبندیوں پر گستاخیوں کی وجہ سے فتویٰ کفر کی تصدیق کی ہے ۔

حضرت محمّد محدّث کچھوچھوی قدّس سرّہٗ لکھتے ہیں :

" اتنے اکابر مشائخ علماء نے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا کہ چودہ صدیوں میں کسی فرقے کے کسی مجرم فرد پر اتنی بڑی تعداد کا اتّفاق تاریخ میں موجود نہیں "

(انوارِ رضا)

مکّہ مکرّمہ سے علّامہ مولانا سیّد اسمٰعیل خلیل قدّس سرّہٗ ان گستاخوں کے بارے میں لکھتے ہیں :

لَا شُبْهَةَ فِیْ كُفْرِهِمْ بِلَا مَجَالٍ ، بَلْ لَا شُبْهَةَ فِیْمَنْ

marfat.com

تَوَقَّفَ فِیْ کُفْرِهِمْ بِحَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ۔

"ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو انکے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں" (حسام الحرمین)

فتوٰی فقہاء کرام رحمہم و رحمنا بہم

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ والا صفات میں گستاخی کرنے والے کافر و مرتد ہیں اور بیشک مجمع الانہر اور دُر مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا:

مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ اھ

جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ (حسام الحرمین)

دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخانہ کفریہ عبارات میں سے چند درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پر سُنّی بریلوی ہیں جو ان عبارتوں کو کافرانہ قرار دیتے ہیں یا دیوبندی وہابی جو ان عبارتوں کو اسلامی اور ان کے لکھنے والوں کو بزرگانِ دین مانتے ہیں۔

گستاخی — ۱۔ خدا جھوٹ پر قادر ہے۔

خُدا تعالیٰ کذب (جھوٹ بولنے) پر قادر ہے۔

"اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ"

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۷۴ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی)

گستاخی — ۲۔ نبی چمار سے بھی زیادہ بُرے ہیں۔

ہر مخلوق بڑا ہو (جیسے نبی، رسول، فرشتے) یا چھوٹا (جیسے ہم تم) وہ

marfat.com

اللہ[1] کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (زیادہ بُرا ہے)

(تقویۃ الایمان ص ۱۲ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـ ۳ ـ سب نبی[2] ذرّہ ناچیز ہیں۔

کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں سب اس کے روبرو ہیں، سب انبیاء و اولیاء اس کے رو برو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۶ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـ ۴ ـ جو نبی[3] کو شفیع مانے مشرک ہے۔

جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ[1] کی جناب میں اس قسم کا شفیع وجیہہ سمجھے سو وُہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـ ۵ ـ نبی[3] کو کوئی اختیار نہیں۔

جس کا نام محمدؐ یا علی ہے وُہ کسی چیز کا مُختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۴ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـ ۶ ـ سوا رب کے کسی کو نہ مانو۔

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۴، ۱۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـ ۷ ـ نبی[3] بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی۔

اولیاء انبیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ[1] نے بڑائی دی وُہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری

[1] جل جلالہٗ [2] علیہم الصلوٰۃ والسلام [3] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے۔

(تقویۃ الایمان صـ۵۰ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـــ ۸ ـ نبی[1] کے علم شریف سے شیطان کا علم زیادہ۔

آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ـــــ شیطان کو ساری زمین کا علم حاصل ہے، نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہے لیکن نبی کریم[1] کے علم کے لیے کوئی بھی ثبوت نہیں۔

(ملخصاً براہین قاطعہ صـ۵۱ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید گنگوہی دیوبندی وہابی)

گستاخی ـــ ۹ ـ میلاد کرنے والے ہندوؤں سے بھی زیادہ بُرے ہیں۔

حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا یوم میلاد منانا ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا دن منانے کی طرح ہے ـــ بلکہ یہ لوگ (میلاد منانے والے) اس قوم (ہنود) سے بڑھ کر ہوئے۔

(براہین قاطعہ صـ۱۴۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل و رشید دیوبندی وہابی)

گستاخی ـــ ۱۰ ـ اردو میں نبی[1] دیوبند کے شاگرد ہیں۔

ایک دیوبندی کو خواب آیا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہونے یعنی دیوبند سے تعلّق رکھنے کی برکت سے اُردُو زبان آگئی۔ سُبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ دیوبند کا معلوم ہُوا۔

(براہین قاطعہ صـ۲۶ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل و مصدقہ رشید دیوبندی وہابی)

گستاخی ـــ ۱۱ ـ اُمّتی عمل میں نبیوں[2] سے بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں۔

انبیاء اپنی اُمّت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم [2] علیہم الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات (بہت وقتوں میں) بظاہر اُمّتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ اُمّتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس ص۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی دیوبند)

گستاخی ۔ ۱۲۔ نبیؐ کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے۔

(کُل علم تو آپ کو نہیں) اگر بعض علومِ غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضور[۱] کی ہی کیا تخصیص ہے (اس میں آپ کی کونسی شان ہے)، ایسا (آپ جیسا) علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچّے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں، ڈنگروں) کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

گستاخی ۔ ۱۳۔ نماز میں رسالت مآب کا خیال بیل گدھے کے خیال سے بُرا ہے۔

صرف ہمّت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآبؐ باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در گاؤ، خر خود است۔ (صراطِ مستقیم ضیائی ص۹۶)

(نماز میں) شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمّت (توجّہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صُورت میں مستغرق ہونے (خیال کرنے) سے زیادہ بُرا ہے ـــــ حضُورؐ کے وسوسے والی رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت کے بدلے چار رکعت ادا کرے۔

(صراطِ مستقیم ص۹۷ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی، وہابی)

گستاخی ۔ ۱۴۔ نبی مر کر مٹی میں مل گیا۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر جھوٹ باندھا کہ آپ نے فرمایا کہ میں

[۱] علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

marfat.com

بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان ص۵ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی-۱۵- کروڑوں نبی آسکتے ہیں۔

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے ـــــ کہ کروڑوں نبی محمدؐ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۵ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی)

گستاخی-۱۶- آخری نبیؑ کہنے والے سب عوام جاہل ہیں۔

عوام (یعنی جاہلوں) کے خیال میں آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہلِ فہم (عقلمندوں) کے خیال میں آخر میں آنا کچھ فضیلت نہیں۔

(تحذیر النّاس ص۳ چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی مدرسہ دیوبند)

گستاخی-۱۷- آپؑ کے زمانہ میں یا بعد بھی کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپؑ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

اگر بالفرض آپؑ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپؑ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تحذیر النّاس ص۱۴ مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی)

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؑ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیؑ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر النّاس ص۲۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ بانی دیوبند قاسم نانوتوی وہابی دیوبندی)

کیا ہم اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی آپس میں ہیں بھائی بھائی!

ؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

گستاخی-۱۸ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مزار گرادینے کے لائق ہے۔

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مزار گرادینے کے لائق ہے، اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہوگیا تو گرادوں گا۔

(بانی وہابی مذہب ابن عبدالوہاب نجدی، اوضح البراہین، قرآن کے غلط ترجموں کی نشاندہی)

گستاخی-۱۹ - حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے لاٹھی بہتر ہے۔

میری لاٹھی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد[1] مرگئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔

(اوضح البراہین، قرآن کے غلط ترجموں کی نشاندہی)

گستاخی-۲۰ - نبی اور شیطان برابر ہیں۔

ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی اور کافر بھی جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن از مودودی وہابی دیوبندی، آئینۂ مودودی)

گستاخی-۲۱ - انبیاء[2] کے فیصلے غلط ہوتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے۔

(ترجمان القرآن از مودودی نجدی وہابی، آئینۂ مودودی)

گستاخی-۲۲ - نبی ان پڑھ چرواہا۔

یہ قانون، جو ریگستان عرب کے ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا

(پردہ از مودودی وہابی، آئینۂ مودودی)

نتیجہ

مرزا قادیانی نے صرف آخری نبی[1] کا انکار کیا تو جو اسے کافر نہ کہے وہ

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم [2] علیہم السلام۔

marfat.com

بھی کافر تو جو کہے کہ کروڑوں نبی آ سکتے ہیں، وُہ مٹی میں مل گئے۔ جو مٹی میں مل گیا اس کا عہدۂ نبوّت و رسالت ختم جیسے صدر مرگیا صدارت ختم، اور جو کہے عوام (جاہلوں) کا خیال ہے کہ وُہ آخری نبی ہیں اہل فہم کا خیال نہیں بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو پھر بھی آپکی ختم نبوّت و آخری نبی ہونے میں کچھ فرق نہ آئے گا اور جو کہے کہ تمام نبی کوئی شے نہیں بتاؤ وُہ کافر ہُوا یا نہیں؟ پھر ایسے گستاخوں سے اتحّاد کرنا حکمِ رحمٰن ہے یا حکمِ نفس و شیطان؟

ناظمِ دیوبند کا خود اپنوں پر فتویٰ کُفر

لکھتے ہیں جو مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدّس سرّہٗ نے دیوبندیوں کو گُستاخی کرنے کی وجہ سے کافر کہا ہے تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاں صاحب بریلوی کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وُہ کافر ہے، مُرتد ہے، ملعون ہے بلکہ جو ایسے مرتدّوں کو کافر نہ کہے وُہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بیشک کُفریہ عقائد ہیں۔

(اشد العذاب ص ۱۲، ۱۳ مصنّفہ مرتضٰے حسن ناظم دیوبند مصدقہ اشرف علی تھانوی و کفایت اللہ دیوبندی دہابی، ضمیمہ اشد العذاب)۔

کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہونا

اللہ تعالیٰ اور رسُول پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گُستاخیاں بکنے والے کافر ہیں اگرچہ وُہ لاکھ بار کلمہ پڑھتے ہوں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۱- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (پ-۶- ع — ۱)

وُہ جو اللہ اور اس کے رسُولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اُس کے رسُولوں کو جُدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے۔ اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکُفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک کافر۔ اور ہم نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ سے اس کے رسُولوں (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کو جُدا کرنے والوں کے متعلّق اللہ تعالیٰ نے فرمایا هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا کہ وُہ پکّے کافر ہیں۔

ذکرِ خُدا جو اُن سے جُدا چاہو نجدیو
واللہ ذکرِ حق نہیں کُنجی سقر کی ہے

اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ:
"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"۔

۲- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ - ع ۱۶)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کُفر کی بات کہی اور اِسلام میں آکر کافر ہوگئے ۔ (کنز الایمان)

پتہ چلا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے والے مُسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کافر ہیں۔ ؎

وُہ حبیبؐ پیارا تو عُمر بھر کرے فیض وجُود ہی سربسر

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

۳- لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (پ ۱۰ - ع ۱۴)

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے مُسلمان ہو کر ۔ (کنز الایمان)

بعض منافقین نے نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علمِ غیب شریف کا انکار کیا، یوں بکواس کی "وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ" وُہ (حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) غیب کیا جانیں؟ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علمِ غیب کے مُنکروں کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ رسُولِ کریم عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالتَّسلیم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں خواہ وُہ لاکھ بار کلمہ پڑھے ۔

۴- كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ ۳ - ع ۱۷)

کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہوگئے اور گواہی

؎ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

marfat.com

دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ[1] ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

معلوم ہُوا کہ رسولِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی گستاخی کرنے والا ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی کافر ہوتا ہے۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصّب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

صرف اہلُسنّت وجماعت جنّتی ہیں

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ

(مشکوٰۃ شریف)

بے شک بنی اسرائیل کے بہتّر فرقے ہوگئے تھے اور میری اُمّت کے تہتّر گروہ ہو جائیں گے جن میں سے بہتّر گروہ دوزخی ہونگے اور ایک گروہ جنّتی ہوگا۔ صحابہ کرام علیہم الرّضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ (علیک الصّلوٰۃ والسّلام) وہ ایک جنّتی گروہ کون ہے؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ[2] کے طریقے پر ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا، اور احمد اور اَبُو داؤد کی ایک روایت میں ہے

[1] جل جلالہ [2] علیہم الرضوان

marfat.com

بہتّر گروہ دوزخی ہوں گے اور ایک گروہ جنّتی ہوگا وُہ (اہلسُنّت) جماعت ہے۔
حضرت ملّا علی قاری علیہ الرّحمہ اسی حدیثِ پاک کو بیان کرکے فرماتے ہیں:
فَلَا شَكَّ وَلَا رَيْبَ اَنَّهُمْ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

تو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وُہ جنّتی گروہ اہلِ سُنّت و جماعت ہی ہے۔ حضور غوثِ اعظم شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
اور جو فرقہ نجات پانے والا ہے وُہ اہلِ سُنّت و جماعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

تنبیہ الغافلین میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے:
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْوَاحِدَةُ قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
عرض کیا یا رسُولَ اللہ عَلَیکَ الصَّلوٰۃُ وَالسّلام یہ ایک جنّتی گروہ کونسا ہے،
فرمایا وُہ اہلِ سُنّت و جماعت ہے۔

تجھ سے اور جنّت سے کیا مطلب وہابی دُور ہو
ہم رسُولُ اللہ[1] کے جنّت رسُولُ اللہ[1] کی (حدائق بخشش)

واضح ہو کہ بریلوی کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ حق مذہب اہلسُنّت و جماعت جو کتاب و سُنّت کے مطابق اور متقدّمین علماء کرام سے منقول اور ثابت ہے، اسی مذہب مہذّب کی امامِ اہلسُنّت مجدّدِ دین و ملّت اعلیحضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدّس سرّہٗ نے تبلیغ و اشاعت فرمائی اور بد مذہبوں کے گستاخانہ و کفریہ عقائد سے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ چنانچہ اعلےٰ حضرت بریلوی قدّس سرّہٗ سے تعلّق و نسبت خالص اہلسُنّت و جماعت کی نشانی ہے۔

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

باب ۸

وہابیہ دیوبندیہ کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے

(ارشاد مجدّدِ اعظم مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ ۔ احکام شریعت صہ ۱۳۲/۱)

تجربہ ہے کہ صحبت اور میل جول کی وجہ سے بہت سے سُنّی وہابی دیوبندی بنتے سُنے گئے جبکہ ہندو، سکھ، عیسائی اعلانیہ کافر بننے والے بہت کم سُنے گئے۔

سَب سے مضر تر ہیں یہ وہابی

سُنّی بن بہکاتے یہ ہیں۔

(اعلیٰ حضرت قدّس سرہٗ)

کافروں سے اتحاد کرنے والے بحکمِ قرآن کافر ہیں

(فرمانِ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ رسائل رضویہ صہ ۱۵۲/۲)

آیاتِ مُبارکہ

۱- لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ ۲۸ - ع ۳)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنزالایمان)

گستاخوں سے علیحدگی اختیار کرنے والوں کے لیے سات انعامات

پہلا انعام

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم قدرت کے ساتھ ایمان لکھ دیا۔

آیۂ کریمہ کے اس حصے اور اگلے حصے وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ سے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اعداد نکالے تو ۱۲۷۲ نکلے جو کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سالِ پیدائش ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بحمد اللہ اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسرے پر لکھا ہو گا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

سبحان اللہ یہ ہے اللہ اور رسول (جل جلالہٗ ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے

marfat.com

گستاخوں کو ترک کرنے کا انعام! جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے ایمان لکھ دے وُہ کبھی مٹ نہیں سکتا۔

☼ **دُوسرا انعام**

وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی رُوح سے انکی مدد کی

☼ **تیسرا انعام**

وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط

اللہ تعالیٰ ان کو جنّتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان جنّتوں میں رہیں گے۔

☼ **چوتھا انعام**

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔

اس آیہ مُبارکہ سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ ہر بے دین بد مذہب گستاخ سے علیحدہ رہنے والے صالح مُسلمان کو رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔

☼ **پانچواں انعام**

وَرَضُوْا عَنْهُ ط اور وُہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

☼ **چھٹا انعام**

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط وُہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے۔

☼ **ساتواں انعام**

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

خبردار بے شک اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

marfat.com

گستاخوں سے دوستی کرنے والوں کے لیے سات دُرّے (سزائیں)

پہلا دُرّہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں لکھا جائے گا۔

دُوسرا دُرّہ ان کی رَب تعالیٰ امداد نہیں فرمائے گا۔

تیسرا دُرّہ وُہ جنتوں میں کبھی نہیں جا سکتے۔

چوتھا دُرّہ ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہو گا۔

پانچواں دُرّہ وُہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہوں گے۔

چھٹا دُرّہ وُہ شیطان کا ٹولہ ہے۔ (اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ)

ساتواں دُرّہ وُہ شیطان کا ٹولہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔

۲- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ۴-ع۳)

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وُہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے۔ (دُشمنی) بیر ان کی باتوں سے جھلک اُٹھا۔ اور وُہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سُنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تکذیب اور انکار کا نام کفر ہے۔ دیوبندیوں وہابیوں رافضیوں، مرزائیوں اور دیگر بد مذہبوں سے دوستی میل جول اور اتحاد کرنے والے اس آیت کا کیسا کیسا رد کرتے ہیں اور کس کس طرح جھٹلاتے ہیں۔

marfat.com

(ا) رَب تعالیٰ فرماتا ہے کسی کافر کو اپنا رازدار نہ بناؤ اور یہ انہیں اپنا رازدار بناتے ہیں۔ یہ واحد قہّار کی کھُلی ہوئی نافرمانی ہے۔

(ب) رَب عزّوجل فرماتا ہے وُہ تمہاری بدخواہی اور برائی میں کمی نہیں کریں گے۔ ان سے اتّحاد کرکے انہیں اپنا رازدار بنانے والے سمجھتے ہیں کہ وُہ کفّار ہماری خیرخواہی اور بھلائی میں کمی نہیں کریں گے یہ اللہ عزّوجل کی تکذیب ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے دینوں کی دلّی تمنّا ہے کہ تمہیں مشقّت اور ایذا پہنچے کفّار مرتدین سے دوستی اور اتّحاد کرنے والے کہتے ہیں وُہ ہمیں مشقّت اور ایذا سے بچائیں گے اور راحت و آرام پہنچائیں گے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار ہے۔

(د) رَب تعالیٰ نے فرمایا کہ دُشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہوچکی۔ اس طرح کہ وہابی، دیوبندی یا رسُول اللہ (علیک الصّلوٰۃُ وَالسّلام) کہنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ کئی یا رسُول اللہ (علیک الصّلوٰۃُ والسّلام) کہنے والوں کو انہوں نے شہید کردیا۔ اور تعظیم کے جو کام سُنّی کرتے ہیں ان پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ پھر بھی ان سے محبّت کرنے والے ان کے ساتھ دوستی کے عہد باندھ کر اللہ تعالیٰ کے فرمان کا رد کرتے ہیں۔

(ر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دُشمنی اور عداوت ان کے دلوں میں چھُپی ہوئی ہے، وُہ اور بڑی ہے۔ معاذاللہ۔ اگر وہابیوں، دیوبندیوں کی حکومت ہوجائے تو جس قدر سُنّیوں سے ان کی عداوت ہے، یا رسُول اللہ[۱] کہنے والوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنائیں۔

[۱] علیک الصّلوٰۃُ والسّلام۔

marfat.com

مگر ان سے اتحاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان کو جھٹلاتے اور اور اس کا رد کرتے ہیں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

۳- بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ (پ ۵ - ع ۱۷)

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے، وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔ (کنزالایمان)

غلبہ و عزت حاصل کرنے کے لیے جو لوگ کفار و منافقین کو مددگار بناتے ہیں اور اعلیحضرت قدس سرہٗ کے فرمان کے مطابق جن کی صحبت اعلانیہ کافر سے ہزار درجہ زیادہ خطرناک ہے، ان وہابیوں، دیوبندیوں سے نئے نئے طریقے پر اتحاد کرتے ہیں، قرآن فرماتا ہے یہ اُن کی بدعقلی ہے، ایسا کرنے والے منافق ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۴- لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

(پ ۳ - ع ۱۱)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ (کنزالایمان)

تفسیر کبیر میں ہے:

marfat.com

لَا تَتَّخِذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ اَیْ لَا تَعْتَمِدُوْا عَلَى الْاِسْتِنْصَارِ بِهِمْ وَالتَّوَدُّدِ اِلَيْهِمْ۔

اس آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابو السعود میں ہے :

اَیْ جَانِبُوْهُمْ مُجَانَبَةً كُلِّيَّةً وَلَا تَقْبَلُوْا مِنْهُمْ وَلَايَةً وَلَا نُصْرَةً۔

یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش (علیحدہ) رہو اور کبھی ان کی دوستی اور مدد قبول نہ کرو۔

اتحادی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی ڈٹ کر نافرمانی کرتے ہیں۔

۵- وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط (پ ۶ - ع ۱۲)

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔

(کنز الایمان)

لہٰذا دیوبندیوں، وہابیوں سے محبت اور میل جول رکھنے والے انہیں میں سے ہیں۔

۶- وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ o (پ ۷ - ع ۱۴)

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ

(کنز الایمان)

سب سے بڑے ظالم وہ بدبخت ہیں جو نبیوں، ولیوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

کے گستاخ ہیں۔ تو ان گستاخوں بدمذہبوں، بڑے ظالموں کے پاس بیٹھنے والے، ان سے اتحاد کرنے والے قرآن کے کس قدر مخالف ہیں۔

۷۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ (پ ۱۲۔ ع ۱۰)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (کنز الایمان)

سب کافروں سے قتال و شدت کا حکم

۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ

(پ ۱۱۔ ع ۵)

اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (کنز الایمان)

۹۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (پ ۲۸۔ ع ۲۰)

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ (کنز الایمان)

جو لوگ کہتے ہیں بدمذہبوں گستاخوں پر سختی نہ کرو وہ ان آیتوں پر غور کریں۔ ؎

دشمنِ احمد[1] پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

(حدائق بخشش)

[1] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

marfat.com

احادیثِ مبارکہ

۱- اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَهِرُّوْا فِیْ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْغَضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ ۔ (ابن عساکر)

جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔

۲- لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّ لَا صَلَاةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّ لَا عُمْرَةً وَّ لَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ

(ابنِ ماجہ)

اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی فرض نہ نفل، بد مذہب دینِ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گُندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

۳- اَھْلُ الْبِدْعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ (دار قطنی)

بد مذہب دوزخ والوں کے کُتّے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کو بُرا نہ کہو لیکن نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بدمذہبوں کلمہ پڑھنے والوں کو دوزخی بلکہ دوزخ والوں کے کُتّے فرمایا۔

۴- اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ۔ (مشکوٰۃ)

ان (بدمذہبوں دیوبندیوں، وہابیوں رافضیوں مرزائیوں) سے دُور رہو اور انہیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وُہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وُہ

marfat.com

تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بد مذہبوں کی صحبت کے خطرہ سے آگاہ فرما دیا۔ اب جو کوئی رسولِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے حکم کو ٹھکرا کر بے دینوں گستاخوں سے دوستی رکھے وہ ضرور گمراہی اور ہلاکت کے راستے پر ہے۔

۵۔ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ ۔ (مسلم شریف)

بد مذہب اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو، اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بد مذہب نمازیں پڑھنے والے ہیں جن سے قطع تعلّق کی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تعلیم فرما رہے ہیں۔

۶۔ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ ۔

(مشکوٰۃ شریف)

جس نے کسی بد مذہب کی عزّت کی اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدّس سرّہٗ کے فرمان کے مطابق وہابیوں دیوبندیوں

marfat.com

کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان وہابیوں دیوبندیوں کی جو شخص عزّت و تکریم کرے وُہ اسلام کا کتنا مخالف اور اسے گرانے کی کتنی کوشش کرتا ہے۔

۷۔ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ (بیہقی)

جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے، اور عرشِ الٰہی ہِل جاتا ہے۔

جو نبیوں، ولیوں[۱] کے گُستاخ ہیں وُہ سب سے زیادہ فاسق اور بے ایمان ہیں تو اُن کی تعریف کرنا اُن سے اتحّاد کرنا کس قدر رَبِّ قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے۔

۸۔ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَنْ يُّصَافَحَ الْمُشْرِكُوْنَ اَوْ يُكَنَّوْا اَوْ يُرَحَّبَ بِهِمْ۔ (ابونعیم)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انہیں کنیت سے ذکر کیا جائے یا آتے وقت انہیں مرحبا کہا جائے۔

یہ بہت کم درجے کی عزّت ہے کہ نام لے کر نہ پکارا جائے، فلاں کا باپ کہہ دیا جائے یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہہ دیا جائے۔ اللہ اکبر! کفّار کے بارے میں حدیث شریف اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ اعلانیہ کافر سے ہزار درجہ مضر دیوبندیوں، وہابیوں سے اتحّاد کرنا، ان کے مولویوں کو بڑے بڑے القاب سے ذکر کرنا، ان کا شان سے استقبال کرنا، جلسوں میں ان کی تقریریں مسلمانوں کو سُنانا۔ حالانکہ بے دینوں، بد مذہبوں کو ایسا

[۱] علیہم الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

مقام یا عہدہ دینا جس سے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی تعظیم پیدا ہو حرام ہے انہیں صدر، چیئرمین، سیکرٹری اور رکن وغیرہ اعزازی عہدے دینا سراسر گمراہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت ہے۔

فتویٰ

لَوْ قَالَ لِمَجُوْسِیٍّ یَا اُسْتَاذُ تَبْجِیلاً کَفَرَ -

(فتاویٰ امام ظہیرالدین، اشباہ والنظائر، تنویرالابصار، درمختار، المحجۃ المؤتمنہ وغیرہا)

اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے اُستاد! کہے، کافر ہو جائے گا۔

آگ کا پجاری تو صرف آگ کو خدا کہتا ہے اس کو تعظیم سے اُستاد کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ جو سچے خدا کو نہ مانے بلکہ کہے ہمارا خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (براہین قاطعہ از خلیل و رشید دیوبندی وہابی) اور کہے "افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں۔" یعنی تمام بُرے کام (جھوٹ، چوری، زنا وغیرہ جو بندے کر سکتے ہیں) ہمارا وہابیوں، دیوبندیوں کا خدا بھی کر سکتا ہے۔

(جہد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی)

دلیل علیل ذلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر سارے عیب بندے کر سکیں اور خدا نہ کر سکے تو بندے بڑھ گئے خدا کی قدرت کم ہوئی۔

بتاؤ جو شخص ایسوں کی تعظیم کرے ان سے محبّت اور اتحاد کرے کیا وہ کافر نہ ہوگا؟

مسلمانوں کا سچا خدا وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، جھوٹ وغیرہ تمام عیوب اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہیں۔ کمی عیوب میں ہے جنہیں

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تعلق ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کامل ہے۔

فتویٰ

لَوْ سَلَّمَ عَلَی الذِّمِّیِّ تَبْجِیْلًا یَکْفُرُ لِاَنَّ تَبْجِیْلَ الْکَافِرِ کُفْرٌ۔

(فتاویٰ امام ظہیر الدین، اشباہ و درمختار، الحجۃ المؤتمنہ وغیرہا)۔

اگر ذمی کو تعظیم کے ساتھ سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے ذمی نرم درجے کے کافر کو کہتے ہیں تو اس کو تعظیم کے ساتھ سلام کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ تو بتاؤ ہزار درجے بڑے گستاخ کفّار کی تعظیم کرنے والا کتنا بڑا کافر ہوگا!

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دُنیا سے مُسلمان گیا

marfat.com

باب ۹

حضور سیّدِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر و ناظر ہیں

جانِ جہان و جانِ ایمان حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل و عطا سے بحیاتِ حقیقی زندہ اور ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہیں۔ کائنات میں کوئی شے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے غیب اور پوشیدہ نہیں۔ ؂

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وُہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

آیاتِ مُبارکہ

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (پ ۲۲ - ع ۳)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر

(کنز الایمان)

اس آیت مُبارک میں نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو شاہد فرمایا گیا، شاہد شہود سے ہے اور شہود حضور ہے، شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رؤیت (دیکھنا) ہے تو وُہ بے شک شاہد ہیں، بے شک حاضر ہیں بے شک ناظر ہیں۔

دُوسری آیت

قرآن پاک میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہید بھی کہا گیا۔ شہید کا

marfat.com

معنی حاضر و ناظر ہے۔ شہید اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے،

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ○ (پ ۵ - ع ۲)

بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (کنزالایمان)

مشکوٰۃ شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں اَلشَّہِیْدُ کے ساتھ بین السطور لکھا ہے اَلْحَاضِرُ یعنی شہید کا معنیٰ حاضر و ناظر ہے۔ یہی شہید کا کلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے لیے استعمال فرمایا:

وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا ط (پ ۲ - ع ۱)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (یعنی تم سب پر حاضر و ناظر ہیں)۔

تیسری آیت

وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ○ (پ ۵ - ع ۳)

اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں۔ (کنزالایمان)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگلے پچھلے تمام حالات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں کیونکہ سچا گواہ وہ ہوتا ہے جو موقعہ پر حاضر و ناظر ہو۔

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں

اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

چوتھی آیت

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (پ ۲۱ - ع ۱۷)

marfat.com

نبی مُسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہے۔

جب نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مُسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں تو پھر کسی مُسلمان کو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حاضر و ناظر ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے!

شاہد اور شہید کا معنیٰ حاضر و ناظر ہونے کی آیات و احادیث سے تصدیق

آیت - ۱

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط (پ ۲ - ع ۷)

تو تم میں جو کوئی یہ (رمضان کا) مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

شَہِدَ کا معنیٰ موجود ہونا، حاضر و ناظر ہونا ہے۔

آیت - ۲

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ (پ ۱۸ - ع ۷)

اور چاہیے کہ ان (زانی مرد اور زانیہ عورت) کی سزا کے وقت مُسلمانوں کا ایک گروہ حاضر (و ناظر) ہو۔

آیت - ۳

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ○ لا (پ ۱۷ - ع ۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم ان (حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کے حکم (فیصلہ) کے وقت (اپنی شان کے لائق) حاضر و ناظر تھے۔

حدیث - ۱

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ (مسند احمد)

marfat.com

جو حاضر و ناظر دیکھتا ہے وُہ غائب نہیں دیکھتا۔

حدیث ۔ ۲

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (البخاری)

جو صحابہ[1] یہاں موجود ہیں چاہیے کہ وُہ میری احادیث غائب کو پہنچادیں۔
پتہ چلا شاہد غائب کی ضد ہے۔ شاہد کا معنی حاضر و ناظر ہے۔

حدیث ۔ ۳

حُضُوْرُ مَجْلِسِ عِلْمٍ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَعِيَادَةِ اَلْفِ مَرِيْضٍ وَشُهُوْدِ اَلْفِ جَنَازَةٍ۔ (رُوح البیان جلد۱)

علم دین کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے افضل ہے اور ہزار مریضوں کی بیمار پرسی سے بہتر ہے اور ہزار جنازے میں حاضر ہونے سے درجہ زیادہ ہے۔

اس حدیث شریف میں بھی شہود کا معنیٰ حضور یعنی حاضر و ناظر ہونا ہے۔

حدیث ۔ ۴

ترمذی شریف میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اس حال میں کہ اس کا شوہر گھر میں حاضر و ناظر ہو۔
معلوم ہُوا کہ شاہد کا معنیٰ حاضر و ناظر ہے۔

حدیث ۔ ۵

نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہم

marfat.com

کے گھروں کو جلادوں ۔

لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ۔ (بخاری و مسلم)

وہابی "شاہد" کا ترجمہ قرآن و حدیث میں حاضر و ناظر نہیں کرتا اس لیے کہ اگر شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر کر دیا تو قرآن میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو شاہد فرمایا گیا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا اس طرح وہابی عقیدہ کی جڑ اکھڑ جائے گی، لوگ سُنّی بریلوی بن جائیں گے ۔

لیکن ہم خُدا عزّ وجل کے فضل اور اس کے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی برکت سے جنازے والی حدیث پاک پڑھا کر وہابی کو منوا کر چھوڑیں گے کہ شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر ہے ۔

حدیث ۔ ۶

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَآئِبِنَا الخ

اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندوں اور مُردوں کو بخش دے ۔ اور ہمارے حاضر و ناظر اور غائب کو بخش دے ۔ (مشکوٰۃ)

واضح ہُوا کہ شاہد کا معنیٰ حاضر و ناظر ہے ۔

نماز میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو صیغۂ حاضر کے ساتھ سلام عرض کرنا واجب ہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں ۔

marfat.com

اس مقام پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر نمازی کی ذات میں حاضر و شاہد اور موجود ہیں ، نمازی کو چاہیے کہ اس معنیٰ سے آگاہ رہے ۔ (اشعۃ اللمعات)

حاضر و ناظر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قبر میں جلوہ فرما ہوتے ہیں

جب میّت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر اور نکیر اس کے پاس آکر اسے بٹھاتے ہیں اور تین سوالات کرتے ہیں ۔

۱۔ مَنْ رَبُّكَ (تیرا رب کون ہے ؟)، مُسلمان جواب دے گا رَبِّیَ اللّٰہُ (میرا رب اللہ تعالیٰ ہے)۔ ۲۔ مَا دِیْنُكَ (تیرا دین کیا ہے ؟)، مُسلمان جواب دے گا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ (میرا دین اِسلام ہے)۔ ۳۔ حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں مَا عِلْمُكَ بِھٰذَا الرَّجُلِ (اس مرد کے بارے میں تیرا علم و عقیدہ کیا ہے ؟)

یہاں ہٰذا ، حُضور عَلَیہ الصلوٰۃ وَالسّلام کے لیے قریب کا اشارہ ہے۔ حُضور پُر نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننے والا اس سوال کا جواب دے گا ، یہ میرے نبی رسُول ہیں (عَلَیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام)۔

قبریں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسُول اللہ ؐ کی

حُضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا منکر ، اور جس کا عقیدہ ہو کہ "حضور مر کر مٹّی میں مل گئے"۔ (تقویۃ الایمان از اسمٰعیل دیوبندی وہابی)۔ ان تینوں سوالات کے جواب میں کہے گا ھَا ھَا لَا اَدْرِیْ (ہائے افسوس! مجھے تو کوئی علم نہیں)

ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

ایسا شخص قبر کے امتحان میں فیل ہوگا اور حضور علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کو حاضر و ناظر جاننے والا پاس ہوگا۔ (انشآء اللّٰہ العزیز)۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام موت دینے کیلئے ایک وقت میں کروڑوں مقامات پر حاضر و ناظر ہوتے ہیں

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ۔ (پ۲۱ - ع۱۴)

(اے حبیب علیک الصّلوٰۃ وَالسّلام) تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرّر ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت جبرئیل علیہ السّلام ایک وقت میں کئی مرنے والوں کی قبروں پر صدقہ وخیرات لے کر جاتے ہیں،

جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اس کے مرجانے کے بعد اس کے گھر والے صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو

اَهْدَا هَالَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ۔

جبریل امین علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام اس صدقہ وخیرات کو ایک نُورانی طبق میں رکھ کر مرنے والے کی قبر پر لے جاتے ہیں۔ (شرح الصدور)

جب حضرات جبرائیل وعزرائیل اور منکر ونکیر (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) ایک وقت میں بے شمار جگہوں پر موجود اور حاضر و ناظر ہوسکتے ہیں تو جو تمام انبیاء ورسل وملائکہ اور تمام خلق کے سُلطان وآقا ہیں (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کیا وُہ سارے جہان میں جلوہ گر اور حاضر و ناظر نہیں ہوسکتے؟

marfat.com

توبہ کی قبولیت کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربارِ پُرانوار میں حاضر ہونا ضروری ہے

ربّ عزّوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَتُوبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (پ ۱۸ - ع ۱۰)

اور اللّٰہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔[1]

توبہ میں یقیناً شرع کو جلدی منظور ہے۔ گھڑی بھر کی تاخیر منظور نہیں نہ یہ کہ مہینے دو مہینے کے لیے ملتوی کرلی جائے۔ اور توبہ کا طریقہ بھی اللّٰہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے :

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

(پ ۵ - ع ۶)

اور اگر جب وُہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللّٰہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللّٰہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنز الایمان)

توبہ کا حکم دیا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ سے مانگو اور فوراً مانگو اور طریقہ یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اگر وہ دُور ہیں تو فوری توبہ کیسی ممکن اور مدینہ طیبہ حاضر ہونا ہر مسلمان کو کیسے آسان! نہیں نہیں، یہی معنی ہیں کہ وُہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ ہر مسلمان کے دل میں وُہ تشریف فرما ہیں، ہر مسلمان کے

[1] کنز الایمان

marfat.com

گھر میں حضور عَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام جلوہ فرما ہیں۔

بحکمِ خدا تم ہو موجود ہر جا

بظاہر ہے طیبہ ٹھکانہ تمہارا

وہابیہ کی طرف سے اعتراضات اور ان کے جوابات

۱۔ اگر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاضر و ناظر ہیں تو تم ان کی موجودگی میں مصلّے پر کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھاتے ہو؟

الجواب

حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے تمام صحابہ علیہم الرضوان کی موجودگی میں ارشاد فرمایا:

مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔

اَبُوبکر[۱] سے کہہ دو کہ وُہ میری موجودگی میں مصلّے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں

(بُخاری، مُسلم، الجامع الصغیر)

ثابت ہوا کہ رسُول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاضر و ناظر ہوں اُن کی اجازت سے ان کا غلام اُمّتی ان کے مصلّے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے۔

۲۔ اگر نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام حاضر و ناظر ہیں تو ہجرت کیوں فرمائی؟

۳۔ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی باری مقرّر کیوں فرمائی؟

۴۔ اگر حضور (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) مکّے میں ہوتے تو قرآن مکّے میں اُترتا اور مدینے میں ہوتے تو قرآن مدینے میں نازل ہوتا۔ اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں

[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

تو کچھ سورتیں مکّی اور کچھ مدنی کیوں ہیں؟

الجواب

رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی دو حالتیں ہیں ایک رُوحانی، ایک جسمانی ہجرت فرمانا، ازواجِ مطہّرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کی باری مقرّر فرمانا، سورتوں کا مکّی مدنی ہونا یہ جسمانی طور پر ہے ورنہ رُوحانی طور پر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نبوّت، رسالت، رحمت، علم اور فیضان ہر جگہ موجود و حاضر و ناظر ہے۔

۵۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کس لیے کرائی گئی؟ اگر آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) عرش پر گئے تو فرش پر نہ رہے اور اگر فرش پر تھے تو معراج نہ ہوئی۔

الجواب

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ (پ۲۶-ع۱۶)

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

اور فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (پ۲-ع۳) بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

نیز فرمایا:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ (پ۲-ع۸)

اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام صابرین اور متّقین کے بادشاہ ہیں، تو معراج

والی رات اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا، انکی شہ رگ کے قریب تھا تو لامکان پر بُلانے کا کیا مطلب ہُوا؟ کیا شبِ معراج اللہ تعالےٰ فرش پر اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہ رہا تھا؟ تمہارے نزدیک خُدا بھی حاضر و ناظر نہ ہُوا!! (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ اپنی شان کے لائق جلوہ گر ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہیں۔ ؎

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اسی سے اُس کی طرف گئے تھے[1]

۶۔ ایک سُنّی کہتا ہے "دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود" دُوسرا کہتا ہے، "جان کنی کے وقت آنا" تو دونوں میں ایک تو جھوٹا ہُوا۔

الجواب

دونوں سچے ہیں جو یہ کہتا ہے "حضرت بھی ہیں یہاں موجود" وُہ کہتا ہے کہ رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت، رسالت، رحمت، نُور، علم اور فیضان ہر جگہ موجود ہے، دم بدم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھو— دُوسرا سُنّی عرض کرتا ہے کہ یا رسُول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) آپ کی نبوّت، رسالت، رحمت، نُور، علم اور فیضان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے پاس موجود ہے لیکن وقتِ نزع خُدا کے لیے جسمِ انور بھی میرے سامنے کر دینا۔ ؎

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وُہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالم نہیں

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

باب ۱۰

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے عطائی علمِ غیب شریف کا ثبوت

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروروں دُرود

آیاتِ مبارکہ

۱- عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ (پ ۲۹-ع ۱۲)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسُولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرہ مقرّر کر دیتا ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے حُضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃُ والتّسلیم اور تمام مرتضٰی رسُولوں[ا] کے لیے عطائی علمِ غیب کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ہمارے پیارے آقا حضرت مُحمّد مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مرتضٰی رسُولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں لہٰذا باقی انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو علمِ غیب بھی سب سے زیادہ عطا فرمایا گیا۔

۲- وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ

[ا] علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام۔

رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

(پ ۴ ۔ ع ۹)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اَپنے رسُولوں سے جسے چاہے ۔ (کنز الایمان)

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسُولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے ۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

۳ ۔ وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَالَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا ○ (پ ۵ ۔ ع ۱۴)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۔ (کنز الایمان)

تفسیر جلالین شریف میں ہے :

وَعَلَّمَکَ مَالَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ مِنَ الۡاَحۡکَامِ وَالۡغَیۡبِ

(یہاں مِنۡ بیانیہ ہے) یعنی تمام احکامِ شرعیہ اور تمام غیب سکھائے ۔

اس آیتِ پاک سے معلوم ہُوا کہ رب تعالیٰ نے تمام علومِ غیبیہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھا دیئے ۔ یہاں فرمایا کہ تم پر اللہ تعالےٰ کا فضلِ عظیم (بڑا فضل) ہے ۔ اور دُوسری جگہ رب تعالیٰ نے فرمایا :

قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡیَا قَلِیۡلٌ

یعنی اے حبیب (علیک الصلوٰۃ والسلام) فرما دو کہ تمام دُنیا کا سامان قلیل (تھوڑا) ہے ۔

اس قلیل کا اندازہ کوئی دُنیا دار نہیں لگا سکتا تو محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر

marfat.com

فضلِ عظیم کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

۴- مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (پ ۷- ع ۱۰)

ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔ (کنزالایمان)

کتاب سے مُراد قرآن مجید یا لوح محفوظ ہے یعنی ہم نے قرآن میں سارے علوم بیان کر دیئے کچھ بچا نہ رکھا کیونکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے زیادہ اور کون محبوب تھا جس کے لیے وُہ علوم اُٹھا رکھے جاتے۔ اس سے حضور رسُولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علمِ غیب کُلّی ثابت ہُوا کیونکہ سارے علوم ان کتابوں میں اور یہ کتابیں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علم میں ہیں۔ نیز اگر کسی کو یہ علوم بتانا نہ تھے تو رب تعالیٰ نے انہیں لکھا ہی کیوں؟ لکھنے کا منشا یہ تو ہے نہیں کہ اللہ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا تو لا محالہ اس لیے لکھا کہ اپنے محبُوبوں کو بتائے (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) ؎

حق نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

۵- وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ (پ ۱۱- ع ۹)

اور لوح میں جو کچھ لکھا ہُوا ہے (یہ قرآن) سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ (کنزالایمان)

لوح محفوظ کا سارا علم قرآن میں اور سارا قرآن حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علم میں ہے لہٰذا لوح محفوظ کے تمام علوم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے۔

marfat.com

قصیدہ بردہ شریف میں علّامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی لوح وقلم کا سارا علم آپ کے علم کا ایک حصّہ ہے ۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

۶- وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (پ ۱۴- ع ۱۸)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو (کنزالایمان)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو علم حاصل کرنا چاہے قرآن کو لازم کرے اس میں اوّلین وآخرین کی خبریں ہیں ۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُمّت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیثِ پاک قرآنِ کریم کی شرح ہے ۔

جب قرآن مجید میں تمام غیبی علوم موجود ہیں اور ہمارے نبی مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پورے قرآن کو جانتے ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے کل علمِ غیب عطا فرمایا ۔ ؎

ان پر کتاب اُتری بیانًا لِکُلِّ شَیْءٍ
تفصیل جس میں مَاعَبر و مَاغَبر کی ہے

۷- اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

(پ ۲۷- ع ۱۱)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ، انسانیت کی جان محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

کو پیدا کیا، مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنزالایمان)

سکھانے والا اللہ تعالیٰ، جو کتاب سکھائی گئی وہ قرآن پاک جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور جسے سکھائی گئی وہ نبیوں کے سلطان (علیہم الصلوٰۃ والسلام) تو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم شریف میں کوئی کمی کیسے رہ سکتی ہے؟ جو شخص نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پر اعتراض کرتا ہے اس کے نزدیک یا تو قرآن پاک میں کُل علم نہیں ہے یا اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح پورا قرآن سکھایا ہی نہیں، اور یا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن پاک کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکے، ایسا شخص خدا اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اور قرآن کا منکر ہے۔ ؎

تو دانائے ماکان ومایکون ہے

مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

۸- ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ (پ ۳ - ع ۱۳)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر (اے محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام) تمہیں بتاتے ہیں۔ (کنزالایمان)

۹- تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ (پ ۱۲ - ع ۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں (اے پیارے حبیب علیک الصلوٰۃ والسلام) ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے جانے کے باوجود بھی غیب کے علم کو غیب ہی کہا جاتا ہے جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔ ؎

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۱۰- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝
(پ ۳۰ - ع ۶)

اور یہ نبی (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔(کنزالایمان)
اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نبی کریم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو علمِ غیب دیا گیا۔ دُوسرے یہ کہ حُضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اس میں سے بہت کچھ بتا دیا۔ ظاہر ہے کہ بخیل نہ ہونا، سخی ہونا اسی کی صفت ہو سکتی ہے جس کے پاس قدرت کے خزانے ہوں اور وُہ مخلوقِ خُدا میں بانٹتا رہے۔ غیب سے مُراد مسائلِ شرعیہ ہیں جو عالمِ غیب سے آئے یا گذشتہ یا آئندہ زمانے کے غیبی حالات مُراد ہیں یا عالمِ غیب کی خبریں مُراد ہیں۔ ثابت ہُوا کہ ہمارے نبیِ محترم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب جانتے ہیں۔
نبی کا معنیٰ ہی غیب بتانے والا اور عالمِ غیب کی خبریں بتانے والا، لفظ نبی نَبَاءٌ سے بنا اور نَبَاءٌ خبر کو کہتے ہیں۔
حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا:
اَلنُّبُوَّۃُ ...... ھِیَ الْاِطِّلَاعُ عَلَى الْغَيْبِ
یعنی نبوّت کا معنی ہی غیب جاننا ہے۔ (شفا شریف)

marfat.com

باب ۱۱

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام علومِ غیبیہ سکھائے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

احادیثِ مبارکہ

۱- عَنْ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ - (مشکوٰۃ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے لے کر جنّتیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے اور دوزخیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے تک تمام خبریں دیں۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (مشکوٰۃ)

۲- مسلم نے حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کیا۔
فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

(مشکوٰۃ شریف)

marfat.com

پس نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی خبر دے دی پس ہم میں بڑا عالم وُہ ہے جو ان باتوں کو زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

۳- حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ (مشکوٰۃ)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ .....

قَالَ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مشکوٰۃ)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو احسن صُورت میں دیکھا (جو اس کی شان کے لائق ہے) فرمایا رسُولِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جان لیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث کی شرح میں علاّمہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں

عبارت است حصُول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ عام۔

عبارت ہے کہ رسُولِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو تمام علوم حاصل ہوگئے

جزوی بھی اور کلی بھی اور سب کچھ حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے احاطۂ علم میں ہو گیا۔ (اشعۃ اللمعات)

۵- سرکار علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے لیے کُلّی علم کا ثبوت

احمد و ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کیا کہ نبی پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میری پُشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی:

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ

پس کل شے میرے لیے ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔ (مشکوٰۃ)

نہ رُوحِ امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

۶- اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ جَلِیَانًا

(طبرانی، الخصائص الکبریٰ)

حُضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دُنیا کو پیش فرمایا پس میں اس دُنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے اس ہاتھ کو ظاہر دیکھتا ہوں۔ (خصائصِ کبریٰ)

۷- مَا مِنْ شَیْءٍ کُنْتُ لَمْ اَرَہٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتَّی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔ (بُخاری شریف)

marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک میں نے اپنے اس مقام میں ہر وہ چیز دیکھی جو میں نے دیکھی نہ تھی یہاں تک کہ میں نے جنّت اور دوزخ کو دیکھا۔

۸۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مِنْ قَآئِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَہٗ ثَلٰثَمِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِہٖ۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا، فرمایا اللہ کی قسم! حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنہ کے چلانے والے کو نہیں چھوڑا جس کے پیروکار تین سو سے زیادہ ہوں گے مگر رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فتنہ چلانے والے کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتا دیا۔

۹۔ پیٹ کا علم

رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس کی بیوی حضرت امّ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، عرض کی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آج رات میں نے ایک بُرا خواب دیکھا، فرمایا وہ خواب کیا ہے؟ عرض کی وہ بہت شدید خواب ہے، رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ خواب کیا ہے؟ حضرت امِ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی میں نے دیکھا گویا آپ کے جسمِ انور

کا ایک ٹکڑا قطع کیا گیا اور میری گود میں رکھا گیا تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ

تُو نے اچھّا خواب دیکھا (حضرت) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں انشآء اللہ تعالےٰ لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں رہے گا۔

حضرت اُمِّ فضل فرماتی ہیں پس حضرت فاطمہ کے ہاں حُسین پیدا ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو میری گود میں رہے جیسا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (مشکوٰۃ)

۱۰- آئندہ کل کا علم

قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔

حُضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے جنگِ خیبر کے دن فرمایا کہ میں آئندہ کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح فرمائے گا وُہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اسے دوست رکھتے ہیں۔

جب صبح ہُوئی تو نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے فرمایا اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسُول اللہ علیکَ الصّلوٰۃُ والسّلام ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، حُضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مُبارک لگایا تو آنکھیں بالکل درست ہو گئیں گویا درد تھا ہی نہیں۔ پس حُضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے

marfat.com

نے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح فرما دیا۔

(مشکوٰۃ شریف)

۱۱- کون کہاں مرے گا

بدر کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

(مسلم۔ مشکوٰۃ)

یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور آپ نے مبارک ہاتھ کو زمین پر اِدھر اُدھر رکھتے تھے راوی نے فرمایا کہ قتل کیے جانے والوں میں سے کوئی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ذرا نہ ہٹا (بلکہ اسی جگہ قتل کیا گیا جس کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی تھی)۔

marfat.com

باب ۱۲

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ غیب پر اعتراضات اور جوابات

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا

سرکارِ کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

اعتراض (۱)

علمِ غیب خدا کی صفت ہے، اس میں کسی کو شریک کرنا شرک فی الصفات ہے۔

الجواب

غیب جاننا بھی خدا کی صفت ہے اور حاضر چیزوں کا جاننا بھی خُدا کی صفت ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (غائب اور حاضر کو جاننے والا) تو کسی کے لیے حاضر چیزوں کا علم ماننا بھی شرک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے، ہم بھی اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیکھتے سُنتے ہیں۔ ہماری دیکھنے سُننے کی صفات عطائی اور حادث ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ذاتی اور قدیم ہیں تو پھر شرک کیسا؟ اسی طرح علمِ غیب نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام عطائی حادث اور متناہی، رب تعالیٰ کا علم ذاتی، قدیم اور معلوماتِ غیر متناہیہ کا ہے۔

ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

اعتراض (۲)

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ایک نکاح میں تشریف لے گئے جہاں انصار کی کچھ بچیاں دف بجا کر جنگِ بدر کے مقتولین کے مرثیہ کے اشعار پڑھنے لگیں ان میں سے کسی نے یہ مصرع پڑھا:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ

(ہم میں ایسے نبی عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسّلام ہیں جو آئندہ کل کی بات جانتے ہیں) تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

(یہ چھوڑ دو وہی پڑھے جاؤ جو پہلے پڑھ رہی تھیں) اگر آپ کو علمِ غیب ہوتا تو سچی بات سے نہ روکتے۔

الجواب

پہلی بات تو یہ کہ یہ مصرع بچیوں نے تو بنایا ہی نہ تھا اور نہ ہی کافروں مشرکوں نے بنایا تھا۔ ظاہر ہے یہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا شعر ہے۔ بتاؤ شعر بنانے والے وہ صحابی مشرک ہیں یا مسلمان؟

پھر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے شعر بنانے والے کو برا کہا نہ شعر کی مذمت کی بلکہ بچیوں کو پڑھنے سے روکا۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چار وجہ سے ان کو پڑھنے سے روکا:

اولاً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انکسار فرمایا کہ جو اشعار پہلے پڑھ رہی تھیں وہ پڑھتی رہو میرے آنے کی وجہ سے موضوع تبدیل نہ کرو۔

marfat.com

دوم یہ کہ کھیل کود کے دَوران نعت کے اشعار پڑھنے سے ممانعت فرمائی کہ نعت کے لیے ادب چاہیے۔

سوم علمِ غیب ذاتی کی نسبت اپنی طرف کرنے کو ناپسند فرمایا۔

چہارم یہ کہ مرثیہ کے درمیان نعت پڑھنا ناپسند فرمایا۔

اعتراض (۳)

اگر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

الجواب

خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے زہر آلود بھُنی ہوئی بکری حُضور رسُول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدیہ میں بھیجی تو رسُول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس گوشت میں سے بازو لیا پس اس میں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تناول فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جو صحابہ کرام علیہم الرّضوان تھے انہوں نے بھی تناول فرمایا۔ پھر رسُولِ پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے ارشاد فرمایا اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ کھانے سے ہاتھ اٹھالو اور یہودن کو پیغام بھیج کر بُلایا اور فرمایا سَمَّمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ اس بکری کے گوشت میں تُو نے زہر ملایا! تو وُہ بولی، آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ - یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو ہے اس نے مجھے بتایا۔ وُہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچّے نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہیں تو ہم آپ سے خلاصی

marfat.com

پائیں گے۔ رسولِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس عورت کو معاف فرما دیا۔ اور جن صحابہ علیہم الرّضوان نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔ (مشکوٰۃ)

گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم نہ تھا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی علم تھا کہ زہر بحکمِ الٰہی اثر نہ کرے گا اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ہم اسے کھائیں تاکہ بوقتِ وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور ہم کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا جائے۔ راضی برضا تھے۔

اعتراض (۴)

بئرِ معونہ کے منافقین دھوکے سے ستّر صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے گئے جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کو علمِ غیب تھا تو انہیں بھیج کر کیوں شہید کروایا؟

الجواب

بعطائے الٰہی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو علم تھا اور یہ بھی خبر تھی کہ مرضیِ الٰہی یہی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آگیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھیجا ہی انہیں کو جنہوں نے شہید ہونا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مرضیِ الٰہی پا کر فرزند پر چھری لے کر تیار ہو گئے، کیا یہ بے گناہ پر ظلم تھا؟، نہیں بلکہ رضائے مولا پر رضا تھی۔ اچھا بتاؤ رب تعالیٰ کو تو خبر تھی کہ یہ صحابہ علیہم الرّضوان شہید ہونگے، اس نے وحی بھیج کر کیوں نہ روک دیا؟ کئی انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کو شہید کیا گیا۔ قرآنِ پاک میں ہے:

marfat.com

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ (پ ۱ - ع ۷)

اور انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو ناحق شہید کرتے۔ (کنز الایمان)

کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا جائے گا، تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں بھیجا؟

اعتراض (۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار گم ہوگیا جگہ جگہ تلاش کیا نہ ملا اونٹ کے نیچے سے برآمد ہوا۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا تو لوگوں کو اس وقت کیوں نہ بتایا کہ ہار وہاں ہے؟ معلوم ہوا کہ علم نہ تھا۔

الجواب

بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ علم ہی نہیں۔ نہ بتانے میں بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جو نبی آسمان کے ستاروں کی تعداد جانتا ہو، تمام امتیوں کی نیکیوں کی تعداد جانتا ہو، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ عَلَيْهِمْ

اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان تمام زمین والوں (امتیوں) کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان ان سب کے ایمان پر بھاری ہوگا۔ (نور الابصار)

جو نبی تمام مومنوں کے ایمان کی کمیت جانتا ہو، سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کو سب کے ایمان پر بھاری جانتا ہو، وہ نبی اونٹ کے نیچے ہار کو بھی جانتا تھا۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بتایا اس لیے نہیں کہ مرضیِ الٰہی یہ

marfat.com

تھی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار گم ہو، مُسلمان ہار کی تلاش میں رُک جائیں۔ ظہر کا وقت آ جائے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو طہارت کے لیے پانی کی ضرورت ہو لیکن پانی نہ ملے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے عرض کیا جائے کہ کیا کریں، تب آیتِ تیمّم نازل ہو۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ (پ ۵ - ع ۴)

اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو

(کنز الایمان)

جس سے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت قیامت تک کے مُسلمانوں کو معلوم ہو کہ ان کے طفیل ہم کو تیمّم کا حکم ملا۔ اگر اس وقت ہار بتا دیا جاتا تو آیتِ تیمّم کیسے نازل ہوتی؟ رب تعالیٰ کے کام اسباب سے ہوتے ہیں۔ تعجّب ہے کہ جو آنکھ قیامت تک کے حالات کا مشاہدہ کرے اس سے اُونٹ کے نیچے پڑی ہُوئی چیز کس طرح مخفی رہے۔

اعتراض (۶)

جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ غار میں تشریف لے گئے تو سانپ نے حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈس لیا۔ اگر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو غیب کا علم تھا تو بتایا کیوں نہیں؟

الجواب

یہاں بھی بتانے کی نفی ہے علم کی نفی نہیں۔ نہ بتانے میں کئی حکمتیں تھیں

marfat.com

ایک یہ کہ سانپ کو زیارت سے مشرّف کرانا تھا۔

دُوسری یہ کہ ابُو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاں نثاری کا صلہ دینا تھا۔

تیسری یہ کہ صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تکلیف کی جگہ حضُور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اپنا مُبارک لعابِ دہن لگایا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا۔ اس طرح حضُور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ظاہر فرمانا تھا کہ میرا لعابِ دہن دافع بلا حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔

صدّیق[1] بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے
مولا علی[1] نے واری تیری نیند پر نماز
اور وُہ بھی عصر جو سب سے اعلیٰ خطر کی ہے
ہاں تُو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وُہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جُملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

چوتھی یہ کہ بوقت وصال سانپ کے زہر کے اثر کی وجہ سے حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کا مرتبہ ملنا تھا۔

اعتراض (۷)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تہمت لگی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

اس میں پریشان تو رہے مگر بغیر وحی آئے ہوئے کچھ نہ فرما سکے کہ یہ تہمت صحیح ہے یا غلط۔ اگر آپ کو علمِ غیب ہوتا تو پریشانی کیسی؟ اور اتنے روز تک خاموشی کیوں فرمائی؟

الجواب

اس واقعہ میں بھی نہ بتانا ثابت ہوتا ہے، بے علمی ثابت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کئی روز تک ان کی عصمت کی آیات نہ اُتاریں، تو کیا رَب تعالیٰ کو بھی خبر نہ تھی؟

تفسیر ابن عباس (رضی اللہ عنہما) میں ہے:

لَمْ تَفْجُرْ اِمْرَأَۃُ نَبِیٍّ قَطُّ۔

کسی نبی علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول (علیک الصّلوٰۃ والسّلام) سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یقیناً سچّی ہیں اور منافق جھوٹے ہیں،

لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی عَصَمَکَ عَنْ وَقْعِ الذُّبَابِ عَلٰی جِلْدِکَ لِاَنَّہٗ یَقَعُ عَلَی النَّجَاسَۃِ۔

اس لیے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسمِ انور پر مکّھی بیٹھنے سے آپ کو بچایا کیونکہ وُہ گندگی پر بیٹھتی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بدعورت کی صحبت سے آپ کو محفوظ نہ رکھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّکَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یُصِیْبَہٗ

marfat.com

اَحَدٌ بِقَدَمِهٖ -

بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر پڑنے نہیں دیا کہ کہیں کسی کا پاؤں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سایہ پر نہ پڑ جائے تو کسی شخص کے لیئے کیسے ممکن ہے کہ وُہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ کی آبرو خراب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی :

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَکَ بِنَجَاسَۃٍ عَلٰی نَعْلِکَ وَاَمَرَکَ بِاِخْرَاجِہٖ -

بے شک حضرت جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعل مُبارک پر لگی ہوئی (جُوں کے خُون کی) نجاست کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر دی اور آپ سے عرض کی کہ حُضور نعل شریف اُتار لیں۔

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ بدکارہ ہوتی (معاذ اللہ) تو اللہ تعالےٰ حضرت جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بھیج کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ کو آپ سے جُدا کروا دیتا، جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا نہ آنا دلیل ہے کہ آپ کی زوجہ پاک ہے۔ (از نزہۃ المجالس)

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سُورۂ نُور جن کی گواہ
ان کی پُر نُور صورت پہ لاکھوں سلام

بخاری شریف میں حدیثِ پاک ہے :

marfat.com

فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمۡتُ عَلٰی اَھۡلِیۡ اِلَّا خَیۡرًا ۔

تو اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کی پاکیزگی بالیقین جانتا ہوں۔

رہی پریشانی اور اتنا سکوت یہ کیوں ہوا؟ پریشانی کی وجہ معاذ اللہ لاعلمی نہیں ہے۔ اگر کسی عزت و عظمت والے پر غلط الزام لگایا جائے اور وہ جانتا بھی ہو کہ یہ الزام غلط ہے پھر بھی بدنامی کے اندیشہ پر پریشان ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو پریشان ہوئے ہی نہ تھے بلکہ چند روز اس انتظار میں خاموش رہے کہ میری زوجہ مطہرہ کی پاکی خود رب العٰلمین ارشاد فرمائے گا۔

اگر آیات کے نزول کا انتظار نہ فرمایا جاتا اور پہلے ہی اپنی بیوی محترمہ کی پاکدامنی کا اظہار فرمایا جاتا تو منافقین کہتے کہ اپنی اہل خانہ کی حمایت کی۔ مسلمانوں کو تہمت کے مسائل اور مقدمات کی تحقیق کے طریقہ کار کا پتہ نہ چلتا۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔

marfat.com

باب ۱۳

حبیبِ خُدا علیہ التحیۃ والثنا کا اختیار اور شفاعت

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبُوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حقیقی قادر و مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے اپنی خاص عطا اور فضلِ عظیم سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کونین کا حاکم اور ساری خُدائی کا والی و مختار بنایا۔ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم اور نائبِ اکبر ہیں۔

قادرِ کل کے نائبِ اکبر
کُن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

حضور حاکم ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ جو میرے محبُوب کو حاکم نہ مانے وُہ مُسلمان ہی نہیں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (پ ۵ - ع ۶)

marfat.com

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (کنز الایمان)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں

ربّ العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ (پ ۱۷- ع ۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے (کنز الایمان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دافع بلا ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے دنیا والوں سے عذاب کی بلا دفع فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط (پ ۹- ع ۱۸)

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنز الایمان)

نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بوجھ اور گلے کے پھندے اُتار کر بلا دفع فرماتے ہیں، اور

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکامِ شرعیہ کے مالک و مختار ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط (پ ۹- ع ۹)

marfat.com

اور (وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اُتارے گا۔ (کنزالایمان)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خُطبہ دیا تو فرمایا یَآاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (یا رسُول اللہ علیک الصّلوٰۃ والسّلام کیا ہر سال؟) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اس آدمی نے تین بار عرض کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ۔ اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

پتہ چلا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مُبارک ہی قانونِ شریعت ہے۔

اللہ و رسُول کا فضل و انعام ہے (عزّ و جل۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اللہ تعالیٰ کا مُبارک فرمان ہے:

وَمَا نَقَمُوْآ اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ج

(پ ۱۰ - ع ۱۶)

اور انہیں (کفّار و منافقین کو) کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسُول نے انہیں (مُسلمانوں کو) اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ (پ ۲۲ - ع ۲)

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت دی اور (اے نبیؐ) تم اسے نعمت دی۔
(کنز الایمان)

لا و ربّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولؐ اللہ کی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مؤمنوں پر مہربان ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے:

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ ۱۱ - ع ۵)

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

اس آیت سے پتہ چلا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے با اختیار، زندہ، ہر جگہ موجود اور ہر مومن و کافر کو جانتے ہیں۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عطا فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ (پ ۳۰ - ع ۱۸)

(اے پیارے حبیبؐ) اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (کنز الایمان)

مومن ہوں مومنوں پر رؤف و رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لا نہر کی ہے

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج

(پ ۲۸ - ع ۴)

ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

(کنزالایمان)

حضور تمام خزانوں کے مالک و قاسم ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ (پ ۳۰ - ع ۳۴)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (کنزالایمان)

کوثر سے مراد حوض کوثر بھی ہے اور خیر کثیر بھی جیسا کہ تفسیر ابن عباس[1] میں ہے

اَلْخَیْرَ الْکَثِیْرَ کُلَّہٗ یعنی تمام خیر کثیر۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور میرے پاس خزانے ہیں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

حضور احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ

اور بیشک تحقیق مجھے زمین کے تمام خزانوں یا تمام زمین کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہما

marfat.com

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ ۔

مجھے ہر چیز کی چابیاں عطا ہوئی ہیں ۔ (احمد ، طبرانی) ؎

ان کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے

مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

بفضلہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ

ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں سے ہوتے ہیں ۔ تو اہلِ آسمان سے میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں ، اور اہلِ زمین سے ابُو بکر و عمر (علیٰ نبینا الکریم وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم) (ترمذی ، مشکوٰۃ)

قرآن و حدیث کے برعکس وہابیوں ، دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جس کا نام محمّد یا علی ہے وُہ کسی چیز کا مختار نہیں ، اور یہ کہ جو نبی کو شفیع وجیہہ مانے سو وُہ اصل مشرک ہے ۔ (تقویۃ الایمان از اسمٰعیل دہلوی وہابی ، دیوبندی)

مقامِ محمُود — شفاعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (پ ۱۵ - ع ۹)

قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمُود میں بھیجے ۔

marfat.com

حضور شفیعِ معظّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی گئی مقامِ محمود کیا چیز ہے ؟
فرمایا ہِیَ الشَّفَاعَۃُ ۔ وہ شفاعت ہے ۔ (بخاری ، ترمذی) ؎

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے
نار سے بچنے کی صورت کیجیے

رضائے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے فرمایا :
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ (پ ۳۰ ۔ ع ۱۸)
اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا ۔
جب یہ آیت اتری حضور محبوب کبریا عَلَیہِ التَّحِیَّۃ وَالثّنا نے فرمایا :
اِذًا لَّا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ ۔
یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا ۔ (دیلمی)
حضور نبی مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :
اَشْفَعُ لِاُمَّتِيْ حَتّٰى يُنَادِيَنِيْ رَبِّيْ اَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ
فَاَقُوْلُ اَيْ رَبِّ رَضِيْتُ ۔
میں اپنی امّت کی شفاعت کروں گا یہاں تک میرا رب مجھے فرمائے گا اے محمّد کیا تو راضی ہوا ؟ میں عرض کروں گا اے میرے رب میں راضی ہوا
(درمنثور ۔ روح البیان)

؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

marfat.com

وجاہت

حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ہاں وجیہ ہیں۔
ارشادِ باری ہے:

اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ (پ ۳- ع ۱۳) -

جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار (وجیہ) ہوگا دُنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔ (کنزالایمان)

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝ (پ ۲۲- ع ۶)

اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا (وجیہ) ہے۔ (کنزالایمان)

ہمارے نبی تو تمام نبیوں کے سُلطان اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں[۱]۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ ۔ سُن لو میں اللہ کا حبیب ہوں۔[۲]

انہیں اللہ تعالیٰ نے مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا جہاں اوّلین و آخرین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کریں گے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

ان کی رضا کا طالب ان کا رب تعالیٰ ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے:

كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِىْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ

اے پیارے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سب میری رضا چاہتے ہیں، اور

[۱] علیہم الصلوٰۃ والسلام [۲] (ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ)

marfat.com

میں تیری رضا کا طالب ہوں۔

خدا[1] کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے

حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے :

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۔

قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میں اپنی قبرِ انور سے نکلوں گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسلم، مشکوٰۃ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں :

شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِيْ ۔

میری شفاعت میری اُمّت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

تجھ سا سیہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دِل یہ ترا گمان ہے

[1] جل جلالہٗ ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نبی، عالم اور شہید شفاعت کریں گے (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ

قیامت کے دن تین طرح کے حضرات شفاعت کریں گے، انبیاء پھر علماء پھر شہداء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو تمام نبیوں میں سب سے افضل ہیں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی کچا بچہ اپنے ماں باپ کی شفاعت کریگا

عالم ماکان ومایکون (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے غیب کی خبر عطا فرمائی:

اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْهِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّةَ فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ

بے شک ماں کے پیٹ سے گرا ہوا کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا، جس وقت رب تعالیٰ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا، تو کہا جائیگا اے اپنے رب سے جھگڑنے والے گرے ہوئے بچے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر تو وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کو اپنی نال کے ساتھ کھینچے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنیٰ امتی کچا بچہ اپنے والدین کی شفاعت کر کے ان کی حاجت روائی کرے گا، بلا دفع کرے گا اور ان کا

مشکل کشا بنے گا۔ جو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو شفیع، حاجت روا دافع بلا اور مشکل کشا نہ مانے وہ کتنا بد نصیب ہے۔

روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوٰتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ۔

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے اور خواہشات سے باز رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر پس روزہ اور قرآن دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

جب روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے تو جن کے صدقے رمضان اور قرآن ملے ان حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شفاعت کے بارے میں سچے مسلمان کو کوئی شک نہیں ہو سکتا۔

جو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو شفیع نہ مانے اس کی شفاعت نہ ہوگی

متواتر حدیث شریف میں ہے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِهَا

میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائے گا اسکے قابل نہ ہوگا۔

marfat.com

باب ۱۴

غیر اللہ سے امداد کا بیان

دیوبندیوں، وہابیوں نجدیوں کا اعلان

حاجت روا حاجت روا، ایک خُدا ایک خُدا اور یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت یاد رہے نجدی وہابی دیوبندی انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امداد کے تو مُنکر ہُوئے کہ جن کی امداد درحقیقت رب تعالیٰ کی امداد ہے، اور امریکہ و برطانیہ کے کافروں، مشرکوں سے مدد طلب کی جو اصل میں "مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ" ہیں۔ آئندہ بھی ان سے امداد لینے کے معاہدے کیے گئے۔ اور وہابیوں کا یہ بھی نعرہ ہے "صرف اور صرف یا اللہ مدد"، اور اپنے تھاکیٔ محافظ (BODY GUARDS) اور اسلحہ بھی رکھتے ہیں تاکہ مُشکل میں ان سے امداد لی جا سکے۔

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے اس کی عطا کردہ طاقت سے اس کے بندے بھی مدد کرتے ہیں۔

مُسلمانوں کے مددگار بہت ہیں

قرآنی آیاتِ مُبارکہ سے ثبوت:

۱- اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ

marfat.com

يُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ○

(پ ۶ - ع ۱۲)

تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ ورسول (جل جلالہ - صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور مومنین مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط

(پ ۲ - ع ۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (کنز الایمان)

صبر اور نماز اللہ نہیں، غیر اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مدد لینے کا حکم فرما رہا ہے۔ جن کے ذریعے صبر اور نماز ملے کیا ان سے مدد لینا شرک ہے؟

۳- وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(پ ۶ - ع ۵)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (کنز الایمان)

اگر غیر خدا سے مدد لینا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ہرگز حکم نہ فرماتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک کی تعلیم نہیں دیتا۔

۴- حضرت ذوالقرنین (علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے اپنی

marfat.com

رعایا سے مدد مانگی۔

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ (پ ۱۶ - ع ۲)

تو میری مدد طاقت سے کرو۔ (کنزالایمان)

وہابیہ کے نزدیک تو حضرت ذوالقرنین (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی شرک کرنے والے ہوئے۔ (معاذاللہ)

۵- اللہ تعالیٰ نے نبیوں، رسولوں سے فرمایا کہ تم خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرنا۔

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط (پ ۳ - ع ۱۷)

تو تم ضرور بر ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا (کنزالایمان)

اگر غیر اللہ سے امداد شرک ہوتی تو اللہ تعالیٰ انبیاء و رسل سے کیوں فرماتا کہ جب سرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو ان کی مدد کرنا۔

۶- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنین اور فرشتے بھی مددگار ہیں لیکن وہابی کہتا ہے کہ غیر اللہ سے امداد شرک ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○ (۲۸ - ع ۱۹)

تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے، (مددگار ہیں) اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (کنزالایمان)

۷- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ○ (پ ۲۶ - ع ۵)

marfat.com

اے ایمان والو اگر تم دینِ خُدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔ (کنزالایمان)

پتہ چلا اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد شرک نہیں۔ جب رب غنی ہو کر اپنے بندوں سے مدد مانگ رہا ہے تو بندہ مدد مانگنے سے کیسے بے پرواہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اللہ تعالیٰ کے رسُول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور اسکے دین کی مدد ہے۔ ربِّ کریم کا مدد فرمانا مسلمانوں کو کامیابی دینا ہے۔

۸ - فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۷-ع ۱)

تو اے لوگو علم والوں سے پُوچھو اگر تم کو علم نہ ہو۔ (کنزالایمان)

پتہ چلا علم والے بھی مددگار ہیں۔

ف : اس سے تقلید کا وجوب ثابت ہُوا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو وہ جاننے والے سے پُوچھنا لازم ہے لہٰذا غیر مجتہد کو اجتہادی مسائل مجتہدین سے پُوچھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ انہیں خود اجتہاد کرنا حرام ہے۔ (نورالعرفان)

۹ - يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(پ ۱۰ - ع ۴)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (یہ مددگار کافی ہیں)

بے ایمانوں کا کوئی مددگار نہیں

۱ - وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (پ ۳ - ع ۵)

اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (کنزالایمان)

marfat.com

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے بہت مددگار مقرر فرمائے۔

۲- وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ۝ (پ ۱۰- ع ۱۶)

اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار۔ (کنز الایمان)

پتہ چلا بے یار و مددگار ہونا کفار و منافقین کے لیے ہے۔ مسلمانوں کے بہت مددگار ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

۳- وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ (پ ۱۵- ع ۱۴)

اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا (مُرشد) نہ پاؤ گے۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا گمراہ کا نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی مُرشد، رہبر۔ مسلمانوں کے لیے دونوں ہیں بحمدہٖ تعالیٰ۔ تفسیر رُوح البیان میں ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ شَيْخٌ فَشَيْخُهُ الشَّيْطَانُ۔

اور جس کا کوئی شیخ مُرشد نہ ہو اس کا شیخ شیطان ہوتا ہے۔

مشرکین کفار سے مدد طلب کرنا حرام ہے

حدیث: جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم غزوۂ بدر کو تشریف لے چلے تو ایک بہادر شخص نے ایک مقام پر ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، أَتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کیا تُو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا نہیں، فرمایا فَارْجِعْ فَلَنْ نَّسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ۔ تو واپس چلا جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ دُوسرے مقام پر پھر وہی شخص حاضر ہوا اور

ے عزّ و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

ساتھ چلنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہی ارشاد فرمایا، تیسرے مقام پر پھر وہ شخص آیا اور اجازت مانگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَتُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کیا تو اللہ و رسول (جل جلالہ ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ایمان رکھتا ہے؟ اس شخص نے عرض کی، ہاں، فرمایا فَنَعَمْ اِذًن ہاں اب چلو

(مسلم ، رسائل رضویہ)

حدیث پاک : حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میری قوم کے ایک شخص نے کسی غزوہ میں شرکت کے لیے اجازت مانگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کیا تم دونوں مسلمان ہوئے! کہا نہیں، فرمایا فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ پس ہم مشرکوں سے مشرکوں کے خلاف مدد نہیں لیتے نہ ہی آئندہ لیں گے۔ اس پر ہم دونوں مسلمان ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے۔

(طبرانی - احمد)

نتیجہ : بے ایمانوں، گستاخوں، بدمذہبوں سے مدد طلب کرنا حرام اور حضرات انبیاء و اولیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے استعانت، (مدد مانگنا) قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

marfat.com

باب ۱۵

اللہ عزّوجل کے بندے بھی امداد کرتے ہیں

وہابی نجدیوں کی بولی

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مُشرک اشدّ

(تذکیر الاخوان تمہ تقویّۃ الایمان از اسمٰعیل دہلوی وہابی دیوبندی)

احادیثِ مُبارکہ

۱۔ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً وَّ یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَ مَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ۔

رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جس (مسلمان) نے میرے کسی اُمّتی کی (جائز) حاجت کو پُورا کیا اور وُہ اس مُسلمان کی حاجت پُوری کر کے اُس کو خوش کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یقیناً اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے یقیناً اللہ تعالٰی کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالٰی کو خوش کیا اللہ تعالٰی اسے جنّت میں داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

marfat.com

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
نہ کچھ قصد کیجے یہ قصد دلی ہے

۲ - اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ

(کنوز الحقائق)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندے کی امداد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی (جائز کاموں میں) امداد کرتا ہے۔

۳ - مَنْ اَغَاثَ مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلَاثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجٰتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ - (الجامع الصغیر)

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے غمگین فریادی کی مدد کی (اس کا غوث بنا) اللہ تعالیٰ اس مدد کرنے والے کے لیے تہتر بخششیں لکھ دے گا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے تمام کام سنور جائیں گے اور بہتر مغفرتیں اُسے قیامت والے دن درجات کی صورت میں ملیں گے۔

۴ - اَنَا غَیَّاثٌ لِّمَنْ اَکْثَرَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ - (تنبیہ الغافلین)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میں بہت زیادہ مدد کرنے والا ہوں اُس شخص کی جو مجھ پر زیادہ دُرود بھیجے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

marfat.com

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی

اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

۵ - اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا اخْتَصَّھُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ اُولٰٓئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ ۔ (الجامع الصغیر)

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی حاجت روائی کے لیے مقرر کیا ہے لوگ اپنی حاجتیں پوری کروانے کے لیے بیقرار ہو کر ان کی طرف جاتے ہیں۔ وہ (حاجت روا بندے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن میں ہوتے ہیں۔

نارِ دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث[1] کا

لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارہ غوث[1] کا

۶ - اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا صَیَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْہِ ۔ (الجامع الصغیر)

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کی حاجتوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے یعنی اسے لوگوں کے لیے حاجت روا بنا دیتا ہے۔

۷ - مَنْ یَّکُنْ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ یَکُنِ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ ۔

(الجامع الصغیر)

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی (جائز) حاجت پوری کرنے میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔

۸- مَنْ قَضٰی لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ حَاجَۃً کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ - (الجامع الصغیر)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جس مسلمان نے اپنے مسلمان بھائی کی (جائز) حاجت پوری کی اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے حج اور عمرہ کیا۔

۹- نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَی الدِّیْنِ طَلَبُ الْعِلْمِ (کنوز الحقائق)

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

دین کی بہترین امداد یہ ہے کہ علمِ دین حاصل کیا جائے۔

۱۰- مَنْ بَکَّرَ یَوْمَ السَّبْتِ فِیْ طَلَبِ حَاجَۃٍ فَاَنَا ضَامِنٌ لِقَضَائِہَا

(کنوز الحقائق)

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جو کوئی شخص ہفتہ کے دن جائز حاجت کی طلب میں نکلے تو حاجت پوری کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

۱۱- مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (احمد فی مسندہ - کنوز الحقائق)

حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں - رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

marfat.com

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

۱۲- وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ۔ (حصن حصین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اگر مدد لینا چاہے تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو (تین بار) کچھ اللہ کے بندے ہیں۔ نظر نہیں آئیں گے اس کا کام کر جائیں گے۔

۱۳- رَحِمَ اللهُ وَالِدًا اَعَانَ وَلَدَهٗ عَلٰى بِرِّهٖ۔ (کنوز الحقائق)

رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے (ماں) باپ پر رحم فرمائے جو اپنی اولاد کی اسکے نیک کام پر امداد کریں۔

۱۴- قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِيْنُكَ عَلٰى اَمْرِ دُنْيَاكَ وَ دِيْنِكَ خَيْرُ مَا اكْتَنَزَ النَّاسُ۔ (الجامع الصغیر)

رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو تیری دنیا اور آخرت کے نیک کاموں میں امداد کرتی رہے۔ لوگوں کے خزانہ جمع کرنے سے بہتر ہیں۔

بیوی امداد کر سکتی ہے تو کیا حبیب خدا کونین کے بادشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امداد نہیں کر سکتے؟

marfat.com

۱۵- مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (الجامع الصغیر)

حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ظالم کی امداد کی اللہ تعالیٰ اسی ظالم کو اس امداد کرنے والے پر مسلط کر دے گا۔

۱۶- لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ رَاٰی مَظْلُوْمًا فَلَمْ يَنْصُرْهُ۔ (کنوز الحقائق)

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جس نے مظلوم کو دیکھا تو اسکی مدد نہ کی۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے دفع بلا کا سبب ہیں

۱۷- اَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَتَاهُمْ مَّا يُوْعَدُوْنَ۔ (حاکم)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

میرے اہلبیت میری امت کے لیے امان ہیں۔ جب اہل بیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئے گا جو ان سے وعدہ ہے۔

۱۸- (حدیث قدسی) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُيُوْتِیْ وَالْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِیْ عَنْهُمْ (بیہقی)

marfat.com

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

ربّ العزت جلّ وعلا فرماتا ہے میں زمین والوں پر عذاب اُتارنا چاہتا ہوں، جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لیے باہم محبت کرنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا عذاب ان سے پھیر دیتا ہوں

۱۹- لَوْلَا عِبَادُ اللّٰهِ رُكَّعٌ وَصِبْيَةٌ رُضَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ تُصَبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ رُصَّ رَصًّا (طبرانی)

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے نہ ہوتے اور دودھ پیتے بچّے، اور گھاس چرتے چوپائے نہ ہوتے تو بے شک عذاب تم پر سختی سے ڈالا جاتا۔ پھر مضبوط و محکم کر دیا جاتا۔

۲۰- هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ - (بخاری)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

تمہارے ضعیفوں کے وسیلے سے ہی تمہاری امداد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

دیوبندی وہابی اپنے مولوی کو نبیوں رسولوں[1] سے بڑا مانتے ہیں

مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی کے مرثیہ میں لکھا:

[1] علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

marfat.com

حوائج دین و دُنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وُہ قبلۂ حاجاتِ رُوحانی وجسمانی

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابنِ مریم

ہم نبیوں، رسُولوں اور ولیوں علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام کو حاجت روا دافعِ بلا اور مشکل کُشا مانیں تو وہابیوں، دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ٹھہریں اور وُہ اپنے مولوی کو حاجت روا مانیں تو توپکّے موحّد ہوں۔

یہ بہت بڑی گستاخی ہے۔

marfat.com

باب ۱۶

تمام صحابہ کرام اور ان کے پیرو کار جنتی ہیں (علیہم الرضوان)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (پ ۱۱ - ع ۲)-

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جنکے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ان میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے پتہ چلا تمام صحابہ کرام اور ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے مگر اگلے امام ہیں پچھلے مقتدی۔ اب جو کہے میں صحابہ سے راضی نہیں وہ بہت بڑا گستاخ اور خدا تعالیٰ کا مخالف ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت تک وہی حق پر ہیں جو صحابہ کرام کے پیروکار ہیں لہٰذا روافض و خوارج باطل پر ہیں جو صحابہ کے دشمن اور گستاخ

ہیں۔ صحابہ کے غلاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے تو صحابہؓ سے کتنا راضی ہوگا۔
اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر متقی سنی مسلمان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں
سارے صحابہ عادل ہیں، ان میں کوئی گنہگار فاسق نہیں، جو کوئی شخص کسی
تاریخی واقعہ یا روایت سے کسی صحابی کا فاسق ہونا ثابت کرے وہ مردود ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ط (پ ۴ - ع ۷)

اور بے شک اللہ نے انہیں (سارے صحابہؓ کو) معاف کر دیا۔

(کنز الایمان)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط (پ ۵ - ع ۱۰)
اور سب (صحابہ) سے اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ فرمایا۔

صحابہ کرام کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں سے بعض کے فضائل خصوصی منقول ہیں اور کل کے لیے مذکورہ و دیگر آیات جیسے حضرات انبیاء کے فضائل ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔

اہلسنت کا ہے بیڑہ پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حدیث شریف

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِیْمَانٌ وَّبُغْضُهُمَا كُفْرٌ (بخاری، الجامع الصغیر)

حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت ایمان ہے

ؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم - ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

marfat.com

اور ان دونوں سے بُغض رکھنا کفر ہے۔

حدیث شریف

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کَمَا افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالزَّکٰوۃَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا مِّنْہُمْ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَلَاۃً وَّلَاصَوْمًا وَّ لَا حَجًّا وَّلَا زَکٰوۃً وَیَحْشُرُہٗ مِنْ قَبْرِہٖ اِلَی النَّارِ (نورالابصار)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزّ وجل نے تم پر اُبوبکر و عُمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبّت فرض کر دی جس طرح تم پر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض کیا۔ تو جو کوئی شخص ان حضرات میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ قبول نہ فرمائے گا اور اسے اس کی قبر سے نکال کر سیدھا دوزخ میں ڈالے گا۔

رافضی شیعہ مذہب

رافضی شیعہ ہمارے خُدا کو نہیں مانتے۔ ہمارا خُدا وُہ ہے جس نے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶۶ آیات کا قرآن اُتارا، شیعہ کا خُدا وُہ ہے جس نے سترّہ ہزار آیات کا قرآن اُتارا۔ شیعہ ہمارے قرآن کو بھی نہیں مانتے۔ جس کے پاس قرآن نہیں اس کا ایمان نہیں۔ جب شیعہ کو پُورا قرآن ملے گا[1] اس وقت اُنہیں

[1] ہمارا قرآن مکمّل ہے اسی پر ایمان لائیں گے تو مسلمان ہوں گے۔

marfat.com

ایمان نصیب ہوگا۔ ہمارا خدا وہ ہے جس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار یار عطا فرمائے۔ شیعہ کا خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہی یار عطا فرمایا وہ بھی ان کے نزدیک غیر مسلموں کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہا۔ اور اس نے غیر مسلموں کی بیعت کی۔ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار یار ہیں (علیہم الرضوان)۔ شیعہ اس نبی کو مانتے ہیں جس کا ایک ہی یار ہے۔ ہم اہلسنّت وجماعت اس نبی[1] کا کلمہ پڑھتے ہیں جس کی چار شہزادیاں ہیں سیّدہ فاطمہ، سیّدہ زینب، سیّدہ رقیہ اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن، جیسا کہ شیعہ مذہب کی کتاب اصول کافی میں موجود ہے۔ رافضی شیعہ اس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں جس کی ایک ہی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے حالانکہ قرآن پاک میں ہے، وَبَنٰتِكَ (پ ۲۲ - ع ۵) اے محبوب تمہاری صاحبزادیاں، بنات جمع ہے بنت کی۔ اگر ایک صاحبزادی ہوتی تو بِنْتِكَ ہوتا۔ پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سے زیادہ، چار صاحبزادیاں ہیں۔

رافضی شیعہ ہر اذان اور خطبہ میں یوں پڑھتے ہیں:

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ۔

یعنی مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ (یہ بات ٹھیک ہے)، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغیر فاصلے کے (پہلے) خلیفہ ہیں۔ اس سے صدیق و فاروق و عثمان (علیہم الرضوان) کا انکار لازم آتا ہے۔ ان حضرات کی شان میں یہ گستاخی ہے اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

کی مخالفت بھی ہے۔ کیونکہ مولا علی شیرِ خدا نے صدیق و فاروق و عثمان علیہم الرضوان کی بیعت کی۔ انہیں خلیفہ تسلیم کیا، ان سے محبت رکھی اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دفن کیا۔ اگر یہ سب کچھ ڈر کر کیا، تو شیرِ خدا نہ ہوئے، اور اگر مرضی و محبت سے کیا تو صدیق و فاروق و عثمان علیہم الرضوان کامل ترین مسلمان ہوئے۔ ؎

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل
ابوبکر فاروق عثماں علی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کہا گیا کہ ہر شخص وہیں دفن کیا جاتا ہے جس جگہ کی اسے مٹی لگی ہو۔

حدیث شریف

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خُلِقْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ مِنْ طِیْنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ (کنوز الحقائق)

مَیں اور ابوبکر و عمر ایک ہی (نورانی) مٹی سے پیدا کیے گئے۔

حدیث شریف

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک فرمان ہے:

اَکْرِمُوْا اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَھُمَا مِنْ فَاضِلِ تُرْبَتِیْ۔

(کنوز الحقائق)

ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی عزت کرو اس لیے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے جسمِ انور کی بچی ہوئی (نورانی) مٹی سے پیدا فرمایا۔ ؎

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما

marfat.com

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ عظیم المرتبہ صحابی، کاتبِ وحی اور مجتہد ہیں۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیر[۱] ہیں۔ ہم پر فرض ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولادِ امجاد کی طرفداری کریں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھیں جنگِ صفین میں آپ سے خطا اجتہادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف فرمادیا جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ط (اور بے شک اللہ نے انہیں معاف کردیا)

سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی بیعت کی اور مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں صلح ہوئی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خبر فرمائی:

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (بخاری، مشکوٰۃ)

میرا یہ بیٹا (حسن) سید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے دعا فرمائی

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا اور ان کے

[۱] سلطنت میں نہ کہ طریقت میں کیونکہ طریقت میں تو حسنین کریمین افضل ہیں۔ (علیہم الرضوان)

ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلاشک و شبہ مقبول ہے۔ اب جو کوئی شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے۔

باغِ فدک کا مسئلہ

شیعہ کا اعتراض ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کھجوروں کا باغ تھا وہ آپؐ کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں دیا گیا۔ یہ صدیق و فاروق و عثمان (علیہم الرضوان) کا جرم ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان معلوم تھا کہ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ[1] ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم چھوڑیں وہ (امت کے لیے) صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حدیث کا علم بعد میں ہوا۔ نیز شیعہ کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پہلے خلیفہ تھے، باغ دینا تو ان کا کام تھا، جو جرم باغِ فدک نہ دینے کا صدیق و فاروق و عثمان علیہم الرضوان کے لیے ثابت کیا جاتا ہے وہ شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا شیعہ قیامت تک کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے کہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغِ فدک دیا ہے۔

شیعہ تفرقہ باز لوگوں کو کہا جاتا ہے

لفظ شیعہ، اکثر کافر اور فسادی قوم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں کہیں بھی اچھے معنی میں استعمال نہ ہوا، شیعہ کی جمع "شِیَعٌ" اور "اَشیاعٌ" ہے

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

چند آیاتِ مبارکہ درج کی جاتی ہیں :

۱- اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ (پ ۸ - ع ۷)

وُہ جنہوں نے اپنے دین میں جُدا جُدا راہیں نکالیں (تفرقے ڈالے) اور کئی گروہ ہوگئے (رافضی شیعہ ہوگئے) اے محبوب (علیک الصّلوٰۃ والسّلام) تمہیں ان (شیعوں) سے کچھ علاقہ (تعلّق) نہیں۔

۲- وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا ؕ (پ ۲۱ - ع ۷)

اور مُشرکوں سے نہ ہو، ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (تفرقے ڈالے) اور ہوگئے گروہ گروہ (شیعہ ہوگئے)۔

۳- اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا (پ ۲۰-ع ۴)

بے شک فرعون نے زمین میں (تکبّر سے) غلبہ پایا تھا اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع (شیعہ) بنایا۔

۴- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ (پ ۲۷- ع ۱۰)

اور بے شک ہم نے تمہاری وضع کے (تمہارے شیعہ) ہلاک کر دیئے۔

۵- كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۝ (پ ۲۲ - ع ۱۲)

جیسے ان کے پہلے گروہوں (شیعوں) سے کیا گیا تھا۔ بیشک وُہ (شیعہ) دھوکہ ڈالنے والے شک میں تھے۔

قرآن مجید میں لفظ شیعہ گیارہ جگہ آیا ہے، ہر جگہ معنی کافر قوم ہے۔ (نُورالعرفان)

marfat.com

پیٹنا ناجائز ہے

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

وُہ ہمارا (کامل) اُمتی ہی نہیں جس نے اپنے رُخساروں کو پیٹا اور اپنے گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کی پکار کی۔

شیعہ سے سوال

رافضی شیعہ صاحب! ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ کیونکہ قرآن شریف میں موجود ہے، وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (اور نماز قائم کرو) تم جو دس دن پیٹتے ہو اس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو کوئی صحابی نہیں پیٹا۔ جب صحابہ اہلبیت علیہم الرضوان کا وصال ہوتا تو کوئی صحابی نہ پیٹتا۔

مگر یزید اور اس کی بیوی نے پیٹا تھا۔ جیسا کہ تمہاری کتاب جلاء العیون میں موجود ہے۔

کامیابی پر ماتم کرنا حماقت ہے

امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنّتی جوانوں کے بادشاہ ہیں وُہ پاس ہُوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پاس ہُوا ہو اور اس کے گھر کوئی دُوسرا شخص پیٹنے جائے تو وُہ پاس ہونے والا آدمی، اس کا بھائی اور باپ سب پیٹنے والے کی پٹائی کریں گے۔ اسی طرح تمہارے ساتھ ہوگا۔

marfat.com

حضرت شیرِ خدا کا ایک دُرّہ لگ گیا تو تم اسفل السافلین تک پہنچ جاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

زندوں کو پیٹنا انتہائی بے عقلی ہے

ہم پوچھتے ہیں کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما زندہ ہیں یا مُردہ؟ (معاذ اللہ) وُہ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں، قرآن مجید میں ہے، بَلْ اَحْیَاءٌ (شہدا سب زندہ ہیں) تو زندوں کو پیٹنے کا کیا مطلب؟ اگر زندوں کو پیٹنا جائز ہے تو پہلے اپنے باپ، ماں، بھائی بہن، بیوی بچّوں کو پیٹو جو زندہ ہیں۔ اگر امام حسن و حسین علیہما الرضوان کو مُردہ سمجھ کر ماتم کرتے ہو تو قرآن پاک کا انکار لازم آتا ہے اور قرآن کا مُنکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

پارہ ہائے صُحف غنچہ ہائے قدس

اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے

اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

شیعہ کہتے ہیں:

۱- پیٹنا تو قرآن پاک سے ثابت ہے۔

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ۝ (پ ۱۲- ع ۱۲)

اور رات ہُوئے (حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی) اپنے باپ کے پاس روتے ہوتے آئے۔

جواب: پہلی بات یہ کہ تم اس قرآن سے دلیل نہیں پکڑ سکتے کیونکہ

marfat.com

یہ قرآن صدیق و فاروق و عثمان علیہم الرضوان کا لکھا ہوا ہے۔ تمہارے نزدیک وہ غیر مسلم اور ان کا جمع کردہ قرآن غیر معتبر ہے۔ (العیاذ باللہ)

دوسری بات یہ کہ یَبْکُوْنَ کا معنیٰ رونا ہے پیٹنا نہیں۔

اگر تم اسی آیت سے پیٹنا ثابت کرتے ہو تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھائیوں نے خود ہی کنویں میں ڈالا اور رونے کا مکر کیا۔ معلوم ہوا تم بھی مکر کرتے ہو؟

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمہیں نے بلا کر دھوکے سے شہید کیا۔ تمہاری کئی کتابوں میں لکھا بھی ہے کہ کوفہ والے سب شیعہ تھے۔ اب تم اوپر اوپر سے روتے پیٹتے ہو، اس سے تم خود مجرم ثابت ہو رہے ہو۔

۲- چلو اس آیت کو رہنے دو ہم دوسری آیت سے پیٹنا ثابت کرتے ہیں۔

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ○ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی الآیۃ (پ ۱۲- ع ۷)

تو ہم نے اسے (سارہ کو) اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی۔

ایک مقام پر ہے فَصَکَّتْ وَجْهَهَا پھر حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا ماتھا ٹھونکا۔

پتہ چلا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجۂ مطہرہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اپنی اور اپنے خاوند کی بڑھاپے کی عمر میں بیٹے اور پوتے کی خوشخبری سن کر پیٹی تھیں۔

imarfat.com

جواب

حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔ تمہاری عورتیں بھی ایک مرتبہ ماتھے پر ہاتھ مار لیا کریں۔ تمہارا دین سُنّتِ سارہ ہُوا، سُنّتِ ابراہیمی نہ ہُوا۔ اگر حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سُنّت پر عمل کرنا ہے تو انھوں نے شہزادوں کی خوشی میں ماتھے پر ہاتھ مارا تھا، پتہ چلا تم بھی خوشی سے پیٹتے ہو! حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رنج و غم پر تم خوشی مناتے ہو!

۳۔ ہم سُنّتِ حسینی پر عمل کرتے ہیں۔ ان کو زخم لگے، اس لیے ہم پیٹتے ہیں۔

جواب

سُنّتِ حسینی تو یہ ہے کہ سر مُبارک یزیدیوں نے جسمِ انور سے جُدا کیا، تم بھی اپنے سروں کو یزیدیوں سے جُدا کراؤ۔ امامِ عالی مقام کو تو یزیدیوں نے زخمی کیا تھا، تم خود ہی یزیدی بن کر اپنے جسموں کو زخمی کرتے ہو!

لطیفہ: ایک خاوند نے اپنی چالاک بیوی کو ایک کلو گوشت لا کر دیا۔ پکانے کے بعد نمک چکھنے لگی تو سارا گوشت کھا گئی۔ جب خاوند آیا تو اسے اچار کے ساتھ روٹی دی۔ خاوند نے پُوچھا، اے رب کی بندی! جو کلو گوشت لایا تھا وُہ کہاں ہے۔ عورت بڑی چالاک تھی۔ تعجب سے کہنے لگی کہ یہ بلّی کھا گئی ہے۔ خاوند نے اسی وقت بلّی کو پکڑ لیا اور ترازو میں تولا تو بلّی ایک کلو کی ہوئی، خاوند نے بیوی سے کہا کہ اگر یہ ایک کلو وزن کی بلّی ہے تو کلو گوشت کہاں ہے، اگر کلو گوشت ہے تو بلّی کہاں ہے؟

رافضی شیعہ جی! ہمیں تمہاری چالاکی کا مکّار عورت کی طرح پتہ نہیں چلتا۔

marfat.com

اگر تم حسین ہو تو تمہیں زخم لگانے والا یزید کون ہے؟ اور اگر تم یزید ہو تو حسین کون ہے؟ آخر یہی کہنا پڑے گا کہ تم خودکشی کرتے ہو اور خودکشی کرنے والا دوزخی ہے جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔

۴- ہم حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنّت پر عمل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دانت نکالے۔

جواب

تم نے اپنے سارے دانت کیوں نہ نکالے؟ اگر تم خود نہیں نکال سکتے تو لاؤ ہم نکال دیں تاکہ تم کامل ایماندار بن جاؤ۔ نیز حضرت علی، امام حسن، امام حسین، اہلِ بیت کرام اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے دانت کیوں نہ نکالے؟ تمہارے نزدیک وہ عاشق نہ ہوئے یعنی ایماندار نہ ہوئے کیوں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت اور عشق کا نام ہی ایمان ہے۔ ؎

مولیٰ گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول

صدّیق و فاروق و عثمان و حیدر ہر ایک اسکی شاخ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

؎ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

باب ۱۷

ممنوعاتِ شرعیہ

گانا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (پ ۲۱ - ع ۱۰)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (گانا بجانا) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنا لیں۔ ان کے لیے ذلّت کا عذاب ہے۔

عوارف وغیرہ میں ہے کہ ابن عبّاس اور ابنِ مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہم اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھاتے تھے کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اَنَّ الْمُرَادَ بِهِ التَّغَنِّيْ کہ آیت میں لہو حدیث سے مُراد گانا ہے۔

گانے اور باجے شیطانی آواز ہیں

قرآن پاک میں ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پ ۱۵ - ع ۷)

اور (اے ابلیس) ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے

marfat.com

تفسیر جلالین میں ہے:

بِدُعَائِكَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيرِ وَ كُلِّ دَاعٍ اِلَى الْمَعْصِيَةِ۔

یعنی شیطان کی آواز سے مُراد گانے، مزامیر اور گناہ کی طرف لے جانیوالی ہر چیز کے ذریعے بُلانا ہے۔

احادیث مُبارکہ

۱- كَانَ اِبْلِيْسُ اَوَّلَ مَنْ نَاحَ وَاَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰى

سب سے پہلے ابلیس نے نوحہ کیا اور سب سے پہلے اُسی نے گانا گایا۔

(تفسیراتِ احمدیہ)

۲- اَلتَّغَنِّيْ حَرَامٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّمَعْصِيَةٌ۔

گانا حرام ہے، اور اس سے لذّت لینا کُفر ہے، اور (سُننے سُنانے کیلئے) گانے پر بیٹھنا فسق وفجور اور گناہ ہے۔ (تفسیراتِ احمدیہ)

۳- اَلْغِنَاۤءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاۤءُ الزَّرْعَ

گانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اُگاتا ہے۔

(بیہقی، مشکوٰۃ)

۴- حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک راستہ میں مَیں حضرت ابن عُمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ تھا، پس انہوں نے مزمار کی آواز سُنی تو اپنی اُنگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دُوسری جانب دُور ہو گئے، پھر دُور جانے کے بعد مُجھ سے فرمایا یَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا، اے نافع کیا تم مزمار کی کچھ آواز

marfat.com

سنتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، تو آپ نے کانوں سے انگلیاں اٹھائیں۔ فرمایا کُنتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھا، پس آپ نے بانسری کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔ حضرت نافع رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ (احمد، ابُوداؤد۔ مشکوٰۃ)

۵- فَالْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَھْوِیْ وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُہٗ۔ (مُسلم شریف جلد۲)

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سُننا ہے، اور زبان کا زنا بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، اور دل خواہش کرتا ہے اور تمنّا کرتا ہے، فرج اس کی تصدیق کرتا ہے اور اسے جھوٹا کرتا ہے

لہٰذا گانے باجے، فلمیں، ڈرامے، ٹیلی ویژن، وی۔سی۔آر، ڈش انٹینا وغیرھا بے حیائی وحرام کاری کا سامان ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا۔ گانا زنا کا منتر ہے۔ (تفسیراتِ احمدیہ)

۶- مَنْ قَعَدَ اِلٰی قَیْنَۃٍ یَسْتَمِعُ مِنْھَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکَ جو کوئی شخص گانے والی عورت کے پاس بیٹھے، اس سے گانا سُنے تو اللّٰہ تعالٰی قیامت کے دن اس کے کانوں میں (پگھلا ہُوا) سیسہ ڈالے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰)

marfat.com

۷- قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے باجوں اور بانسریوں اور بتوں اور صلیبوں اور جاہلیت کے کاموں کو باطل کرنے کا حکم فرمایا۔ (احمد، مشکوٰۃ)

۸- لَيَكُوْنَنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ۔

ضرور بر ضرور میری اُمت میں وہ لوگ ہوں گے جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔

(بُخاری شریف)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اَلْغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِّلْقَلْبِ وَمُسْخِطَةٌ لِّلرَّبِّ۔

گانا دل کو خراب کرنے والا اور رب تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔

(تفسیراتِ احمدیہ)

مسئلہ سماع (قوالی)

مزامیر بہر حال حرام ہیں۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ غیر معتبر ہیں۔ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ میں تصریح

marfat.com

ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔ حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین[1] فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں، مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہیں۔

مولانا فخر الدین رازی خلیفہ سیدنا محبوبِ الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خود حضور[1] کے حکم سے رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد فرما دیا کہ:

اَمَّا سَمَاعُ مَشَائِخِنَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَبَرِیٌٔ عَنْ ھٰذِہٖ التُّھْمَۃِ وَھُوَ مُجَرَّدُ صَوْتِ الْقَوَّالِ مَعَ الْاَشْعَارِ الْمُشْعِرَۃِ

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے جو کمالِ صفت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔"

سماع کہ بے مزامیر ہو اور مُسمِع (سُنانے والا) نہ عورت ہو نہ امرد[2] اور مسموع (کلام) نہ فحش نہ باطل اور سامع (سُننے والا) نہ فاسق ہو نہ شہوت پرست تو اس کے جواز میں شبہ نہیں، قادریہ و چشتیہ سب کے نزدیک جائز ہے ورنہ سب کے نزدیک ناجائز۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰) ہے

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خوفِ خدا عزوجل یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بے پردگی ناجائز ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی۔
پ ۲۲- ع ۱

(۱؎ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۲؎ بے ریش خوبصورت لڑکا)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ سے ثابت ہُوا کہ عورت کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے اور بغیر عذرِ شرعی گھر سے نکلنا حرام ہے۔ جب کسی حاجت کے لیے ان کو نکلنا ہو تو باپردہ نکلیں۔

۲- یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط (پ۲۲-ع ۵)

اے نبی (علیک الصّلوٰۃُ والسّلام) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مُسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں۔

(کنزالایمان)

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

۱- اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطٰنُ۔ (ترمذی)

عورت قابلِ پردہ ہے (چاہیے کہ غیر محرم مَردوں سے پوشیدہ رہے) وُہ جب گھر سے نکلتی ہے شیطان اس کی طرف نظر اُٹھاتا ہے۔

۲- اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ[1] اَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

تم عورتوں میں داخل ہونے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسُول اللہ[1] عورت کے شوہر کے رشتہ دار یعنی عورت کے دیور جیٹھ وغیرہ کے لیے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا دیور جیٹھ موت ہے۔ یعنی عورت کو دیور جیٹھ سے پردہ کرنا نہایت

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

marfat.com

ضروری ہے۔

۳۔ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنظُوْرَ اِلَیْہِ ۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ لعنت کرے غیر محرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اس بے پردہ عورت پر جو دیکھی جائے۔

علماء فرماتے ہیں خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ سترّ۔ (فتاوی رضویہ ج)

(امرد، بے ریش خوبصورت لڑکا)

۴۔ اُمّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور سیدہ میمونہ امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر تھیں کہ جلیل القدر نابینا صحابی حضرت ابنِ امِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرِ بارگاہ ہوئے، تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اِحْتَجِبَا مِنْہُ تم دونوں ان صحابی سے پردہ کرلو۔

سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا کیا وہ تو نابینا نہیں ہیں! وہ ہمیں دیکھتے نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا لَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھتی ہو! (ترمذی، ابوداؤد)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جیسے مردوں کے لیے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا ناجائز ہے ویسے ہی عورتوں کے لیے غیر محرم مردوں کو دیکھنا ناجائز ہے

۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لِعَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ

؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ کرو کہ تم کو پہلی نظر ہی جائز ہے دوسری جائز نہیں۔

پہلی نگاہ سے مراد وہ نگاہ ہے جو بغیر قصد اجنبی عورت پر پڑ جائے، اور دوسری نگاہ سے مراد دوبارہ اسے قصداً دیکھنا ہے اگر پہلی نگاہ بھی جمائے رکھی، تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہو گی۔

پیر سے پردہ

پردہ کے باب میں پیر و غیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ کھول کر سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کے لیے جس سے احتمالِ فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰)

۶- مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔

(احمد، مشکوٰۃ)

ایسا کوئی مسلم نہیں جو اچانک کسی اجنبی عورت کی خوبیاں پہلی بار دیکھے تو فوراً اپنی نگاہ نیچی کر لے مگر اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فعل شریف

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وَإِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ

marfat.com

وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ

(احمد ، مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے اُس کمرے میں داخل ہوتی تھی جس میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبورِ پُرانوار میں) جلوہ فرما تھے حالانکہ میں نے کچھ کم کپڑے اوڑھے ہوتے تھے اور میں کہتی کہ وُہ میرے شوہر اور (ان کے ساتھ) میرے والد ہی تو ہیں، پس جب ان کے ساتھ سیّدنا عمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوئی مگر پُورے کپڑے پہن کر (مکمّل باپردہ ہوکر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کرتے ہوئے۔[۱]

سیّدۃ النّسا حضرت فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشادِ مُبارک

ایک مرتبہ حُضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ :

اَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِّلنِّسَآءِ ، عورت کے لیے کون سی چیز بہتر ہے۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی سوال سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا، قَالَتْ لَا یَرَیْنَ الرِّجَالَ وَلَا یَرَوْنَهُنَّ۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا عورتیں غیر مَردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی غیر محرم مَرد انہیں دیکھیں یہ جواب جب حُضور عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسّلام کی بارگاہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (شہادت نواسہ سیّدالابرار بحوالہ دار قطنی)

[۱] اُنہوں نے تو قبر والے سے پردہ فرمایا تو جو عورت زندہ غیر محرم سے پردہ نہ کرے تو وہ کتنی بے حیا ہوگی۔

marfat.com

اور یہ بھی منقول ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گلے سے لگا لیا۔
(فتاوی رضویہ ج ۱۰)

جاندار کی تصویر بنانا بنوانا حرام ہے

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد فرمائیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں۔

۱- كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۔ (بخاری، مسلم)

ہر تصویرِ جاندار بنانے بنوانے والا دوزخی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی یا بنوائی ایک مخلوق پیدا کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ اسے عذاب کرے گی۔

۲- اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ ۔ (بخاری، مسلم)

بے شک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت جاندار کی تصویر بنانے بنوانے والوں پر ہے۔

۳- اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ۔ (بخاری، مسلم)

بے شک جو یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کیے جائیں گے

marfat.com

ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

۴- لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ (بخاری، مسلم)

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتّا یا تصویریں ہوں۔

۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِهٖ شَیْئًا فِیْهِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ

(بخاری، ابوداؤد)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر میں جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بغیر توڑے نہ چھوڑتے۔

۶- دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَةَ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَ بِهَا فَمُحِیَتْ۔

بعض روایات میں حضرت اسمٰعیل اور ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کا بھی ذکر ہے۔ یہ سب روایات بخاری کی ہیں۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فتح مکّہ کے روز کعبہ معظّمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم واسمٰعیل وحضرت

marfat.com

مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقشِ دیوار۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا، خبردار رہو۔ بیشک ان بنانے والوں کے کان تک یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے۔ پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسّم تھیں سب باہر نکال دی گئیں۔ جب تک کعبہ معظّمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پُر نور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے اسے شرف نہ بخشا۔

پتہ چلا صالحین کی تصویریں تبرکاً رکھنا بھی منع ہے۔ بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدّتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ مشرکین کے معبود بُت نیک بزرگوں کے نام پر ہی بنائے گئے تھے۔

۷۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرض شریف میں بعض ازواجِ مطہّرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ و اُمّ المؤمنین امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا:

اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ

(بخاری، مسلم)

یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر

marfat.com

پر مسجد بنا کر اس میں تبرّکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں، یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

تصاویرِ ذی رُوح کی ممانعت میں تمام احادیث عام ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تخصیص نہیں۔ تصویر صالح کی ہو یا غیر صالح کی، جسم دار ہو یا مستوی، ہاتھ سے بنی ہو یا عکسی کیمرے کی مدد سے، ساکن ہو یا متحرک، بغیر عذرِ شرعی بنانا بنوانا یا بطورِ تعظیم اپنے پاس رکھنا سخت حرام ہے۔

مسئلہ

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس میں تصویر ہو، یا جائے نماز پہ تصویر ہو یا نمازی کے سامنے یا دائیں یا بائیں یا سر کے اُوپر تصویر ہو تو نماز مکروہ ہو گی مگر تصویر بہت چھوٹی ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا تصویر کا سر کٹا ہُوا ہو یا تصویر ذلّت کی جگہ ہو مثلاً فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو یا غیر ذی رُوح کی تصویر ہو جیسے درخت، پہاڑ، ستارے وغیرہا کی تو نماز میں کراہت نہیں۔ ؎

کام وُہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں دُرُود

marfat.com

باب ۱۸

جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت

آیت ۔ ۱

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

(پ ۲۴ - ع ۱۱)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں (تکبّر کرتے ہیں) عنقریب جہنّم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیشہ دعا کرو، وہابی دیوبندی نجدی کہتے ہیں، جنازہ کے بعد دعا نہ کرو۔

حدیث شریف میں ہے:

۱- اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ۔ دعا عبادت ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

۲- اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

۳- لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَآءِ ۔ (مشکوٰۃ)

دربارِ رب میں دعا سے بڑھ کر عزّت والی کوئی چیز نہیں۔

marfat.com

جب دُعا کرنا عبادت اور شرعاً محبوب و مطلوب ہے تو نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء کرنا بھی بہترین عبادت ہے۔ جو اس عبادت سے تکبّر کرتے ہیں وُہ ذلیل ہو کر جہنّم میں جائیں گے۔

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یُوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وُہ فاجر گیا

آیت۔ ۲

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ ۲۔ ع ۷)

دُعاء قبُول کرتا ہُوں پُکارنے والے کی جب مجھے پُکارے۔ (کنزالایمان)

آیتِ شریفہ میں کلمہ اِذَا ہے۔ یعنی دُعاء کے لیے مخصوص وقت مقرّر نہیں۔ جنازہ کے بعد دُعاء مانگی جائے یا کسی اور وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور قبُول فرمائے گا

احادیثِ شریفہ

۴۔ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ۔ (ابُوداؤد، الجامع الصغیر)

جب تم میّت پر نمازِ جنازہ پڑھ لو تو اس کے لیے خالص دُعاء مانگو۔

مسئلہ

نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد صفوں کو توڑ کر دُعا کرنی چاہیے۔ اُسی جگہ کھڑے کھڑے دُعا شروع نہ کی جائے تاکہ نمازِ جنازہ میں زیادتی کے مشابہ نہ ہو

۵۔ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً فَرِیْضَۃً فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ۔

(الجامع الصغیر)

marfat.com

جس نے فرض نماز پڑھی اس کی دعاء مقبول ہے۔

لہٰذا نمازِ جنازہ فرض پڑھنے کے بعد جو دعاء مانگی جائے ضرور مقبول ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۶- سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔

لہٰذا جو نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

۷- مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

پتہ چلا کہ جو شخص جنازے کے بعد دعا کر کے مغفرت نہ مانگے رب تعالیٰ کا غضب لے کر آئے گا۔

۸- تَرْکُ الدُّعَآءِ مَعْصِیَۃٌ۔ (کنوز الحقائق)

دعاء کو چھوڑنا گناہ ہے۔ لہٰذا بعد جنازہ دعا چھوڑنا بھی سخت گناہ ہے۔

پُرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور

مولیٰ پڑی ہے آفتِ جاں کا لے خبر

۹- اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَّسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

بے شک تمہارا رب بہت زیادہ حیا اور بخشش والا ہے۔ اپنے بندے سے حیا فرماتا ہے جب وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی موڑے

marfat.com

(کیونکہ اس کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہے)۔ ؎

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں دُرود

۱۰- حدیثِ قدسی میں ہے:

وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ (بُخاری، مشکوٰۃ)

(فرائض و نوافل کے ذریعے جو بندہ میرا مقرّب بن جاتا ہے) اگر وُہ مجھ سے مانگے تو ضرور بر ضرور میں اس کا سوال پُورا کروں گا اور اگر مجھ سے (عذابِ قبر و تکالیفِ دوزخ سے) پناہ مانگے تو میں ضرور بر ضرور اسے پناہ دُوں گا۔

لہٰذا جنازے کے بعد بھی عذابِ قبر و دوزخ سے بچنے کی دُعا کی جائے تو محبُوب بندوں کی دُعا بفضلہٖ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی۔ ؎

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

۱۱- اَلدُّعَآءُ یَرُدُّ الْبَلَآءَ۔ (الجامع الصغیر) صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

دُعا بلا کو ٹال دیتی ہے۔

۱۲- اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَآءِ۔ (ترمذی، احمد، مشکوٰۃ)

بے شک دُعا نفع دیتی ہے جو کچھ (تقدیر میں) اترا اور جو کچھ ابھی نہیں اُترا۔ پس اے اللہ کے بندو تم پر دُعا کرنا لازم ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کے بندے تو بعد نمازِ جنازہ میّت کے نفع کیلئے دُعاء کرتے ہیں، لیکن نفس و دیو کے بندے دُعاء نہیں کرتے بلکہ روکتے ہیں۔ ایسے لوگ مُردوں کے دُشمن ہیں۔

۱۳- اَکْثِرْ مِنَ الدُّعَآءِ فَاِنَّ الدُّعَآءَ یَرُدُّ الْقَضَآءَ الْمُبْرَمَ - (الجامع الصغیر)

دُعاء بکثرت مانگ کہ دُعا تقدیر مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

تقدیر تین قسم پر ہے:

۱- مبرم حقیقی

کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں۔ اس کی تبدیل ناممکن ہے۔ اکابر محبُوبانِ خُدا اگر اتفاقاً اُس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔

۲- معلّق محض

کہ صُحُفِ ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے۔ ان کی دُعا سے ان کی ہمّت سے ٹل جاتی ہے۔

۳- معلّق شبیہ بہ مبرم

کہ صُحُف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔ اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اسی کو فرماتے ہیں میں قضائے مبرم کو رَد کر دیتا ہُوں۔ حدیث شریف میں انہی کی نسبت ارشاد ہُوا کہ دُعاء قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

marfat.com

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے صاحبزادوں حضرت محمد سعید و حضرت محمد معصوم رحمہما اللہ تعالیٰ کے استادِ مکرم مُلّا طاہر لاہوری پر حضرت مجددؒ کی اچانک نظر پڑی کہ ان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے ھٰذَا شَقِیٌّ یہ بدبخت ہے، یہی بات حضرت نے اپنے صاحبزادوں کو سُنائی تو صاحبزادوں نے عرض کی حُضور دُعاء فرمایئے ہمارے اُستاد سعادت مندوں میں لکھے جائیں۔

حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوحِ محفُوظ پر دیکھا تو لکھا ہوا تھا کہ مُلّا صاحب شقی ہیں اور یہ ہے بھی قضائے مبرم، لیکن صاحبزادوں نے عرض کی کہ ہم تو اپنے اُستادِ مکرّم کی تقدیر بدلوا کر چھوڑیں گے۔

چنانچہ حضرت مجددؒ صاحب فرماتے ہیں:

فَدَعَوْتُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ فَضْلُكَ غَيْرُ مُقْتَصِرٍ عَلٰی اَحَدٍ اَرْجُوْكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمِيْمِ اَنْ تُجِيْبَ دَعْوَتِيْ فِيْ مَحْوِكِتَابِ الشَّقَاءِ مِنْ نَاصِيَةِ مُلَّا طَاهِرٍ وَاِثْبَاتِ السَّعَادَةِ مَكَانَهٗ كَمَا اَجَبْتَ دَعْوَةَ السَّيِّدِ السَّنَدِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

پس میں نے اللہ سُبحانہ سے دُعا مانگی اور عرض کی اے اللہ تعالےٰ تیری رحمت وسیع اور تیرا فضل ہر ایک پر بے پایاں ہے۔ تیرے فضل وکرم کی اُمید پر عرض کرتا ہوں کہ مُلّا طاہر کی پیشانی پر شقاوت کی جگہ سعادت لکھ دے۔ میری یہ التجا قبول فرما جس طرح سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعاء

لہ قدس سرہٗ العزیز۔

marfat.com

قبول فرمائی۔

فرماتے ہیں جب میں نے دُعا سے فراغت پائی تو ادھر لوح محفوظ سے اور اِدھر مُلّا طاہر کی پیشانی سے بدبخت کا لفظ مٹا کر سعادت کا لفظ لکھا جا رہا تھا۔ (تفسیر مظہری سورہ رعد)

ہم نماز جنازہ کے بعد مل کر میّت کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ اگر اس بیچارے بندے کی تقدیر بُری ہے تو کسی نیک بندے کے صدقے اس کی نجات ہو جائے۔

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

وہابی دیوبندی نجدی کہتے ہیں کہ جنازہ خود دُعا ہے اس کے بعد دُعا نہیں کرنی چاہیے۔

جواب

مشکوٰۃ شریف میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

یعنی افضل دُعا الحمد شریف ہے۔

تم نماز کے بعد دُعا کیوں مانگتے ہو؟ افضل دُعا تو نماز میں مانگ لی۔

marfat.com

باب ۱۹

دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت

در بدر کب تک پھریں خستہ خراب

طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے

خاک ہو جائیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے

یا الٰہی نہ پھرا بے سر و ساماں ہم کو

زیادہ نیکی بہتر ہے

اللہ تعالیٰ کا مُبارک فرمان ہے :

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ (پ۲-ع۷)

پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وُہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(کنز الایمان)

معتبر کُتب میں ہے کہ قبر پر اذان کا جواز یقینی ہے۔ ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے، اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔

قبر میں شیطان کا دخل جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور نکیرین

marfat.com

سوال کرتے ہیں شیطان رجیم وہاں خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے[1]
امام اجل سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا :
اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا سُئِلَ مَنْ رَّبُّکَ تَرَاءٰی لَهُ الشَّیْطٰنُ فَیُشِیْرُ اِلٰی نَفْسِهٖ اَنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَلِهٰذَا وَرَدَ سُوَالُ التَّثْبِیْتِ لَهٗ حِیْنَ یُسْئَلُ ۔
(نوادر الاصول از امام ترمذی)۔
یعنی جب مُردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اسی لیے حکم آیا کہ میّت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دُعا کریں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں کہ وُہ حدیثیں اس کی تائید کرتی ہیں جن میں آیا ہے کہ میّت کو دفن کرتے وقت نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُعا کرتے :
اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّیْطٰنِ ۔
اے اللہ اس میّت کو شیطان سے بچا۔
اگر شیطان کا قبر میں دخل نہ ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا کیوں فرماتے۔

اذان سے شیطان بھاگتا ہے

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ اذان سے شیطان دفع ہوجاتا ہے۔
حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :
اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ ۔
جب مؤذّن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر پیچھے سے ہوا نکالتا ہُوا

[1] العیاذ باللہ تعالیٰ۔

marfat.com

بھاگتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ اذان سے شیطان چھتّیس ۳۶ میل تک بھاگ جاتا ہے۔ اور خود حدیث میں حکم آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وُہ دفع ہو جائے گا۔

لہٰذا قبر پر اذان عین حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ارشاد کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد ہوئی۔

دفن کے بعد قبر پر اَللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر کہنا سُنّت ہے

جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی، نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور ساتھ صحابہ کرام بھی دیر تک سُبحان اللّٰہ سُبحان اللّٰہ پھر اَللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر کہتے رہے۔ صحابہ کرام علیہم الرّضوان کے دریافت کرنے پر حضور عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسّلام نے فرمایا:

لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرُہٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (مشکوٰۃ)

اس نیک مَرد پر قبر تنگ ہُوئی تھی یہاں تک کہ اللّٰہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دُور فرمائی۔

یعنی بار بار سُبحان اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکبر کہنے کی برکت سے میّت پر آسانی ہو گئی۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہُوا کہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے میّت پر آسانی کے لیے بعد دفن کے قبر پر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر بار بار

فرمایا ہے اور یہی کلمہ مبارکہ اذان میں چھ بار آیا ہے تو عین سنّت ہوا اذان میں اس کے ساتھ اور کلماتِ طیبات زائد ہیں۔ اللہ[1] و رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا زیادہ ذکر کرنے سے زیادہ رحمتِ الٰہی کا نزول ہو گا نہ کہ نقصان۔

اذان میں میّت کو کلمہ پاک پڑھنے اور نکیرین کے سوالوں کے صحیح جوابات دینے کی تلقین

حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں:

لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ (احمد، مسلم وغیرہا)

اپنے مُردوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سکھاؤ۔ جو مر رہا ہو وہ مجازاً مُردہ اور جو دفن ہو چکا حقیقتاً مُردہ ہے۔

بے شک اذان میں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین جگہ موجود ہے بلکہ اس کے تمام کلمات جوابِ نکیرین بتاتے ہیں۔

سوال مَنْ رَّبُّکَ کا جواب

اذان کی ابتدا میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور آخر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سُننے سے میّت کو یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔

سوال مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ کا جواب

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول[2] جانتا ہوں۔

سوال مَا دِیْنُکَ کا جواب

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

[1] جل جلالہٗ [2] صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

marfat.com

سے اشارہ ہوگا کہ میرا دین وُہ ہے، جس میں نماز رُکن و ستون ہے کہ :

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

تو بعدِ دفن قبر پر اذان دینا عین ارشاد کی تعمیل ہے۔

قبریں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسُول اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر کہنے سے آگ بُجھتی ہے

حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

اَطْفِؤُا الْحَرِیْقَ بِالتَّکْبِیْرِ۔ آگ کو تکبیر سے بجھاؤ۔ (اَبُو یعلیٰ)

حُضور پُر نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّہٗ یُطْفِئُ النَّارَ۔

(ابن عدی، ابن عساکر)

جب آگ دیکھو اَللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر کا بکثرت ورد کرو وُہ آگ کو بُجھا دیتا ہے۔

چُوں عذابِ قبر آتشِ است و دست شما بآں نمی رسد تکبیر باید گفت تا مُردگان از آتشِ دوزخ خلاص یابند۔ (وسیلۃ النجات)

جب قبر کا عذاب بھی آگ ہے اور تم اسے بُجھا نہیں سکتے تو تکبیر کہو، تاکہ مُردے دوزخ کی آگ سے نجات پائیں۔

دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر دُعا مانگنا سُنّت ہے

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دفنِ میّت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرما کر ارشاد فرماتے :

marfat.com

اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہٗ بِالتَّثَبُّتِ فَاِنَّہٗ الْاٰنَ یُسْأَلُ

یعنی اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دُعار مانگو کہ اب اس سے سوال ہو گا۔

(اَبُوداؤد ، حاکم ، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مُردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی، حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کھڑے ہو کر دُعا کرتے

اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ۔

الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہُوا اور دُنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی سوال کے وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر میں اس پر وُہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔ (سعید بن منصور فی سننہ)

اذان دُعا ہے

مُلّا علی قاری فرماتے ہیں:

کُلُّ دُعَاءٍ ذِکْرٌ وَّکُلُّ ذِکْرٍ دُعَاءٌ۔

ہر دُعا ذکر ہے اور ہر ذکر دُعار ہے۔ (مرقاۃ)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خاص کلمہ اَللّٰہُ اَکبر کو دُعا فرمایا (صحیحین)

پس اذان دُعار ہے اور بلا شبہ دفن کے بعد قبر کے پاس کہنا سُنّت ہے۔

اذان کے سبب دُعا قبول ہوتی ہے

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

فرماتے ہیں :

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ ۔

(ابُوداؤد ۔ حاکم)

دو دُعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفّار سے لڑائی ہو۔

اور فرماتے ہیں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم :

اِذَا نَادَى الْمُنَادِىْ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَآءُ

(ابُویعلیٰ، حاکم، ابُوداؤد)

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں اور دُعا قبُول ہوتی ہے۔

لہٰذا بعد دفن اذان کہنے کے بعد دُعا مانگی جائے تو ضرور قبُول ہوگی۔

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

تیری رحمت اگر شامل ہے یا غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اذان باعثِ مغفرت ہے

حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں :

يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَانِهٖ وَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

(احمد، طبرانی)

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذّن کے لیے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے، اور جس تر و خشک چیز کو اُس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے

marfat.com

والے کے لیے استغفار کرتی ہے۔

مغفور کی دعا زیادہ قابلِ قبول ہے

خود حدیث شریف میں وارد ہے کہ مغفوروں سے دعا منگوانی چاہیے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ

(مسند احمد)

جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے اپنے لیے استغفار کرا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔ پس دفن کے بعد قبر کے پاس کسی نیک آدمی سے اذان کہلوائی جائے تاکہ اس کی بخشش ہو، پھر میت کے لیے دعا کرے تو اس کی دعا میں قبولیت کی زیادہ امید ہے۔

اذان ذکرِ خدا عزوجل اور ذکرِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۙ (پ۲۲-ع۲)

اے ایمان والو اللہ کا ذکر کرو بکثرت ذکر کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ (پ۳۰-ع۱۹)

(اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر

marfat.com

بلند کر دیا۔

(کنز الایمان)

امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض وغیرھما ائمہ کرام[1] اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِىْ فَمَنْ ذَكَرَكَ فَقَدْ ذَكَرَنِىْ

میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا۔ جو تمہارا ذکر کرے وُہ میرا ذکر کرتا ہے۔

لہٰذا حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کا ذکر عین ذکرِ خُدا ہے اور ذکرِ الٰہی سے رحمت نازل ہوتی ہے اور عذاب دُور ہوتا ہے۔

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

مَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (احمد، بیہقی)

کوئی چیز ذکرِ خُدا سے زیادہ عذابِ خُدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔

اور خود اذان کی نسبت حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَا اُذِّنَ فِیْ قَرْیَۃٍ اٰمَنَھَا اللّٰہُ مِنْ عَذَابِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

(طبرانی)

جب کسی بستی میں اذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔ (برابر ہے وُہ بستی زندوں کی ہو یا مُردوں کی)

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں :

حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ

[1] رحمہما اللہ تعالیٰ

marfat.com

عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ۔ (مسلم - ترمذی)

انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے۔

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اُذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ ۔ (احمد، طبرانی)

ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر۔

ہمیں حکم ہے کہ ہم ہر سنگ و درخت کے پاس ذکرِ الٰہی کریں۔ قبرِ مومن کے پتھر کیا اس حکم سے خارج ہیں؟

اذان بے شک ذکرِ خدا ہے۔ پھر خدا جانے ذکرِ خدا سے روکنے کی وجہ کیا ہے؟

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمّت رسول اللہ[۱] کی

اذان سے گھبراہٹ اور پریشانی دُور ہوتی ہے

خود ظاہر اور حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ مُردے کو اس نئے تنگ و تار مکان میں سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے، مگر جس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو، اور اذان سے وحشت دفع ہوتی ہے اور دل کو اطمینان ہوتا ہے کہ وُہ ذکرِ خدا ہے۔ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پ ۱۳ - ع ۱۰)

سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (کنزالایمان)

[۱] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

marfat.com

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :

نَزَلَ اٰدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ علیہ الصلوٰۃ والسلام فَنَادٰى بِالْاَذَانِ ۔ (ابونعیم - ابنِ عساکر)

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنّت سے ہندوستان میں اُترے انہیں گھبراہٹ ہُوئی تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُتر کر اذان دی۔

حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے فرمایا مجھے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے غمگین دیکھا تو ارشاد فرمایا:

يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اِنِّيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا فَمُرْ بَعْضَ اَهْلِكَ يُؤَذِّنُ فِيْ اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ دَرْءٌ لِّلْهَمِّ ۔ (مسند الفردوس)

اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں۔ اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے، اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

مولا علی اور مولا علی تک جس قدر اس حدیث شریف کے راوی ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب نے فرمایا :

فَجَرَّبْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ ۔

میں نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا ۔ (ابن حجر - مرقاۃ)

اگر میّت کے غم و الم اور گھبراہٹ کو دُور کرنے کے لیے بعد دفن قبر پر اذان کہی جائے تو یہ عین ارشاد کے مطابق ہے ۔

لحد میں عشقِ رُخِ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

اعتراض

مانعین اعتراض کرتے ہیں کہ اذان تو نماز کے لیے ہوتی ہے۔ دفن کے بعد قبر پر جو اذان دیتے ہو وہ کون سی نماز کے لیے ہے؟

جواب

وہ نہیں جانتے کہ اذان میں کیا کیا اغراض و منافع ہیں۔ شرعِ مطہر نے نماز کے علاوہ کن جگہوں پر اذان مستحب فرمائی ہے۔ درج ذیل مقامات پر اذان کہنا سُنّت ہے:

نمازِ پنجگانہ کے لیے، بچّہ کے کان میں، آگ لگنے کے وقت، جب جنگ واقع ہو، مسافر کے پیچھے، جنّ کے ظاہر ہونے پر، غصّہ والے پر، جو مسافر کہ راستہ بھول جائے، مرگی والے کے لیے۔

(درِ مختار شامی)

marfat.com

باب ۲۰

ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا ثبوت

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبیؐ[1] اُمّت کا حامی ہے خدا[2] بندوں کا والی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۔ (پ ۲۸ - ع ۴)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (کنز الایمان)

حدیثِ پاک میں دُعا کو عبادت اور عبادت کا مغز فرمایا گیا۔ آیت سے ثابت ہوا کہ زندوں کی عبادت یعنی دُعا سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی ایصالِ ثواب ہے۔

اور **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے:

وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج (پ ۲۴ - ع ۶)

اور (وہ فرشتے) مسلمانوں کی مغفرت (بخشش) مانگتے ہیں۔ (کنز الایمان)

ثابت ہُوا کہ فرشتوں کی عبادت یعنی دُعائے بخشش کا فائدہ مُسلمانوں کو

[1] صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم - [2] جلّ جلالہٗ

marfat.com

پہنچتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتوں کا عقیدہ اہلسنّت وجماعت بریلوی عقیدہ کے موافق ہے کہ وہ ایصالِ ثواب کے قائل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

روشن کر قبرِ بے کسوں کی　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے　　دامانِ خیالِ مصطفائی

احادیثِ مبارکہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

۱- اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ

(مسلم، مشکوٰۃ)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے مگر تین عمل (مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچا رہتا ہے) صدقہ جاریہ اور علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی رہے۔

پتہ چلا مسلمان میت کے لیے مسلمان کا دُعا کرنا اُس میت کو ہمیشہ نفع دیتا ہے۔

۲- مَا الْمَيِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ

marfat.com

الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ - (بیہقی . مشکوٰۃ)

مُردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے۔ وُہ ہمیشہ دُعا کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو پہنچے۔ پس جب اس کو کسی کی دُعا پہنچتی ہے تو دُعا کا پہنچنا اسے دُنیا اور دُنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ زمین کی دُعا سے اہلِ قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و ثواب و رحمت عطا فرماتا ہے۔ اور بے شک زندوں کا تحفہ مُردوں کی طرف یہی ہے کہ ان کے لیے بخشش کی دُعا مانگی جائے۔ ؎

مرقد میں بندوں کو تھپک کر

میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

۳ - حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ :

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْا لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ -

اے اللہ تعالیٰ کے رسول (علیک الصّلوٰۃ والسّلام) ہم اپنے مُردوں کے واسطے صدقہ دیتے رہتے ہیں، (تیجا، ساتا، چالیسواں وغیرہ)، انکے لیے حج کرتے ہیں، ہم ان کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں، کیا یہ انہیں پہنچتا ہے؟

marfat.com

فَقَالَ نَعَمْ اِنَّہٗ لَیَصِلُ وَیَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُھْدِیَ اِلَیْہِ۔

رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں بیشک ضرور پہنچتا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (ٹرے جس میں کھانے وغیرہ رکھے ہوں) پر خوش ہوتا ہے جبکہ اس کو ہدیہ کیا جائے۔

(ابو حفص، مراقی الفلاح شرح نورالایضاح)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ[۱] کو فرماتے سُنا:

مَا مِنْ اَھْلِ مَیِّتٍ یَمُوْتُ مِنْھُمْ مَیِّتٌ فَیَتَصَدَّقُوْنَ عَنْہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِلَّا اَھْدَاھَا لَہٗ جِبْرِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اَھْدَاھَا اِلَیْکَ اَھْلُکَ فَاقْبَلْھَا فَتَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَفْرَحُ بِھَا وَیَسْتَبْشِرُ وَیَحْزَنُ جِیْرَانُہُ الَّذِیْنَ لَا یُھْدٰی اِلَیْھِمْ شَیْءٌ۔ (طبرانی، شرح الصدور)

جب بھی کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے گھر والے اس میّت کی طرف سے صدقہ کرتے رہتے ہیں (تیجہ، ساتا، چالیسواں، سالانہ) تو جبریلِ امین[۲] اس صدقہ کو ایک نُورانی طبق میں رکھ کر میّت کے پاس لے جاتے ہیں، پس قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں، اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ وتحفہ تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا تو اسے قبول کر۔ تو وہ ہدیہ قبر والے کے جسم پہ داخل

[۱] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ [۲] علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

ہو جاتا ہے۔ وُہ اس کو دیکھ کر دل سے بھی خوش ہوتا ہے اور اُوپر سے بھی
اور اس قبر والے کے ہمسائے جنہیں (ان کے گھر والوں، ایصالِ ثواب
کے منکروں کی طرف سے) کوئی ہدیہ ثواب نہیں پہنچتا، غمگین ہوتے ہیں۔

۵- يَا اَصْحَابِیْ لَا تَنْسَوْا اَمْوَاتَكُمْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ خَاصَّةً فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِنَّ اَرْوَاحَهُمْ يَاْتُوْنَ بُيُوْتَهُمْ فَيُنَادِیْ كُلُّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَلْفَ مَرَّةٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اعْطِفُوْا عَلَيْنَا بِدِرْهَمٍ اَوْ بِرَغِيْفٍ اَوْ بِكَسْرَةِ خُبْزٍ اَوْ بِدَعْوَةٍ اَوْ بِقِرَاءَةِ اٰيَةٍ اَوْ بِكِسْوَةٍ كَسَاكُمُ اللّٰهُ مِنْ لِبَاسِ الْجَنَّةِ۔ (رُوح البیان ج ۴)

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اے میرے اصحاب (اے میرے اُمتیو) اپنے مُردوں کو ان کی قبروں میں بھلا نہ دینا خصوصًا رمضان شریف کے مہینے میں۔ اس لیے کہ یقیناً ان کی رُوحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک رُوح اپنے گھر والوں، مردوں، عورتوں کو ہزار مرتبہ پکارتی ہے کہ ہم پر مہربانی کرو ایک درہم (صدقہ کا ثواب) دیکر، یا ایک روٹی صدقہ کرکے، یا روٹی کا ایک ٹکڑا دے کر، یا دُعا کرکے ہم پر مہربانی کرو، یا ایک آیت پڑھ کر (اس کا ثواب ہمیں پہنچا کر) یا ایک کپڑا دے کر ہم پر مہربانی کرو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ جنّت کا لباس پہنائے۔

ثابت ہُوا سُنّی مُسلمانوں مُردوں کو ختم پڑھ کر ہمیشہ ثواب پہنچانا حضور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مُردوں کی رُوحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں۔

۶۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کرکے یہ پڑھا:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ

(مسلم، ابوداؤد)

اے اللہ اس کو میری، اور میری آل اور میری اُمّت کی طرف سے قبول فرما۔ جس کو ایصالِ ثواب کرنا ہو اس کا نام لینا حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سے ثابت ہوا۔

۷۔ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَھَا بِذُنُوْبِھَا وَ تَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِھَا لَا ذُنُوْبَ عَلَیْھَا تُمَحَّصُ عَنْھَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَھَا۔ (طبرانی، شرح الصدور)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمّت اُمّتِ مرحومہ ہے وُہ اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی قبروں میں داخل ہوں گے اور اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ ان پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ مُسلمانوں کی ان کے حق میں بخشش کی دُعا سے ان کے گناہ دُور کر دیئے جائیں گے۔

۸۔ مُسلمان کو ثواب پہنچتا ہے

عاص بن وائل (جو کہ کافر تھا) نے وصیّت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غُلام آزاد کر دیئے جائیں۔ تو اس کے بیٹے ہشّام نے پچاس غُلام آزاد

marfat.com

کر دیئے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ باقی پچاس اس کی طرف سے وُہ آزاد کر دیں۔ کہنے لگے میں تو آزاد نہ کروں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ پُوچھ لوں۔ چنانچہ وُہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یا رسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے باپ نے وصیّت کی تھی کہ اس کی طرف سے سَو غلام آزاد کیے جائیں۔ اور ہشّام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی ہیں تو کیا اس کی طرف سے میں آزاد کر دوں؟ تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

اِنَّہٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ۔

اگر وُہ مُسلمان ہوتا، پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے، یا اسکی طرف سے صدقہ کرتے، یا اس کی طرف سے حج کرتے، یہ سب کچھ اسے پہنچ جاتا

(اَبُو داؤد، مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ کافر کو کوئی صدقہ نفع و نجات نہیں دیتا اور مُسلمان کو مالی اور بدنی ہر قسم کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے۔

marfat.com

باب ۲۱

فاتحہ اور ختم کا ثبوت

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دُودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں دُرود

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ○

(پ ۸ - ع ۱)

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

(کنزالایمان)

مختصر تشریح

اس آیت میں نزول خاص ہے کہ جس جانور کے ذبح کے وقت اللہ تعالےٰ کا نام لیا گیا اسے کھالو وُہ حلال ہے بشرطیکہ ذبح کرنے والا مُسلمان یا اہلِ کتاب ہو۔ لیکن حکمِ عام ہے یعنی جس پاکیزہ چیز پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اسے کھانا جائز ہے۔ لہٰذا تیجہ ساتا، دسواں، چالیسواں سالانہ گیارھویں شریف، بارھویں شریف، شبِ برات وغیرہا کے کھانے جائز ہوتے ہیں کیونکہ ان کھانوں پر قرآن شریف، دُرود شریف ذکر و اذکار پڑھے جاتے ہیں۔

جو انہیں حرام سمجھے وُہ شریعت پہ زیادتی کرتا ہے۔

احادیث شریفہ

۱- مَنْ لَقَّمَ اَخَاهُ لُقْمَةً حُلْوَةً صَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَارَةَ الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رُوح البیان ج ۴)

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا۔

۲- میّت کے لیے صدقہ و خیرات کرنا

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ

یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) امّ سعد یعنی میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے تو ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے؟

قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔

فرمایا، پانی، تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (ابُوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

۳- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہوگئیں تو اُنہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا۔

marfat.com

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میری والدہ کا انتقال ہو گیا، اور میں ان کے پاس موجود نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردوں تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہو گا؟

قَالَ نَعَمْ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں

قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ (بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات و نیاز پر جسے ایصالِ ثواب کرنا ہو اس کا نام لینے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنوئیں اور باغ پر اپنی ماں کا نام لیا۔

۴۔ صدقہ قبر کی آگ کو بجھاتا ہے

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ (طبرانی)

بے شک صدقہ، صدقہ والوں سے قبروں کی گرمی کو بجھاتا ہے۔

۵۔ فاتحہ میں شفا ہے

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (الجامع الصغیر)

الحمد شریف سورہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

۶۔ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

(الجامع الصغیر)

marfat.com

جس نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورۃ ایک بار پڑھی گویا اس نے تیسرا حصہ قرآن پڑھ لیا۔

ہر ختم پر کم از کم تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد سورۃ پڑھی جاتی ہے جس سے پورے ختمِ قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

۷- اِذَا خَتَمَ الْعَبْدُ الْقُرْاٰنَ صَلّٰى عَلَيْهِ عِنْدَ خَتْمِهٖ سِتُّوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ (الجامع الصغیر)

جب بندہ قرآن ختم کرے تو اس کے ختم قرآن کے وقت ساٹھ ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دُعاء کرتے ہیں۔

۸- عِنْدَ كُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ (کنوزالحقائق)

ہر ختم قرآن کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے۔

۹- مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَاَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔ (شرح الصدور)

جو شخص قبروں کے پاس سے گزرا اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورۃ گیارہ بار پڑھی، پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اس بخشنے والے کو مُردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

۱۰- مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنٰتِ کَانُوْا شُفَعَآءَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی ۔ (شرح الصدور)

جو شخص قبرستان جاتے پھر سورۂ فاتحہ اور قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد اور الھٰکم التکاثر پڑھ کر عرض کرے اے اللّٰہ تعالیٰ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب میں نے قبروں والے مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخشا۔ تو وہ قبروں والے تمام مسلمان اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے شفیع بنتے ہیں یعنی سفارش کر کے جنت میں لے جاتے ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے تقویۃ الایمان میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفیع وجیہہ ماننے والے کو مشرک لکھا یہاں سارے قبروں والے شفیع بن رہے ہیں!

۱- کھانا سامنے رکھ کر اس پر کلام پاک پڑھنا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا کہ ایک شخص حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس کے گھر میں ہر شے سے برکت ختم ہو گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَةِ الْکُرْسِیِّ مَا تُلِیَتْ عَلٰی طَعَامٍ وَّلَا اِدَامٍ اِلَّا اَنْمَی اللّٰهُ بَرَکَةَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالْاِدَامِ۔

تُو آیت الکرسی سے کہاں غافل رہا۔ تو جس کھانے اور سالن پر آیت کرسی پڑھے گا اللّٰہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت بڑھا دے گا۔

(تفسیر در منثور از علامہ جلال الدین السیوطی قدس سرہٗ)

marfat.com

اس حدیثِ پاک سے کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن پاک پڑھنا ثابت ہوا کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کا خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا اور بِسْمِ اللّٰہ بھی قرآن ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ ایک نیکی ہے۔ تلاوت دُوسری نیکی ہے۔ نیکی کے ساتھ نیکی ملانا نیکیوں میں اضافہ ہے۔

۱۲- کھانے پر ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا سُنّتِ رسُول ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حدیث شریف میں ہے:

ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یَدَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مِنَ الطَّعَامِ

یعنی رسُول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مُبارک ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمائی: اے اللّٰہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کے گھر والوں کو رحمت اور برکت عطا فرما۔ اس کے بعد رسُول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھانا تناول فرمایا۔ (ابُو داؤد)

کھانے سے پہلے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہوا۔

۱۳- نیک کام کیلئے دن مقرّر کرنا ثابت ہے

نیک کام کے لیے دِن مقرّر کرنا رسُولِ پاک صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صحابہ کرام علیہم الرّضوان کی سنّت ہے۔

کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءَ کُلَّ سَبْتٍ مَاشِیًا وَّرَاکِبًا وَّکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ۔ (بخاری شریف)

marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر ہفتہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۴- كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ۔ (بخاری، مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔

وہابیوں دیوبندیوں کا اعتراض-۱

جس چیز پر غیر خدا کا نام آجائے وُہ حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے:
وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ جس چیز پر اللہ کے غیر کا نام لیا جائے وہ حرام ہے لہٰذا تیجہ، ساتا، چالیسواں، گیارہویں، بارہویں کے ختم کا کھانا حرام ہے۔

جواب

اُهِلَّ ، اِهلَال سے ہے جس کا معنی ہے آواز بلند کرنا۔ ذبح کے وقت آواز بلند کرنے کو بھی اہلال کہتے ہیں۔ آیت کے اس حصّے کا مفہوم یہ ہے کہ جو جانور غیر خُدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر اس سے صرف غیر خُدا کا نام لینا مُراد لیا جائے تو دُنیا میں کوئی شے بھی حلال نہیں رہے گی، جیسے مُسلمانوں کا ملک، سعید کا بکرا، حمید کا کُرتا، نوید کی بیوی وغیرہا جب گنگا کا پانی اور گائے جو مشرکین کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صِرف نسبت کیسے حرام کر دے گی!

اعتراض-۲

سُنیّو! بائیس رجب کو تمہارا کونڈا ہوگا۔
(کونڈا پنجابی میں ہلاکت کو کہتے ہیں)

کیونکہ تم اس تاریخ کو کونڈوں کا ختم دلواتے ہو۔

جواب ،

بخاری شریف کی حدیث ہے :

كَانَ النَّبِيُّ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ -

رسُول پاک علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو حلوہ اور شہد ہمیشہ ہی پسند تھا۔

جس نے نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسندیدہ چیز سے پیار کیا اس کی تو ہوگئی عید ، اسے سو شہید کا درجہ ملا ، اور جس نے رسُول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسند کو ٹھکرایا ، حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی مخالفت کر کے دوزخی بنا کونڈا تو اس کا ہُوا۔

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص کسی مُسلمان کا جائز طریقے سے دل خوش کرے :

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ السُّرُوْرِ مَلَكًا

اس خوشی کا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔

جو موت ، قبر ، حشر ، پُل صراط ہر تکلیف سے بچا کر اسے جنّت میں داخل کرے گا۔ (شرح الصدور)

حلوہ کھلا کر مُسلمانوں کا دل خوش کرنے والے کی نجات کا سامان بن گیا اس کی تو ہوگئی عید - اور جو خود بھی غمگین ہوا۔ ساتھیوں کو بھی غمگین رکھا ، پاکیزہ طیب کھانوں کو حرام کہہ کر خُدا و رسُول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مخالف ہُوا کونڈا اس کا ہُوا۔

marfat.com

اگر دن مقرر کرنا شرک ہے تو مقرر تو تم نے بھی کیا، ہم نے حلوہ پکانے کے لیے مقرر کیا۔ تم نے یہ دن حلوہ نہ پکانے کے لیے مقرر کیا۔ ہم نے حلوہ کھانے کھلانے اور خوشی منانے کے لیے مقرر کیا۔ تم نے نہ کھانے نہ کھلانے اور جلنے کیلئے مقرر کیا۔

لہٰذا دیوبندیو، وہابیو، نجدیو! بتاؤ پھر کونڈا تمہارا ہُوا یا سُنیوں کا؟
وَاللّٰہ تَعَالٰی وَرَسُولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

باب ۲۲

اذان کے اول و آخر دُرود و سلام پڑھنے کا ثبوت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (پ ۲۲ - ع ۴)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو ان پر دُرود اور خُوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ؎

حق دُرودیں تم پہ بھیجے
تم مدام اس کو سراہو

اس آیت میں مُسلمانوں کو صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے۔ کسی قسم کی قید نہیں کہ کس وقت کہاں اور کون سے الفاظ اور صیغوں کے ساتھ عرض کیا جائے۔ جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

دُرِ مختار و ردالمحتار میں ہے:

وَمُسْتَحَبَّۃٌ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ الْاِمْکَانِ۔

marfat.com

اور تمام جائز اوقات میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

علامہ شامی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں اَیْ حَیْثُ لَا مَانِعَ یعنی جہاں کوئی مانع نہ ہو۔ اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے عین مطابق ہے کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ تم ہمیشہ نبی پاک پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔ جب ہمیشہ درود و سلام پڑھنا ثابت ہوا تو پانچ وقت کی اذان کے ساتھ پڑھنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ روکنے والوں کے ذمے لازم ہے کہ وہ منع کے لیے ثبوت لائیں۔ صلاۃ و سلام کا حکم ایمانداروں کیلئے ہے۔ کیونکہ ارشاد ہے یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو درود و سلام نہیں پڑھتے بلکہ اذان کے ساتھ پڑھنے والوں کو روکتے ہیں وہ بھی سچے ہیں کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں داخل نہیں۔ جب اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ صلاۃ و سلام پڑھیں گے۔

احادیثِ مبارکہ میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

درود شریف خیر و برکت اور فضیلت و ثواب کے حصول کا ذریعہ ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلوٰةً۔

بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحَطَّ

marfat.com

عَنْهُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشَرَ دَرَجٰتٍ۔ (الجامع الصغیر)

جو شخص مجھ پر ایک بار درُود بھیجے اللّٰہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔

ہر شان دار کام جو اللّٰہ تعالیٰ کی تعریف اور مجھ پر درُود شریف پڑھنے سے شروع نہ کیا جائے وُہ نامکمّل اور ہر برکت سے خالی ہو گا۔ (الجامع الصغیر)

اذان پڑھنا بھی بہت عزّت والا کام ہے۔ اس کے ساتھ درود شریف نہ پڑھنا برکت سے محرومی ہو گی۔

ہر عمل درُود شریف کے ساتھ مقبُول ہوتا ہے

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْاَعْمَالُ مَوْقُوْفَةٌ وَّالدَّعْوَاتُ مَحْبُوْسَةٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔ (جوہرہ نیرہ، مراقی الفلاح)

تمام اعمال ٹھہرے رہتے ہیں اور تمام دُعائیں رُکی رہتی ہیں یہانتک کہ ان کے اوّل آخر مجھ پر درُود شریف پڑھا جائے۔ یعنی تمام اعمال اور دُعائیں اس وقت قبُول ہوتے ہیں جب ان کے اوّل آخر درُود شریف پڑھا جائے بے شک اذان بھی ایک عمل ہے تو جب تک اذان کے اوّل آخر درود پاک نہ پڑھا جائے اذان بھی مقبُول نہ ہو گی۔

marfat.com

ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے ایک ایسا عمل ارشاد فرمایئے جس کی وجہ سے میں جنّت میں چلا جاؤں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا كُنْ مُؤَذِّنَ قَوْمِكَ يَجْمَعُوا بِكَ صَلَاتَهُمْ اپنی قوم کا (فی سبیل اللہ) مؤذن بن، تیرے وسیلے سے وُہ اپنی نماز کیلئے جمع ہوں۔ عرض کی یا رسُول اللہ علیک الصّلوٰۃُ والسّلام اگر میں ایسا نہ کر سکوں۔

فرمایا، كُنْ اِمَامَ قَوْمِكَ يُقِيْمُوا بِكَ صَلَاتَهُمْ۔ اپنی قوم کا فی سبیل اللہ امام بن، تیرے سبب وُہ اپنی نماز قائم کریں۔ عرض کی اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں، فرمایا: فَعَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ تو (سُنّی پابندِ شرع امام کے پیچھے) پہلی صف میں نماز پڑھا کر۔ (تنبیہ الغافلین)

جب اذان کی برکت سے جنّت مل رہی ہے تو یہ بہت بڑا عمل ہُوا، اور اس کے اوّل و آخر دُرود شریف پڑھنا حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے ارشاد کے عین مطابق ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ کا اعتراض۔ ۱

صحابہ و اہلبیت کرام علیہم الرضوان اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھتے تھے، تم نے یہ نیا کام شروع کیا ہے۔ یہ بدعت ہے۔

الجواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ (پ ۲۶ - ع ۱۴)

marfat.com

اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

(کنزالایمان)

عام مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ضروری ہے، صحابہ و اہلبیتِ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں ہزاروں درجہ بڑھ کر نیک گمان رکھنا ضروری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تمام اعمال درُود شریف کے ساتھ مقبول اور بابرکت ہوتے ہیں۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے اعمال اور دُعاؤں کے اوّل و آخر درُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اذان بھی ایک عمل ہے۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اذان کے اوّل، آخر درُود شریف پڑھ کر ضرور قبول کرواتے تھے۔ ان کے بارے میں بدگمانی رکھنا کہ وہ اذان کے ساتھ درُود شریف نہیں پڑھتے تھے، حرام ہے۔ ؎

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درُود

غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

اعتراض ۲

نماز والا درُود شریف افضل ہے وہ اذان کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

الجواب

معترضین کو اصل دُشمنی اور ناراضگی تو صیغۂ حاضر اور ندا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اس سے بچنے کے لیے طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں۔ نماز والے درُودِ پاک کو افضل کہتے ہیں لیکن نماز والا سلام جو بصیغۂ خطاب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اسے افضل نہیں کہتے!

marfat.com

مسلمانوں کو حکمِ الٰہی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود اور سلام بھیجیں درودِ ابراہیمی جو کہ نماز کے اندر پڑھا جاتا ہے، صرف صلاۃ درود شریف ہے سلام نہیں۔ یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہوگی۔ نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ تشہّد میں سلام پہلے عرض کرلیا جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ جو ہم پڑھتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اس میں درود بھی ہے اور سلام بھی۔ صَلُّوْا سے نکالا اَلصَّلٰوۃُ اور سَلِّمُوْا سے وَالسَّلَامُ اور یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بھی قرآنِ پاک کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَاٰدَمُ، یَا نُوْحُ، یَا دَاوٗدُ، یَا مُوْسٰی، یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ، یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ[1] یہ کلمات قیامت تک ایسے ہی پڑھے جائیں گے۔ جو شخص یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) کا منکر ہے وہ نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت نہیں رکھتا اور جو نبیِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے محبّت نہ رکھے وہ ایمان دار نہیں کیونکہ محبّتِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام ایمان ہے۔

اعتراض ۲

یہ خود ساختہ درود ہے پہلے تو کبھی نہیں سُنا۔

الجواب

صلاۃ و سلام والی آیت ہم نے نہیں بنائی قرآنِ پاک میں ہے۔ مخالفو! تم غلط کہتے ہو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

[1] علیہم الصّلوٰۃ والسّلام

marfat.com

کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے تھے :

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ (نسیم الریاض ج ۲)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکہ شریف سے باہر گیا،

فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تو جو بھی پہاڑ اور درخت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آتا، وُہ عرض کرتا :

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ترمذی، مشکوٰۃ)

جو شخص صلاۃ و سلام نہ پڑھے وُہ پہاڑ اور درختوں سے بھی گیا گزرا ہے، بدتر ہے۔

اعتراض نمبر ۴

اذان کے ساتھ صلاۃ و سلام چند سالوں سے سُن رہے ہیں، یہ بریلویوں کی نئی ایجاد ہے۔

الجواب

اذان کے اوّل و آخر درُود و سلام سے انکار بھی ہم چند سالوں سے سُن رہے ہیں۔ کئی سو سال پہلے انکار کسی نے نہیں کیا۔ تم نجدی وہابی دیوبندی نئے پیدا ہوئے ہو جو صلاۃ و سلام سے روکتے ہو جو کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام کا وظیفہ ہے اور مُسلمانوں کو حکم ہے کہ

marfat.com

ہمیشہ پڑھو۔

سُلطان عادل صلاح الدّین اَیوُّبی علیہ الرّحمہ نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دورِ حکومت میں حکم جاری کیا کہ اذان کے ساتھ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھا جائے۔ سلطان موصُوف خود بھی بہت بڑے عالمِ دین تھے اور کئی سو سال کے عرصہ میں ائمہ و بزرگانِ دین نے اس کا انکار نہیں کیا بلکہ تائید فرمائی۔

درِ مختار، ردا لمحتار، النہر الفائق، القول البدیع، طحطاوی وغیرہا کُتب میں ہے کہ اذان کے ساتھ صلاۃ وسلام بدعتِ حسنہ (اچھّا نیا کام) اور کارِ ثواب ہے۔

اعتراض نمبر ۵

چلو پڑھ لیا کرو ذرا آہستہ پڑھا کرو۔

الجواب

اذان کے اوّل و آخر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام سُنّیوں کی پہچان اور نشانی ہو چکا ہے۔ جب کسی نیک عمل سے مانعین روکنے لگیں تو اس وقت مُسلمانوں پر لازم ہوتا ہے کہ وُہ نیکی سے منع کرنے والوں کی بات نہ مانیں بلکہ اس کارِ خیر کی پابندی کریں۔ لہٰذا ہم اذان کے ساتھ ضرور بلند آواز صلوٰۃ و سلام پڑھیں گے۔

حُضور سَرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّجَھَرَ بِھَا شَہِدَ لَہٗ کُلُّ حَجَرٍ وَّمَدَرٍ

marfat.com

وَّرَطْبٍ وَّیَابِسٍ۔

جس نے مجھ پر بلند آواز سے درُود پڑھا، ہر پتھّر اور ڈھیلا اور تر اور خشک اس کے حق میں گواہی دے گا۔ (الحاوی للفتاوٰی للسیوطی رحمہ اللہ تعالٰی)

سُنّی نے تو بلند آواز سے سپیکر میں درُود پاک پڑھا تو اس کے لیے اربوں کھربوں جنّتی ہونے کے گواہ بن گئے لیکن نجدی وہابی دیوبندی نے دُنیا کے ہر اعلان کو سپیکر پر جائز قرار دیا لیکن درُود سے درد ہُوا اور اپنے جنّتی ہونے کا کوئی گواہ نہ بنا سکا۔ قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔ ؎

رَبِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درُود
حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

باب ۲۳

انگوٹھے چومنے کا ثبوت

وہی آنکھ جو ان کا منہ تکے وہی لب جو محو ہوں نعت کے
وہی سر جو ان کے لیے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۠ (پ ۵ - ع ۱۴)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اسکے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنزالایمان)

حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک اذان میں سن کر انگوٹھے یا شہادت کی انگلیاں چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحب اور باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر بہت زیادہ دلائل موجود ہیں۔ اگر کوئی دلیل نہ بھی ہو تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا جواز کے لیے دلیل کافی ہے۔

انگوٹھے چومنے کے متعلق سیّدنا صدیقِ اکبر سیّدنا امام حسن اور سیّدنا خضر علیہم الرضوان

marfat.com

سے احادیث مروی ہیں:

۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جب انہوں نے مؤذن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کہتے سنا تو یہ پڑھا:

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نَبِیًّا ط

اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے نیچے کی جانب سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

جو شخص ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (المقاصد الحسنہ از علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

۲۔ حضرت سیدنا خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص مؤذن سے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سن کر کہے:

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْھَامَیْہِ وَیَجْعَلُھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا۔

پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں

(المقاصد الحسنہ من موجبات الرحمۃ)

۳۔ حضرت سیدنا امام حسن علیٰ جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

marfat.com

جو شخص مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سُن کر یہ دُعا پڑھے :

مَرْحَبًا بِحَبِيْبِىْ وَ قُرَّةِ عَيْنِىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وَيُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ ۔

اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو، اور نہ آنکھیں دُکھیں۔ (المقاصد الحسنہ)

۴- رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِىْ فِى الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِىْ صُفُوْفِ الْقِيٰمَةِ وَ قَائِدُهٗ اِلَى الْجَنَّةِ ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص میرا نام اذان میں سُنے اور اپنے انگوٹھے (چُوم کر) آنکھوں پر رکھے تو میں اسے قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جاؤنگا۔

(صلوٰۃ مسعودی ج ۲)

آنکھوں کا تارا نامِ محمّد
دل کا اُجالا نامِ محمّد
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

۵- شرح نقایہ میں ہے :

خبردار ہو بے شک مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُنے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے اور دُوسری بار قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے پھر انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر

marfat.com

کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ط
فَاِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ لَہٗ قَائِدًا اِلَی الْجَنَّۃِ۔
تو نبیِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پیچھے پیچھے اسے جنّت میں لے جائینگے۔
ایسا ہی کنز العباد میں ہے۔

۶۔ جب حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جنّت میں حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی زیارت کے مشتاق ہوئے تو اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا رُخِ پُر نور حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثلِ آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگایا۔ پس یہ سُنّت ان کی اولاد میں جاری ہُوئی۔ پھر جب جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کو یہ قصّہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ اسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا۔

جو شخص اذان میں میرا نام سُنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگائے وُہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (روح البیان جلد ۴)

اعتراض

انگوٹھے چوُمنے والی حدیث صحیح نہیں لہٰذا اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے

جواب

صحتِ حدیث کے انکار سے اس کے حسن ہونے کی نفی نہیں ہوتی پھر

marfat.com

اسے محض باطل اور موضوع ٹھہرانا تو سراسر جہالت ہے۔ صحیح اور موضوع کے وسط میں بہت اقسام حدیث ہیں۔ اگر حدیث ضعیف بھی ہو فضائل اعمال میں معتبر ہے۔

فتح المبین مؤلفہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ۔

یعنی تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے دعائیں پڑھنا، وضو میں گردن کا مسح کرنا اور نماز اوابین کا ثبوت ضعیف حدیثوں سے ہے، مگر فقہا انہیں مستحب لکھتے ہیں۔ وہابی دیوبندی بھی ان اعمال میں کوشش کرتے ہیں اس وقت انہیں ضعیف حدیث مضر نہیں ہوتی لیکن حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیارا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز اور شرک بتاتے ہیں۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں:

قُلتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَی الصِّدِّیْقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فَیَکْفِیْ لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

marfat.com

میں نے کہا اور جب اس حدیث کا رفع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہوا تو اس کا ثبوت عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین[1] کی سنت لازم ہے۔

اعتراض

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انگوٹھوں کے ناخنوں میں دیکھ کر چوما تھا تو تم کونسا نور دیکھتے ہو جو چومتے ہو۔ چومنے کی جو وجہ وہاں تھی یہاں نہیں ہے۔

جواب

سعی، رمی اور رمل میں جو وجہ وہاں تھی یہاں نہیں ہے۔ آج تم حج میں یہ کام کیوں کرتے ہو۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑی تھیں۔ اب کہاں پانی کی تلاش ہے؟ تم حج میں صفا و مروہ کے درمیان کیوں دوڑتے ہو؟

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تین جگہ شیطان کو کنکر مارے۔ تم اب وہاں کنکر کیوں مارتے ہو کیا آپ کو شیطان دھوکا دیتا نظر آتا ہے؟

کفارِ مکہ پر قوت کے اظہار کے لیے مسلمانوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ طواف میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلو۔ اب طواف قدوم میں مرد رمل کیوں کرتے ہیں؟ یعنی اکڑ کر کیوں چلتے ہیں؟

[1] علیہم الرضوان

marfat.com

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے بعض عمل ایسے مقبول ہو جاتے ہیں کہ ان کی یادگار باقی رکھی جاتی ہے اگرچہ وہ ضرورت باقی نہ رہے یہاں بھی حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی یادگار قائم رکھنے کے لیے ہم انگوٹھے چومتے ہیں۔ اگرچہ ہمیں نور نظر نہیں آتا۔ نیز حضرت آدم و حضرت حوا علیہما الصّلوٰۃ والسّلام جب جنّت سے باہر تشریف لائے تو جنّتی لباس اُتار لیا گیا صرف ناخنوں میں جنّتی لباس رہ گیا ہم اس لیے بھی ناخن چومتے ہیں کہ ہو سکتا ہے جنّتی لباس چومنے کی برکت سے جنّت مل جائے۔

آنکھوں کا تارا نامِ محمّد

دل کا اُجالا نامِ محمّد

پُوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا

میں یہ کہوں گا نامِ محمّد

(صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)۔

marfat.com

باب ۲۴

نماز کے متعلّق ضروری مسائل

امام کے پیچھے قرآت منع ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

(پ ۹ - ع ۱۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سُنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرآت کرنا منع ہے۔ خواہ امام بلند آواز سے قرآت کرے یا آہستہ۔ اگر مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہوتا تو رکوع میں مل جانے سے اس کو رکعت نہ ملتی۔

احادیثِ شریفہ

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔ (نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

۲- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَآءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَآءَۃٌ۔ (ابن ماجہ۔ درمنثور)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا گیا، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

علّامہ عینی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شرح بخاری میں فرمایا کہ اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان میں حضرت علی، ابن عبد اللہ، ابن عمر، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابنِ عباس اور انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں۔ اور اسّی صحابہ کرام نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں

۳- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ کَفَتْہُ قِرَآءَتُہٗ۔

جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے۔

(مؤطا امام محمد)

۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَاْ فِیْھَا بِاُمِّ الْکِتٰبِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

جس نے رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز

marfat.com

نہ ہوئی مگر امام کے پیچھے ہو تو (بغیر فاتحہ) ہو جائے گی۔

(موطا امام مالک، ترمذی، طحاوی)

۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَیۡتَ الَّذِیۡ یَقۡرَاُ خَلۡفَ الۡاِمَامِ مُلِئَ فُوۡہُ تُرَابًا۔

کاش امام کے پیچھے قرأت کرنے والے شخص کے منہ میں مٹی بھر دی جائے

(طحاوی عمدۃ القاری)

چند احادیث درج کی گئیں، اور بھی بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ مقتدی کو قرأت منع ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر، خواجہ عثمان ہارونی، حضرت بہاؤ الدین نقشبند بخاری حضرت عبدالحق محدث دہلوی اور مجددِ دین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ کر ولی بن گئے تو جو ان کی مخالفت کرے وہ کامیاب کیسے ہو گا۔

آمین آہستہ کہنا چاہیے

آمین دعا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُکُمَا (پ ۱۱- ع ۱۴)

تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

تفاسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا مانگ رہے تھے،

marfat.com

اور حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین کہہ رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے دَعْوَتُکُمَا فرمایا یعنی تم دونوں کی دعاء، ثابت ہوا آمین کہنا دعاء ہے۔

قَالَ عَطَآءٌ اٰمِیْن دُعَآءٌ ۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آمین دعاء ہے۔ (بخاری شریف)

دعاء آہستہ ہونی چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۚ (پ ۸ - ع ۱۴)

اپنے رب سے دعاء کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔ بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں (کنزالایمان)

احادیثِ مبارکہ

۱- حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْن فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ کہے تو تم آمین کہو۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم، ابُوداؤد)

marfat.com

فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں۔ہم نے ان کی آمین آج تک نہیں سنی۔ ان کی موافقت اسی وقت ہوگی جب ہم آہستہ آمین کہیں گے۔ وہابی چیخ کر آمین کہتے ہیں وہ فرشتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت علقمہ[1] بن وائل اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پر پہنچے قَالَ اٰمِیْنَ وَاخْفٰی بِهَا صَوْتَہٗ آپ نے آمین کہا اور آمین کے ساتھ اپنی آواز مبارک آہستہ فرمائی

(ترمذی، بیہقی، دارقطنی)

۳۔ حضرت ابراہیم نخعی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

اَرْبَعٌ یُخْفِیْهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

امام چار چیزوں کو آہستہ پڑھے، (۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (۳) آمین (۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔ (ابن جریر، کنز العمال)

رفع یدین منع ہے

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نماز میں تکبیرِ اولیٰ کے علاوہ رفع یدین کرنا منع ہے۔ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کرنے والی حدیثیں منسوخ ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں:

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

اِنَّہٗ کَانَ فِی بَدْءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ ۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری)

یعنی رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

حدیث ۱

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ ۔ (طحاوی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرمانے کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے۔ پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ فرماتے۔

حدیث ۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ۔ (نسائی، ابو داؤد، ترمذی)

کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھوں! پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی تو صرف ایک بار (شروع نماز میں) ہاتھ اُٹھائے۔ یعنی شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔

یہ دیکھ کر کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ۔

marfat.com

حدیث ۳

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں :

اِنَّ الْعَشَرَۃَ الْمُبَشَّرَۃَ مَاکَانُوْا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلَّا فِیْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ۔ (النہایہ والکفایہ)

بے شک عشرہ مبشرہ علیہم الرضوان رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر نماز شروع کرتے وقت ۔

عشرہ مبشرہ وُہ دس صحابہ علیہم الرضوان ہیں جنہیں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جنّتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی :

۱۔ حضرت اَبُوبکر صدّیق ۲۔ حضرت عُمر فارُوق ۳۔ حضرت عثمان غنی ۴۔ حضرت علی مرتضیٰ ۵۔ حضرت طلحہ ۶۔ حضرت زبیر ۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ۹۔ حضرت سعید بن زید ۱۰۔ حضرت اَبُوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

وُہ دسوں جن کو جنّت کا مژدہ ملا

اس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حدیث ۴

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو مسجدِ حرام میں نماز پڑھتے دیکھا اور وُہ رکوُع میں جاتے اور رکوُع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرتا تھا تو آپ نے فرمایا :

لَا تَفْعَلْ اِنَّہٗ شَیْءٌ قَدْ تَرَکَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

marfat.com

بَعْدَ مَا فَعَلَهٗ ۔

ایسا نہ کرو ، بے شک یہ ایسا فعل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے کیا بعد میں چھوڑ دیا۔ (نہایہ)

یادِ رُخ میں آہیں کرکے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

۱۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا

(پ ۲ - ع ۹)

تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ ۔ (کنز الایمان)

۲۔ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ (پ ۵ - ع ۱۲)

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو (فوراً) اللہ کی یاد کرو (ذکر کرو) (کنز الایمان)

لہٰذا فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ شریف یا دُرود پاک پڑھنا جائز بلکہ بہتر ہے۔

یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔

marfat.com

حدیث ۱

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ الخ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ الخ (مسلم، مشکوٰۃ)

لہٰذا فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

حدیث ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بے شک فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانِ برکت نشان میں جاری تھا۔ (مسلم شریف)

حدیث ۳

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بِالتَّكْبِيْرِ

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اللہ اکبر کہنے،

marfat.com

(بلند آواز سے ذکر کرنے) سے معلوم کرتا تھا۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

قَالَ عَیَاضٌ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ لَمْ یَحْضُرِ الْجَمَاعَۃَ لِاَنَّہٗ کَانَ صَغِیْرًا مِمَّنْ لَّا یُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (لمعات شرح مشکوٰۃ)

عیاض نے فرمایا کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے کیونکہ آپ بچّے تھے جماعت کی پابندی نہیں کر سکتے تھے۔

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وُہ یوں ہُوا کہ یوں
(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

اعتراض

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے کئی نمازیوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے، اس لیے یہ ذکر ناجائز ہے۔

جواب

جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی غلطی اسی کی ہے نہ کہ ذکر کرنے والوں کی۔ وُہ تو اپنے وقت پر سُنّت کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔ خلل اس صُورت میں منع ہے کہ پہلے سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کے پاس آکر بلند آواز سے ذکر کرنا شروع کر دیا جائے۔ ایک تارکِ جماعت کے لیے پُوری جماعت کی سُنّت چھُڑوانا کہاں کی عقلمندی ہے!

اذان، اقامت، درس، وعظ اور تکبیراتِ تشریق سے کئی لوگوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے تو کیا ان کی خاطر یہ کام چھوڑ دیئے جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ سُنّت واجب اپنے وقت پر ہوں گے۔ بے وقت آنے والوں کو تنبیہ ہو گی کہ وُہ

marfat.com

وقت پر آئیں۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مرد ک کہ ہوں امت رسول اللہ کی
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

نماز میں سپیکر لگانا ناجائز ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ○

(پ ۱۵۔ ع ۱۲)

اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔ (کنزالایمان)

نماز میں سپیکر کا استعمال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی نافرمانی ہے کیونکہ سپیکر میں آواز زیادہ بلند ہو جاتی ہے جو کہ نماز میں ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی نماز بہت بلند آواز سے نہ پڑھو سپیکر لگانے والا کہتا ہے' اے اللہ تعالیٰ تیرا فرمان میں نہیں مانتا میں بلند آواز سے سپیکر لگا کر پڑھوں گا۔ اس سے ایمان ضائع ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی تکذیب ہے

نماز میں مکبّر بنانا سُنّت ہے

بخاری و مسلم میں ہے:

يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ

یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

لوگوں کو تکبیریں سُنا رہے تھے۔

مکبّر کے لیے ضروری ہے کہ وُہ مُکلّف (عاقل و بالغ)، پرہیزگار اور نماز میں شریک ہو۔ سپیکر میں ان میں سے کوئی صفت بھی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا جو سپیکر کی آواز پر نماز پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی۔ کیونکہ سپیکر بے نماز ہے۔ بے نماز کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

نماز میں سپیکر لگانا بدعتِ سیئہ ہے

جس نئے نیک کام کی اصل شریعت میں موجود ہو اسے بدعتِ حسنہ کہتے ہیں۔ اس سے شریعت وسُنّت کو مضبُوطی حاصل ہوتی ہے جیسے اذان کے ساتھ صلاۃ وسلام پڑھنا۔

اور جو نیا کام سُنّت کے خلاف ہو اور نیکی سمجھ کر کیا جائے اسے بدعتِ سیئہ کہتے ہیں۔ اس سے سُنّت کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ سپیکر کے ذریعے نماز پڑھانا کتاب وسُنّت کے خلاف ہے لہٰذا یہ بدعتِ سیئہ ہے۔

خیر و برکت بڑے علماء کے ساتھ ہے

حُضور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ اَھْلِ الْعِلْمِ (کنوز الحقائق)

برکت تمہارے بڑے علماء کرام کے ساتھ ہے۔

مفتیٔ اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت صدرالافاضل، صدرالشریعۃ، محدّثِ کچھوچھہ شریف، ملک العلماء محمّد ظفرالدّین بہاری، مفتی احمد یار خاں نعیمی قطبِ عالم محدّثِ اعظم پاکستان علامہ محمّد سردار احمد، مفتیٔ اعظم پاکستان سیّد ابُوالبرکات، علامہ

marfat.com

مُحمّد عبدالغفور ہزاروی ، محدّث امروہوی علاّمہ مُحمّد خلیل کاظمی ، صاحبزادہ سیّد جماعت علی شاہ سیّد مُحمّد حُسین ، مناظرِ اسلام مولانا مُحمّد عمر اچھروی وغیرہم اکابر علماء نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو ناجائز فرماتے ہیں۔

(رَحِمَهُمْ وَنَفَعَنَا اللهُ تَعَالٰی بِبَرَكَاتِهِمْ)

بیٹھ کر اقامت سُننے کا مسئلہ

اقامت میں مقتدی اور امام کو حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر کھڑا ہونا مستحب اور اس سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

حدیث

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ

وَكَانَ اَنَسٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَبِهٖ قَالَ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

(نووی شرح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہتا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ اللہ تعالیٰ یَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

(فتح الباری)

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے۔

شروعِ اقامت میں کھڑا ہونا مکروہ ہے

وَفِی الْمُصَنَّفِ کَرِہَ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ اَنْ یَقُوْمَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ (عینی شرح بخاری)

مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکبر کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنے سے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے۔

وَاِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِی الْاِقَامَۃِ وَدَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَاِنَّہٗ یَقْعُدُ وَلَا یَنْتَظِرُ قَائِمًا فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ کَمَا فِی الْمُضْمَرَاتِ قہستانی وَیُفْھَمُ مِنْہُ کَرَاھَۃُ الْقِیَامِ اِبْتِدَاءَ الْاِقَامَۃِ وَالنَّاسُ عَنْہُ غٰفِلُوْنَ۔ (طحطاوی)۔

جب اقامت کہنے والا اقامت شروع کرے اور کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیشک وہ بیٹھ جائے اور کھڑے ہو کر انتظار نہ کرے کیوں کہ یقیناً یہ مکروہ ہے جیسے مضمرات میں ہے۔ قہستانی نے اسے ذکر کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

کنزالدقائق، نورالایضاح، تنویرالابصار، درمختار و شامی وغیرہا کتب میں بھی تصریح موجود ہے کہ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کھڑا ہونا مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و رسولہ الاعلیٰ اعلم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

marfat.com

تراویح بیس رکعت سنّت ہیں،

سُنّتِ حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِی رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ۔

بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم رمضان شریف میں ہمیشہ بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے وتر کے علاوہ۔ (طبرانی، بیہقی)

سُنّتِ صحابہ علیہم الرضوان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرِ (بیہقی باسناد صحیح)

ہم (صحابہ علیہم الرضوان) حضرت عمر فاروق[1] کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعَا الْقُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ وَاَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُوْتِرُ بِهِمْ۔ (بیہقی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے، بیس رکعتیں پڑھاؤ۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com

كَانَ (عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس۲۰ رکعت (تراویح) اور تین۳ وتر پڑھتے تھے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری)

اجماعِ اُمّت

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں:

فَصَارَ اِجْمَاعًا لِمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَعَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

بیس۲۰ رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی، صحابہ کرام اور سارے مسلمان حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں بیس۲۰ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

ترمذی شریف میں ہے:

وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِ مَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

اور اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے جو حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے یعنی بیس۲۰ رکعت تراویح اور یہ ہی سفیان ثوری ابنِ مبارک اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فرمان ہے اور امام شافعی[1] نے فرمایا کہ ہم نے مکہ والوں کو بیس۲۰ رکعت تراویح

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

پڑھتے پایا۔ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں اب بھی بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ وہاں نجدی وہابی بھی بیس۲۰ رکعت ہی پڑھتے ہیں۔ یہاں کے وہابی آٹھ تراویح پڑھ کر اپنے بڑے وہابیوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ بیس۲۰ رکعت تراویح کو شرک و بدعت بتاتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ پہلے اپنے بڑوں پر مشرک و بدعتی ہونے کا فتویٰ لگائیں پھر ہم سے بات کریں۔

بیس۲۰ رکعت تراویح عقل کے مطابق ہیں

۱۔ تراویح، ترویحۃ کی جمع ہے۔ ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھ کر راحت کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر تراویح آٹھ رکعت ہوں تو بیچ میں ایک ترویحہ ہو گا۔ اس صورت میں ان کا نام ترویحہ یا ترویحتان ہونا چاہیے۔ جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔ لہٰذا تراویح بیس۲۰ رکعتیں ہیں۔ آٹھ رکعتوں کو تراویح کہنا ہی غلط ہے۔

۲۔ قرآن پاک کے رکوعوں کی تعداد سے بیس۲۰ رکعت تراویح کی نشاندہی ہوتی ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان جتنی آیات پڑھ کر رکوع کرتے تھے وہاں رکوع کا نشان لگایا گیا۔ روزانہ بیس۲۰ رکوع اور ستائیسویں شب ۵۴۰ رکوع ہوتے ہیں۔ آٹھ رکعت کے حساب سے (۸ × ۲۷) دو سو سولہ (۲۱۶) رکوع بنتے ہیں۔

۳۔ دن رات میں بیس۲۰ رکعت فرض و واجب ہیں۔ سترہ۱۷ رکعتیں فرض اور تین رکعت وتر واجب۔ رمضان المبارک میں بیس۲۰ رکعت تراویح ان رکعات کی تکمیل کے لیے ہیں۔

ترمذی شریف میں ہے، فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرَائِضِ۔

marfat.com

یعنی فرائض میں سے جو کم ہوں گے وہ سنّتوں اور نوافل سے پورے کر دیئے جائیں گے۔

وہابیوں اہلحدیثوں کے نزدیک آٹھ رکعت تراویح والی حدیث

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَافِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً۔ (بخاری شریف)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اہلحدیث وہابی کہتے ہیں اس حدیث سے آٹھ تراویح ثابت ہوتی ہیں۔

الجواب

نام اہلحدیث اور حدیث سے بالکل جاہل ہیں۔

اس حدیث میں نمازِ تہجّد کا ذکر ہے نہ کہ نمازِ تراویح کا۔ اسی لیے ترمذی نے اسے باب صلاۃ اللیل یعنی تہجد کے باب میں ذکر کیا۔ اس حدیث شریف میں گیارہ رکعت پر ہمیشگی ثابت ہے یعنی آٹھ رکعت تہجد کے نفل اور تین وتر۔

وہابی اس حدیث سے آٹھ تراویح ثابت کرتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ پورا سال ہی آٹھ تراویح پڑھا کریں۔ صرف ایک مہینہ رمضان شریف میں پڑھتے ہیں باقی گیارہ مہینے کیوں نہیں پڑھتے؟ حالانکہ حدیث شریف میں تو پورے سال کا ذکر ہے۔

اسی حدیث شریف میں تین وتروں کا ثبوت بھی ہے۔ وہابی ایک

marfat.com

وتر پڑھتے ہیں۔ آدھی حدیث پر ایمان ہے اور آدھی کا انکار۔

اگر اس حدیث سے آٹھ تراویح ثابت ہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس تراویح کا حکم کیوں دیا اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ حکم کیوں قبول کیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی انہیں منع نہ فرمایا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حدیث کا زیادہ علم تھا یا نجدیوں وہابیوں کو۔

اِنَّ الْوَھَابِیَّۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۔

معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح سنّتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور سنّتِ صحابہ[1] اور عامۃ المسلمین کا طریقہ ہے۔ آٹھ رکعت تراویح خلافِ سنّت ہے۔

[1] علیہم الرضوان۔

باب ۲۵

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چالیس احادیثِ مبارکہ

چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقِیْہًا عَالِمًا۔ (کنزالعمال)

جو کوئی شخص (مسلمان) میری اُمّت کے لیے اس کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ عالم کی صورت میں اُٹھائے گا۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے:

کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں چالیس حدیثیں یاد کرنے والے اپنے اُمّتی کا قیامت کے دن شفیع اور گواہ ہوں گا۔ ؎

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

سُنّتِ حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا درجہ ملتا ہے

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (مشکوٰۃ شریف)

جو کوئی شخص میری اُمّت کے بگاڑ (جہالت و گمراہی کے غلبہ) کے وقت میری سُنّت پر عمل کرے اسے سَو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔

اُس کی رحمت ان کا صدقہ

دیتا وُہ ہے دلاتے یہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)۔

سنّت کے متعلّق چالیس حدیثیں درج کی جاتی ہیں تاکہ یاد کر کے ان پر عمل کیا جائے:

۱۔ تین کام کرنے سے جنّت میں داخلہ

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (الجامع الصغیر از علامہ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

جو شخص حلال روزی کھائے اور سُنّت پر عمل کرے اور لوگ اسکی شرارتوں سے محفوظ رہیں وُہ جنّت میں داخل ہوگا۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

marfat.com

۲- ابدال کی تین نشانیاں

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ. اَلرِّضَا بِالْقَضَا وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَالْغَضَبُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

(دیلمی ، الجامع الصغیر)

جس شخص میں تین صفات پائی جائیں تو وہ ابدال ہے : (۱) تقدیر پر راضی رہنا ۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو حرام کیا ان سے باز رہنا ۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرنا ۔ ؎

ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جائیے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)
ناتوانو کچھ تو ہمت کیجیے

۳- مفید کلام

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ كُلُّهٗ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (ترمذی، الجامع الصغیر)

انسان کا بولنا اس کے لیے نقصان دہ ہے، فائدہ مند نہیں، مگر (یہ باتیں نفع والی ہیں) نیکی کا حکم کرنا ، برائی سے منع کرنا، اور اللہ عزّوجلّ کا ذکر کرنا ۔ ؎

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۴- بُرائی دیکھ کر کیا کیا جائے

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم مجالس السُّنیہ)

تم میں سے جو کوئی شخص بُرائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے بُرائی ختم کر دے۔ اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان سے روکے، اگر زبان سے منع کرنے کی ہمت نہ ہو تو بُرائی کو دل سے بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیدا کب تک دباتے جائیں گے

۵- بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنے کا فائدہ

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مُبارک فرمان ہے:

مَنْ تَوَضَّاَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یَطْهُرُ جَسَدُهٗ کُلُّهٗ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ یَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ

(مراقی الفلاح)

جو شخص بسم اللہ پڑھ کر وضو کرے تو بیشک اس کا تمام جسم گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور جو وضو کرے اور بسم اللہ نہ پڑھے اس کے صرف وضو والے اعضا پاک ہوں گے۔

ے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

marfat.com

پاک کرنے کو وضو تھے ؎

(علیک الصلوٰۃ والسلام)

تم نمازِ جاں فزا ہو

۶- وضو کے ساتھ مسواک کرنا

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا :

صَلَاۃٌ بِسِوَاكٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ صَلَاۃً بِغَيْرِ سِوَاكٍ

(الجامع الصغیر)

مسواک کر کے ایک نماز پڑھنا بغیر مسواک ستّر نماز سے بہتر ہے۔ ؎

یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

۷- وضو کے بعد کنگھی کرنا

رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا :

تَسْرِيْحُ اللُّحٰى عَقَبَ كُلِّ وُضُوْءٍ يَنْفِي الْفَقْرَ ۔ (کنوز الحقائق)

ہر وضو کے بعد داڑھیوں کو کنگھی کرنا (دوجہاں کی) محتاجی دُور کرتا ہے۔

قَالَ وَهْبٌ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَمَنْ سَرَّحَهَا قَائِمًا رَكِبَهُ الدَّيْنُ اَوْقَاعِدًا اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ الدَّيْنَ ۔

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص کھڑا ہو کر داڑھی کو کنگھی کرے اس پر قرض چڑھے گا ، اور جو بیٹھ کر کنگھی کرے اللہ تعالیٰ اس کا قرض دور کرے گا۔ ؎

(علیک الصلوٰۃ والسلام)

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لیے

کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

marfat.com

۸- جنّت کو شوق ہے

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْجَنَّۃُ مُشْتَاقَۃٌ اِلٰی اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ : تَالِی الْقُرْاٰنِ وَ حَافِظِ اللِّسَانِ وَ مُطْعِمِ الْجِیْعَانِ وَالصَّائِمِیْنَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ ۔ (درۃ الناصحین)

جنّت چار شخص کی مشتاق ہے، ۱- قرآن کی تلاوت کرنے والا ۲- زبان کو (خلاف شرع باتوں سے) بچانے والا - ۳- بھوکوں کو کھانا کھلانے والا اور ۴- رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھنے والے - ہے

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

۹- اللہ تعالیٰ کا ولی اور دشمن

آفتابِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلٰی ثَلَاثٍ فَھُوَ وَلِیُّ اللّٰہِ حَقًّا وَمَنْ ضَیَّعَھُنَّ فَھُوَ عَدُوُّ اللّٰہِ حَقًّا: اَلصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ ۔ (روح البیان جلد ۱)

جو شخص تین چیزوں کی حفاظت کرے وہ اللہ تعالیٰ کا سچّا ولی ہے، اور جو شخص ان تین چیزوں کو ضائع کرے وہ اللہ تعالیٰ کا پکّا دشمن ہے:

۱- نماز ۲- روزہ ۳- غسلِ جنابت - ہے

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

(علیہم الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

۱۰- پوری رات قیام کرنے کا ثواب

مہتابِ نبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔

(مسلم، مراقی الفلاح)

جس نے عشاء کی نماز (سُنّی پابندِ شرع امام کے پیچھے) جماعت کے ساتھ ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی تو گویا اُس نے پوری رات قیام کیا۔

پاک کرنے کو وضو تھے (علیک الصلوٰۃ والسلام) تم نمازِ جاں فزا ہو

۱۱- امام اور مؤذّن کی بخشش

گنبدِ خضرا کے مکیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَذَّنَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ اَمَّ اَصْحَابَهٗ خَمْسَ صَلَوَاتٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(الجامع الصغیر)

جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے پانچ نمازوں کی اذان دے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے پانچ نمازوں میں اپنے ساتھیوں کی امامت کرے، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

marfat.com

سب بشارت کی اذاں تھے (علیک وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)
تم اذاں کا مدعا ہو

۱۲- چار کام دائیں ہاتھ سے کرو

(جو یہ کام سُنّت سمجھ کر کرے ۱۰۰ شہید کا درجہ پائے)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ وَلْیَاْخُذْ بِیَمِیْنِہٖ وَلْیُعْطِ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ وَیَاْخُذُ بِشِمَالِہٖ وَیُعْطِیْ بِشِمَالِہٖ۔ (الجامع الصغیر)

جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیئے، اور دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا، بائیں ہاتھ سے پیتا، بائیں ہاتھ سے لیتا اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔ ؎

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

۱۳- دائیں طرف کو ترجیح دینا

سُلطان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مُبارک طریقہ یہ تھا:
کَانَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔ (کنوز الحقائق)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر کام میں دائیں طرف پسند فرماتے تھے۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

marfat.com

۱۴- کھانے کا طریقہ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش میں تھا، کھاتے وقت کھانے میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا، رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا:

سَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ۔

بسم اللہ پڑھ، دائیں ہاتھ سے کھا اور برتن کی اس جانب سے کھا جو تیرے قریب ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

۱۵- کھانے پینے کے بعد الحمد للہ کہنا

(اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے)

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے جب بندہ کھانے کا لقمہ کھائے تو الحمد للہ کہے یا کچھ پیئے تو الحمد للہ کہے۔

با ہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کَثَّرَہُ اللہ خبر لے
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

marfat.com

۱۶- کھانے میں عیب نہ نکالو

محبوبِ کبریا علیہ التحیہ والثنا کا طریقہ مُبارکہ یہ تھا :

مَا عَابَ النَّبِیُّ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ ۔ (بُخاری، مُسلم، مشکوٰۃ)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر کھانے کی طلب ہوتی کھالیتے اور اگر اسے ناپسند جانتے چھوڑ دیتے ۔

اَب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

۱۷- ٹیک لگا کر کھانا خلافِ سُنّت ہے

رسُولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا ۔ (بُخاری، مشکوٰۃ)

میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہُوں ۔

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

۱۸- کھڑے ہو کر پینا منع ہے

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ۔ (ابوداؤد)

بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص (بغیر عذر) کھڑا ہو کر پئے ۔

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

ٗ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

marfat.com

۱۹- نبی مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پسند شریف

كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلَيْهِ الْحُلْوُ الْبَارِدُ ۔ (الجامع الصغیر)

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پینے والی تمام چیزوں میں سے ٹھنڈا میٹھا زیادہ پیارا تھا۔ ؎

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا

پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

۲۰- جُوتے اُتار کر کھانا کھاؤ

خاتم النّبیّین علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ ۔ (دارمی، الجامع الصغیر)۔

جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جُوتے اُتار لیا کرو، بیشک یہ تمہارے پاؤں کے لیے آرام دہ ہے۔ ؎

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا

سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں دُرُود

۲۱- کھانے کا وضو

سیّد المرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:

اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ يَنْفِي الْفَقْرَ وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ (طبرانی، الجامع الصغیر)

کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (دونوں ہاتھ دھونا، کلی کرنا

اور مُنہ کا بیرونی حصّہ دھونا) دو جہاں کی محتاجی دُور کرتا ہے۔ اور یہ مرسلین[1] کی سنّتوں میں سے ہے

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض

بندوں کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں دُرود

۲۲۔ گرا ہُوا کھانا کھانے سے بخشش ہو گی

امام الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَکَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَۃِ غُفِرَلَہٗ ۔ (الجامع الصغیر)

جو شخص دستر خوان سے گرا ہُوا ذرّہ (اُٹھا کر صاف کر کے) کھائے، وُہ بخشا جائے گا۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درُود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

۲۳۔ کھانے کے بعد برتن چاٹنا

مالکِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ ثُمَّ لَحِسَہَا اِسْتَغْفَرَتْ لَہُ الْقَصْعَۃُ ۔

(الجامع الصغیر)

جس نے پیالے میں کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو پیالہ اس شخص کے لیے بخشش کی دُعا کرتا ہے:

میں نثار ایسا مُسلماں کیجیے

توڑ ڈالیں نفس کا زنّار ہم

[1] اور انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

۲۴- اوّل آخر نمکین اور درمیان میں میٹھا کھانے کا فائدہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا أَكَلْتَ فَابْدَأْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ الْمِلْحَ شِفَاءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ دَآءً اَوَّلُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَوَجَعُ الْحَلْقِ وَالْاَضْرَاسِ وَالْبَطْنِ - (نزہۃ المجالس)

جب تو کھانا کھائے تو نمکین سے شروع کر اور نمکین پر ختم کر کیونکہ نمک سے سترّ بیماریوں کی شفا ہے- ان بیماریوں میں سے پہلی کوڑھ، برص، گلے کا درد، داڑھوں کا درد اور پیٹ کا درد ہے۔

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکورہ ہو
نمکین حُسن والا ہمارا نبی
(صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم)

۲۵- کم کھانا

شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَقَلَّ الرَّجُلُ الطَّعَمَ مُلِئَ جَوْفُهٗ نُوْرًا (الجامع الصغیر)

جب آدمی کھانا کم کرلے تو اس کا پیٹ نور سے بھر دیا جائے گا۔

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

۲۶- پیر شریف اور جُمعرات کا روزہ

نبی مجتبٰی علیہ التحیۃ والثناء کی سُنّتِ مُبارکہ ہے:

كَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (الجامع الصغیر)

marfat.com

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پیر شریف اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔
(جو سُنّت سمجھ کر یہ روزے رکھے سو شہید کا درجہ دیا جائے گا) ؎

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن وجاں ہم کو
پھر دکھا دے وُہ رُخ اے مہرِ فروزاں ہم کو

۲۷- تین چیزیں واپس نہ کرو

سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ اللَّبَنُ وَالْوِسَادَةُ وَالطِّيبُ۔ (کنوز الحقائق)

تین چیزیں واپس نہ کی جائیں، دُودھ، تکیہ اور خوشبُو۔
تین سو شہیدوں کا درجہ دیا جائے گا۔ ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

۲۸- حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو گلاب میں ہے

شاہد آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّشُمَّ رَائِحَتِىْ فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ الْاَحْمَرَ

(کنوز الحقائق)

جس شخص کا ارادہ ہو کہ وُہ میری خوشبو سونگھے تو اسے چاہیے کہ سُرخ گلاب سُونگھے۔ ؎

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے[1]

[1] (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

marfat.com

۲۹- جب چھینک آئے تو کیا کیا جائے

سیدِ خیر الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:

اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلْیُقَلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ

(طبرانی، بیہقی، الجامع الصغیر)

جب تم میں سے کوئی چھینکے تو چاہیے کہ وہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ اور سننے والا جواب میں کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ اور پھر چھینکنے والا کہے، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

۳۰- نکاح نصف ایمان ہے

رسُولِ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الْاِیْمَانِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔ (الجامع الصغیر)

جس نے نکاح کیا تو بے شک اُس نے آدھا ایمان مکمّل کر لیا، پس اسے چاہیے کہ باقی آدھے ایمان کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرے۔

کاملانِ طریقت پہ کامل درود

حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۳۱- قلّتِ رزق کی شکایت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قِلَّةَ الرِّزْقِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْبَيْتَ فَسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِكَ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً فَقَرَأَهَا فَأَدَرَّ اللّٰهُ الرِّزْقَ عَلَيْهِ حَتّٰى فَاضَ عَلَيْهِ وَعَلٰى جِيْرَانِهٖ۔ (نزہۃ المجالس)

ایک شخص نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں اپنے رزق کی کمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب تو گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ سورۃ پڑھ پس اس شخص نے یہی پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق زیادہ کر دیا یہاں تک کہ اس پر اور اس کے پڑوسیوں پر رزق کی کثرت ہو گئی۔

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

۳۲- جنّت میں لے جانے والا کام

قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ قَالَ لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ

(طبرانی، نزہۃ المجالس)

ایک شخص نے عرض کی یا نبی اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھے ایک ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت میں داخل کر دے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

marfat.com

نے فرمایا، (اپنی ذات کے لیے) غصّہ نہ کیا کر تیرے لیے جنّت ہے۔

مٹ جائے یہ خودی تو وُہ جلوہ کہاں نہیں
درد اپنی آپ اپنی نظر کا حجاب ہُوں

۲۳- بِسمِ اللہ پڑھ کر تیل لگاؤ

نبیِ مکرّم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ ادَّهَنَ وَلَمْ يُسَمِّ ادَّهَنَ مَعَهٗ سِتُّوْنَ شَيْطَانًا۔

(الجامع الصغیر)

جس شخص نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے ساتھ ساٹھ شیطان تیل لگاتے ہیں۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

۲۴- سُرمہ لگایا کرو

رسُولِ محترم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْكُحْلِ فَإِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَشُدُّ الْعَيْنَ

(البغوی، الجامع الصغیر)

تم پر سُرمہ لگانا لازم ہے، بے شک یہ بال اُگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود
اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۳۵- لاٹھی اُٹھانا سُنّت ہے

خاتم المرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا :

حَمْلُ الْعَصَا عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ وَسُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ - (الجامع الصغیر)

لاٹھی اُٹھانا مومن کی نشانی اور نبیوں کی سُنّت ہے۔ (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام)

عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا
گِردں کا سہارا عصائے محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۳۶- ماں باپ راضی تو رب راضی

قاسمِ نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُهٗ فِیْ سَخَطِهِمَا -

(الجامع الصغیر)

رَب تعالیٰ کی مرضی ماں باپ کی مرضی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

لُطف ان کا عام ہو ہی جائے گا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

۳۷- مقبول حج کا ثواب

رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ

marfat.com

نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ

(بیہقی . مشکوٰۃ)

جو بھی نیک بیٹا (یا بیٹی) اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس دیکھنے والے کو ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی اور اگر ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔ (سو بار دیکھے سو حج کا ثواب عطا فرمائے گا)

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

۳۸- پانچ ضروری باتیں

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ فَلْیَعْمَلْ بِھِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھِنَّ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ۔ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا قَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقُلُوْبَ۔ (ترمذی، المجالس السنیہ)۔

marfat.com

مجھ سے یہ کلمات کون لے گا، پس چاہیے کہ وُہ ان باتوں پر عمل کرے، اور اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے، تو حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسُول اللہ صلیّ اللہ علیک وسلّم میں ایسا کرونگا پس رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں گنوائیں۔ فرمایا (۱) حرام کاموں سے بچ، تو سارے لوگوں سے بڑا عبادت گزار ہوگا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیرے لیے مقدّر کر دیا اس پر راضی ہو جا، تو سارے لوگوں سے بڑا غنی ہوگا۔ (۳) اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کر تو اعلیٰ مومن ہوگا۔ (۴) دُوسروں کے لیے وہی چیز پسند کر جو تُو اپنے لیے پسند کرے، تو عظیم مسلمان ہوگا۔ اور (۵) زیادہ ہنسا نہ کر بیشک زیادہ ہنسنا دلوں کو مُردہ کر دیتا ہے۔ ؎

نُورِ الٰہ کیا ہے محبّت حبیبؐ کی
جس دل میں یہ نہ ہو وُہ جگہ خوک و خر کی ہے

۳۹- قہقہہ نہ لگاؤ

آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ۔ (کنوز الحقائق)

قہقہہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور مسکرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ؎

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلتِ بد پیشتر کی ہے

۴۰- قیامت کے دِن کا حساب

مالکِ کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

قیامت کے دن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے کے قدم نہیں اُٹھیں گے جب تک اس سے پانچ سوال نہ کیے گئے :

۱۔ اس کی عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کن کاموں میں گزارا۔
۲۔ اس کی جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ کن کاموں میں ختم کی۔
۳۔ اس کے مال کے متعلق پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا۔
۴۔ اور مال کہاں خرچ کیا۔
۵۔ جو علم سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

marfat.com

صاحبِ رُشد و ہدایت

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا

وُہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

نائبِ محدّثِ اعظم، مخدومِ اہلسُنّت، رہبرِ شریعت و طریقت منبعِ علم و فضل سیّدی و سندی و مرشدی حضرت علامہ الحاج اَبُو مُحمّد مُحمّد عبدالرّشید صاحب دامت فیوضہم

آپ کے والدِ محترم حضرت مولانا صُوفی دین مُحمّد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت عبادت گزار، نیک بزرگ اور حضور قبلہ سیّدی محدّثِ اعظم قدّس سرّہٗ کے پیر بھائی تھے۔

آپ خاندانِ مُغلیہ سے تعلّق رکھتے ہیں۔ سالِ ولادت غالباً ۱۳۴۸ھ، آپ کا آبائی وطن ضلع گورداسپور (بھارت) ہے۔ پاکستان بننے پر لائلپور (فیصل آباد) کے قریب گاؤں گڈیاں میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کارخانہ قائم کیا اور اپنے والدِ محترم کے ساتھ کام کرنے لگے۔ آپ کی طبیعت پر تقویٰ و پرہیزگاری اور روحانیت کا گہرا غلبہ تھا۔ نماز داذکار کی پابندی کرتے۔ ایک مرتبہ کسی کام سے لائلپور تشریف لائے، قبلہ محدّثِ اعظم، قُطبِ عالم علامہ مُحمّد سردار احمد قدّس سرّہٗ کی زیارت کی۔ اُن کی محبّت دل میں اُتر گئی۔ والدِ محترم کی اجازت سے جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا۔

marfat.com

تمام کاروبار چھوڑ کر تحصیلِ علمِ دین میں شب روز ایک کیا۔ سرکار محدّثِ اعظم قدّس سرّہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی ہوئے۔ قریباً گیارہ برس اُن کی صحبت میں گزارے اور دورۂ حدیث و تفسیر تک تعلیم اور سلسلۂ عالیہ قادریہ میں خلافت پائی۔

بعد ازاں شکر گڑھ کے علاقہ میں کچھ عرصہ تبلیغِ دین کا کام کیا۔ پھر سمندری کی سرزمین کو مرکزِ فیوض و برکات بنایا۔ جناب استاذ و مُرشدِ معظّم اُن علماءِ عارفین میں سے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی مسلکِ اہلسُنّت وجماعت کی تبلیغ و اشاعت میں وقف کر رکھی ہے۔ علم و فضل میں شریعتِ مُطہّرہ کی زندہ تصویر۔ آپ کا جمال سُنّیوں کیلئے راحتِ قلب و نظر اور آپ کا جلال بدمذہبوں کیلئے سمِّ قاتل۔ زندگی کے ہر شعبہ میں متّبعِ سُنّت۔ تصنّع اور تکلُّف سے نفرت اور تواضع و انکساری سے محبّت۔ آپ کے درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ کا محور و مرکز عشقِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دولتِ بے کراں کو عام کرنا ہے۔ آپ کی ذات فی الواقع منبعِ فیض اور سرچشمۂ علم و عرفان ہے۔

قبلہ حضرت صاحب سالانہ دورۂ تجوید و قرأت کی صُورت میں غوث پاک اور امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خصُوصی فیضان عطا فرماتے ہیں۔ اس دورہ میں قرآن پاک کی صحیح تلاوت سکھانے کے ساتھ عقائد و اعمال کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔ ان دوروں کی برکت سے ہزاروں لوگ نہ صرف خود راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے بلکہ لاکھوں کے رہبر بن گئے۔

سالانہ دورہ میں استاذِ کریم تفسیر و حدیث کے جو اسباق پڑھاتے ہیں اُن میں سے اکثر کا خلاصہ اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے تاکہ نفع عام ہو۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

دریوزہ گرِ مُرشد احقر ابُوالفضل محمّد ظفر عفرلہٗ ولوالدیہ
مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام رجسٹرڈ سمندری شریف
فیصل آباد
۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۱۸ ھ جمعۃ المبارک۔

marfat.com

تاثرات

(فیضِ ملت اُستاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا الحاج ابُوصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی بہاولپور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔

حضور نبی پاک شہِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ ، علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور علماء کرام پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ناز ہے تبھی توشبِ معراج حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا تمہاری اُمت میں بھی غزالی[1] جیسا کوئی عالم دین ہے ! ہر دَور میں اُمت کی اصلاح علماء کرام کے ہاتھوں رہی۔ جب علماء کرام دُنیا میں نہ رہے قیامت قائم ہو جائے گی۔ ہمارے دَور میں اُمت کی خوش بختی ہے کہ بے شمار علماء کرام اس کی اصلاح کے لیے کمربستہ ہیں، منجملہ ان کے علامہ الحاج محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی مدظلہ ہیں، آپ حضرت محدّثِ اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نہ صرف ارشد تلامذہ میں سے ہیں بلکہ آپ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں، طویل عرصہ سے دینی خدمات اور اصلاحِ عقائد و اعمال پر خوب سے خوب تر کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ نہ صرف عوام کے مصلح ہیں بلکہ سینکڑوں علماء کرام کے اُستاد بھی ہیں۔ فقیر کے دیرینہ کرم فرما ہیں، فقیر ان کی خدماتِ دینیہ کا نہ صرف معترف بلکہ مدّاح بھی ہے۔ آپ نہ صرف لسانی اصلاح فرما رہے ہیں بلکہ آپ کی قلمی خدمات بھی نمایاں ہیں۔

[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

آپ کی تصنیف "رُشدُ الایمان" میرے سامنے ہے۔ بالاستیعاب تو نہیں دیکھ سکا، مختلف مقامات سے چند مضامین دیکھے اَلحمدُ لِلّٰہ خوب ہے۔ اس کے پچیس[۲۵] اسباق ہیں اور عقائد و اعمال و احکام پر مشتمل ہیں ہر سبق قرآن و احادیث سے لبریز ہے۔ چند اسباق فقیر نے بغور دیکھے تو محسوس ہوا کہ اسکے مضامین ایک مضبوط چٹان ہیں، یہ نہ صرف عوام کو مفید ثابت ہونگے علماء کرام کے لیے کام کی چیز ہیں۔ فقیر چونکہ ابھی حرمین طیّبین زادھما اللّٰہ تعالیٰ تشریفاً و تکریماً سے واپس ہُوا۔ اسی لیے طویل مضمون سپرد کرنے کے بجائے اسی مختصر پر اکتفا کرتا ہے اور دُعا گو کہ مولیٰ عزّوجل حبیب کریم رؤف رّحیم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طفیل حضرت علاّمہ موصُوف الصدر کی کاوش قبول فرما کر انکے لیے آخرت کا توشہ اور عوام و خواص کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری اَبُو صالح مُحمّد فیض احمد
اویسی رضوی غفرلہٗ ___ بہاولپور پاکستان۔
۲۵ ج ۱ ۱۴۱۹ھ

marfat.com

(۲)

نباضِ قوم مولانا الحاج ابُوداؤد محمّد صادق صاحب مدظلہ العالی
امیرِ جماعت رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اُستاذ العلماء نائب محدّث اعظم پاکستان علاّمہ محمّد عبدالرّشید صاحب دامت برکاتہم کے دروس و دورۂ قرآن و حدیث کے بیانات پر مشتمل مدلّل و مفصّل کتاب مستطاب "رُشدُ الایمان" دیکھنے کا اتّفاق ہُوا۔ اور بحمد للّٰہ تعالٰی بہت مفید و نافع پایا۔ کتاب اصلاحِ اعمال و مذہب حق اہلسُنّت کی تائید و حمایت میں دلائل و حقائق کا عظیم ذخیرہ ہے۔ خدا تعالٰی بوسیلۂ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء اسے مقبول بنائے، حضرات علماء و عوام اہلسُنّت کو اس سے استفادہ کی توفیق بخشے۔ اور حضرت مصنّف کی عُمر و صحت و فیوض و برکات میں مزید ترقّی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

——— ابُوداؤد محمّد صادق

۲۳ — ۴ — ۱۴۱۹ھ

فہرست

باب ۱ ، علمِ دین کی فضیلت — صفحہ ۵

باب ۲ ، داڑھی کی اہمیّت — ۱۳

عمامہ کی فضیلت — ۱۷

سر کے بالوں کے متعلق مسئلہ ، محبوب تر سفید لباس — ۲۲

باب ۳ ، حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نور ہیں — ۲۳

باب ۴ ، حضور نورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بے مثل بشریت — ۳۲

باب ۵ ، کفّار نے انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کو اپنی مثل بشر کہا — ۴۲

باب ۶ ، تعارف امامِ اہلسُنّت مجدّدِ دین وملّت علیہ الرّحمۃ — ۴۶

اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کا دیگر تراجم کے ساتھ تقابل — ۵۲

باب ۷ ، دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخیاں — ۵۹

جنّتی گروہ اہلسُنّت وجماعت — ۶۹

باب ۸ ، وہابیہ دیوبندیہ کی صحبت ہزار علانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے — ۷۱

باب ۹ ، حضور سیّدِ عالم نورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم حاضر و ناظر ہیں — ۸۴

باب ۱۰ ، حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کیلئے عطائی علم غیب شریف کا ثبوت — ۹۵

باب ۱۱ ، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیِ محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو روزِ اوّل سے روزِ آخر تک تمام علومِ غیبیہ سکھائے — ۱۰۱

باب ۱۲ ، نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علمِ غیب پر اعتراضات اور جوابات — ۱۰۷

باب ۱۳ ، حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کا اختیار اور شفاعت — ۱۱۷

باب ۱۴ ، غیر اللہ سے امداد کا بیان — ۱۲۸

marfat.com

باب ۱۵ ، **اللہ** عزّوجلّ کے بندے بھی امداد کرتے ہیں ۱۳۴
باب ۱۶ ، تمام صحابہ کرام اور ان کے پیروکار جنّتی ہیں (علیہم الرضوان) ۱۴۲
باب ۱۷ ، ممنوعاتِ شرعیّہ ، گانا حرام ہے ۱۵۵
بے پردگی ناجائز ہے ۱۵۹
بغیر عذر شرعی جاندار کی تصویر بنانا بنوانا حرام ہے ۱۶۴
باب ۱۸ ، جنازہ کے بعد دُعا کا ثبوت ۱۶۸
باب ۱۹ ، دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت ۱۷۵
باب ۲۰ ، ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا ثبوت ۱۸۷
باب ۲۱ ، فاتحہ اور ختم کا ثبوت ۱۹۴
باب ۲۲ ، اذان کے اوّل و آخر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ثبوت ۲۰۳
باب ۲۳ ، انگوٹھے چُومنے کا ثبوت ۲۱۲
باب ۲۴ ، نماز کے متعلّق ضروری مسائل ، امام کے پیچھے قرأت منع ہے ۲۱۹
آمین آہستہ کہنا چاہیے ۲۲۱
رفع یدین منع ہے ۲۲۳
نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت ۲۲۶
نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال ناجائز ہے ۲۲۹
بیٹھ کر اقامت سُننے کا مسئلہ ۲۳۱
تراویح بیس رکعت سُنت ہیں ۲۳۳
باب ۲۵ ، حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی چالیس احادیث مُبارکہ ۲۳۸

marfat.com

لاکھوں سلام

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بےکس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولٰے کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک، احمد، امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقٰی و النقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۷۸۶/۹۲ مدینہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بفضلہٖ تعالیٰ

مدرسہ ہٰذا میں باقاعدہ درسِ نظامی و حفظ و ناظرہ و دیگر علوم کے علاوہ ہر سال

دو خصوصی

اصلاحی دورے

پڑھائے جاتے ہیں۔ جن میں تجوید و قرأت اور عقائد و مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ طالبات کی تعلیم کا باپردہ انتظام ہے۔ امتحان میں کامیابی پر سند و دستار فضیلت دی جاتی ہے

پہلا دورہ	۱۵ر شعبان المعظم	تا	جمعۃ الوداع
دوسرا دورہ	۱۵ر جون	تا	۳۰ر جولائی

مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری۔ فیصل آباد